e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 221 Tuesday , May 12 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۲۲۱) لکھنؤ، بروز منگل ۱۲-مئی ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۴-ذیقعدہ-۱۴۴۷ھ صفحات-۸

سہارنپور تنازع پر مایاوتی فکرمند، منصفانہ کارروائی کا مطالبہ

لکھنؤ۔(یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) صدر مایاوتی نے سہارنپور ضلع کے لال والا گاؤں میں ہوئی تشدد پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے منصفانہ کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے پیر کو ایکس پر لکھا کہ سہارنپور کے ایک گاؤں میں ایک زمین پر مورتی رکھنے کے تعلق سے دو فریقوں کے درمیان تنازع ہوا، جو بعد میں تصادم میں بدل گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس واقعے میں دلت سماج کے کئی لوگ زخمی ہوئے ہیں۔ بی ایس پی صدر نے پولیس اور انتظامیہ سے معاملے میں فوری اور منصفانہ کارروائی کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ کو حالات پر پوری طرح قابو رکھتے ہوئے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کرنے چاہئیں۔ بی ایس پی سپریمو نے دونوں فریقوں سے بھی تحمل برتنے اور آپسی ہم آہنگی برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ معاملے کو طاقت کے بجائے قانونی طریقے سے سلجھایا جانا چاہیے، تاکہ علاقے میں تناؤ نہ بڑھے اور امن قائم رہ سکے۔

راہل گاندھی کیس میں عدالت 21 مئی کو اگلی کارروائی کرے گی

سلطان پور(یواین آئی) اتر پردیش میں سلطان پور ضلع کی ایم پی/ایم ایل اے عدالت میں لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کے معاملے کی سماعت اب 21 مئی کو ہوگی۔ پیر کے روز ہونے والی سماعت کے دوران، بی جے پی لیڈر کے وکیل نے ایک پرانے حکم کے خلاف نظر ثانی (ریویژن) کی درخواست دائر کرنے کے لیے وقت مانگا، جس پر عدالت نے انہیں آخری موقع فراہم کیا۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی کے وکیل کاشی پرساد شکلا نے آج بتایا کہ معاملے میں بحث ہونی تھی، لیکن مخالف وکیل نے التوا کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے عدالت کو مطلع کیا کہ وہ پرانے حکم کے خلاف نظرِ ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ بی جے پی لیڈر کے وکیل سنتوش پانڈے نے اپنی حکمت عملی واضح کرتے ہوئے کہا کہ وہ شواہد کی میچنگ کے عمل کو لے کر آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔

پی ایم مودی نے پھر کہا، پٹرول، ڈیزل کم استعمال کریں

سونے کی خریداری ٹالیں، تیل کم کھائیں، اسکول آن لائن ہوں، کمپنیاں ورک فرام ہوم دیں، سومناتھ سے پی ایم مودی کا سناتن اور خودداری کا پیغام

سومناتھ(ایجنسی)وزیر اعظم نریندر مودی نے مسلسل دوسرے دن لوگوں سے ایندھن اور وسائل کے کم استعمال کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں ممکن ہو پٹرول اور ڈیزل کا استعمال کم کریں اور میٹرو، الیکٹرک بس اور پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال کریں۔ وڈودرا میں مودی نے کہا کہ جس طرح ملک نے مل کر کورونا بحران کا سامنا کیا تھا، اسی طرح موجودہ بحران سے بھی ملک باہر نکل آئے گا۔ انہوں نے بیرونِ ملک رہنے والے بھارتیوں سے کہا کہ کم از کم پانچ غیر ملکی مہمانوں کو بھارت کی سیر کرانے لائیں۔ انہوں نے کہا: سونے کی درآمد پر بھی ملک کا بہت بڑا سرمایہ بیرونِ ملک جاتا ہے۔ جب تک حالات معمول پر نہ آجائیں، ہم سونے کی خریداری ٹال دیں۔ ابھی سونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مودی نے خوردنی تیل کے استعمال کو کم کرنے کی بھی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ خوردنی تیل کی درآمد پر بھی ملک کی بڑی غیر ملکی کرنسی خرچ ہوتی ہے۔ اگر لوگ کھانے کے تیل کا کم استعمال کریں تو اس سے ملک اور شہروں دونوں کو فائدہ ہوگا۔

اس سے پہلے مودی سومناتھ مندر میں پران پرتشٹھا کے 75 سال مکمل ہونے کے موقع پر منعقدہ پروگرام میں شریک ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دن ایک اور وجہ سے بھی خاص ہے۔ آج ہی کے دن 11 مئی 1998 کو ملک نے پوکھرن میں ایٹمی تجربہ کیا تھا۔ اُس وقت دنیا بھر کی طاقتیں بھارت کو دبانے کے لیے میدان میں اتر آئی تھیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارت کے لیے تمام راستے بند کر دیے گئے تھے، لیکن ہم نہ ڈرے اور نہ پیچھے ہٹے۔ بھارت نے پوکھرن ایٹمی تجربے کو ''آپریشن شکتی'' نام دیا تھا، کیونکہ شیو کے ساتھ شکتی کی عبادت ہماری روایت رہی ہے۔ میں بھگوان سومناتھ کے قدموں میں نمن کرتے ہوئے آپریشن شکتی کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ سومناتھ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کوئی بھی قوم اُس وقت تک مضبوط نہیں بن سکتی جب تک وہ اپنی جڑوں سے جڑی نہ رہے۔ بھارت میں وراثت اور جدیدیت ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں بلکہ دونوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ثقافتی اور مقدس مقامات کی بازتعمیر کو لے کر کافی سیاست ہوئی ہے۔ بدقسمتی سے آج بھی ایسی طاقتیں موجود ہیں جو قومی خودداری سے زیادہ خوشامد کی سیاست کو اہمیت دیتی ہیں۔ لٹیروں نے سومناتھ مندر کی عظمت کو مٹانے کی کوشش کی۔ اس مندر کو بار بار توڑا گیا، لیکن ہر بار اس کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔ دنیا کی کوئی طاقت بھارت کو نہ جھکا سکتی ہے اور نہ دبا سکتی ہے۔

امرت مہوتسو سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''وقت جن کی مرضی سے ظاہر ہوتا ہے، جو خود وقت کی قید سے آزاد اور وقت کی علامت ہیں، آج ہم ان دیوادھی دیو مہادیو کی مورتی کی تنصیب کے 75 سال منا رہے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ سومناتھ محض عقیدت کا مرکز نہیں، بلکہ ہندستان کی روح اور سناتن شعور کی علامت ہے۔ وزیر اعظم نے مزید کہا، ''یہ کائنات جن سے تخلیق ہوتی ہے اور جن میں ضم ہو جاتی ہے، آج ہم ان کے دھام کی تعمیرِ نو کا جشن منا رہے ہیں۔ جنہوں نے زہر پی کر خود کو نیل کنٹھ بنا لیا، انہی کی پناہ میں آج سومناتھ امرت مہوتسو ہو رہا ہے۔

مسٹر مودی نے خود کو ''دادا سومناتھ کا اٹوٹ بھکت'' قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ کئی بار یہاں آ چکے ہیں، لیکن اس بار یہاں پہنچ کر انہیں ''وقت کے سفر'' کا ایک خاص تجربہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ 75 سال قبل سومناتھ مندر کی تعمیرِ نو آزاد ہندستان کے خود اعتمادی کی علامت تھی۔ مسٹر مودی نے کہا کہ آزادی کے بعد سردار ولبھ بھائی پٹیل نے 500 سے زائد ریاستوں کا انضمام کر کے جدید ہندستان کی بنیاد رکھی اور سومناتھ کی تعمیرِ نو کے ذریعے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ بھارت نہ صرف آزاد ہوا ہے، بلکہ اپنے قدیم وقار کو دوبارہ حاصل کرنے کی راہ پر بھی گامزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ چند ماہ قبل سومناتھ سوابھیمان پرو منایا گیا تھا اور اب پران پرستھاپن کے 75 سال مکمل ہونے کا موقع ملا ہے۔ انہوں نے اسے ''ہزار سالہ امرت یاترا'' کا تجربہ قرار دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ سومناتھ امرت مہوتسو محض ماضی کا جشن نہیں، بلکہ اگلے ایک ہزار سال کے لیے ہندستان کی ترغیب کا بھی جشن ہے۔

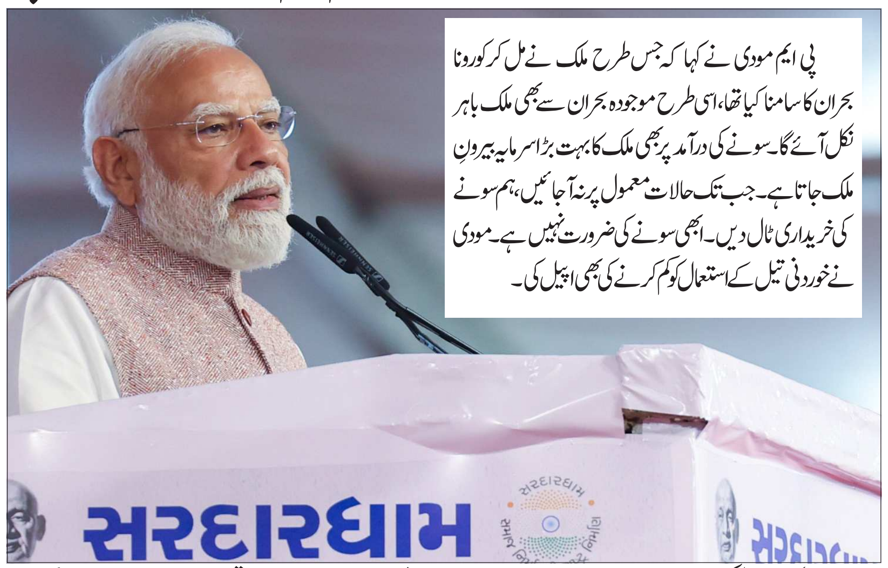

پی ایم مودی نے کہا کہ جس طرح ملک نے مل کر کورونا بحران کا سامنا کیا تھا، اسی طرح موجودہ بحران سے بھی ملک باہر نکل آئے گا۔ سونے کی درآمد پر بھی ملک کا بہت بڑا سرمایہ بیرونِ ملک جاتا ہے۔ جب تک حالات معمول پر نہ آجائیں، ہم سونے کی خریداری ٹال دیں۔ ابھی سونے کی ضرورت نہیں ہے۔ مودی نے خوردنی تیل کے استعمال کو کم کرنے کی بھی اپیل کی۔

ٹی ایم سی 31 سیٹوں کے نتائج کے خلاف پہنچی سپریم کورٹ

ممتا بنرجی اور دیگر کو نئی عرضیاں دائر کرنے کی اجازت

زیر التوا اپیلیں بی جے پی کی جیت کے مارجن سے کم، ترنمول کانگریس نے سپریم کورٹ میں دی دلیل

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے مغربی بنگال میں ووٹر فہرست کی خصوصی گہری نظر ثانی کے دوران نام حذف کیے جانے اور اسمبلی انتخابی نتائج پر اس کے ممکنہ اثرات سے متعلق معاملے میں آل انڈیا ترنمول کانگریس کو تفصیلی عبوری عرضی دائر کرنے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے یہ تبصرہ اس وقت کیا جب ترنمول کانگریس نے دعویٰ کیا کہ کئی اسمبلی نشستوں پر جیت کا فرق ان ووٹروں کی تعداد سے کم تھا جن کی اپیلیں اب بھی اپیلیٹ ٹریبونل میں زیر التوا ہیں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی کی بنچ مغربی بنگال میں جاری خصوصی گہری نظر ثانی یعنی ایس آئی آر سے متعلق عرضیوں کی سماعت کر رہی تھی۔ سماعت کے دوران ترنمول کانگریس کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل کلیان بنرجی نے عدالت کو بتایا کہ کم از کم 31 اسمبلی نشستوں پر ترنمول کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے امیدواروں کے درمیان جیت اور ہار کا فرق ان ووٹروں کی تعداد سے کم تھا جن کے نام ووٹر فہرست سے حذف کیے گئے اور جن کی اپیلیں اب بھی زیر التوا ہیں۔

کلیان بنرجی نے کہا کہ کئی حلقوں میں حذف کیے گئے ووٹروں کی تعداد اور ہار کا فرق تقریباً برابر ہے۔ انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ایک اسمبلی نشست پر ترنمول کانگریس امیدوار صرف 863 ووٹوں سے ہارا، جبکہ اسی حلقے میں 5432 ایسے ووٹر تھے جن کے نام فہرست سے حذف کیے گئے تھے اور ان کی اپیلیں ابھی اپیلیٹ ٹریبونل میں زیر سماعت ہیں۔ ان ووٹروں کو اسمبلی انتخاب میں ووٹ ڈالنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ انہوں نے عدالت کو یہ بھی بتایا کہ ترنمول کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے درمیان مجموعی ووٹوں کا فرق تقریباً 32 لاکھ تھا، جبکہ 35 لاکھ ایسے افراد ووٹ نہیں ڈال سکے جن کی اپیلیں زیر التوا رہیں۔ کلیان بنرجی نے جسٹس جوئے مالیا باگچی کے سابقہ ریمارکس کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عدالت نے پہلے کہا تھا کہ اگر جیت کا فرق حذف کیے گئے ووٹوں سے کم ہوا تو عدالت مداخلت کرے گی۔ انہوں نے معاملے میں عدالتی جانچ کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ اس پر بنچ نے کلیان بنرجی سے کہا کہ وہ تمام تفصیلات کے ساتھ عبوری عرضی دائر کریں۔ چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ اگر یہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ووٹر فہرست سے نام حذف کیے جانے کا اثر انتخابی نتائج پر پڑا ہے تو اس کے لیے مناسب عرضی دائر کرنا ضروری ہوگا۔ تاہم عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ فی الحال اس کی توجہ اس بات پر ہے کہ اپیلیٹ ٹریبونل میں زیر التوا معاملات کا جلد از جلد تصفیہ ہو۔ سماعت کے دوران ترنمول کانگریس کی جانب سے سینئر وکیل مینکا گرو سوامی نے عدالت کو بتایا کہ موجودہ رفتار سے اپیلیٹ ٹریبونل کو زیر التوا اپیلیں نمٹانے میں چار برس تک لگ سکتے ہیں اور اس دوران مزید انتخابات بھی ہو جائیں گے۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن کی طرف سے پیش ہوئے وکیل داما شیشادری نے کہا کہ کسی بھی انتخابی نتیجے کو ہائی کورٹ میں انتخابی عرضی کے ذریعے چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ اس پر کلیان بنرجی نے سپریم کورٹ سے درخواست کی کہ ایس آئی آر کے دوران نام حذف کیے جانے کو انتخابی عرضی دائر کرنے کی بنیاد تسلیم کیا جائے، تاہم چیف جسٹس سوریہ کانت نے کہا کہ عدالت ایسا حکم کیسے جاری کر سکتی ہے۔

'انتخاب ختم ہوتے ہی بحران یاد آ گیا'، پی ایم مودی کی 'بچت اپیل' پر اکھلیش کا سخت ردعمل

لکھنؤ۔ مغربی ایشیا میں گہرے ہوتے بحران اور گلوبل انرجی مارکیٹ پر بڑھتے دباؤ کے پیش نظر وزیر اعظم مودی نے اتوار (10 مئی) کو لوگوں سے ورک فرام ہوم، کم تیل کے استعمال، کم غیر ملکی سفر اور سونے کی خریداری سے گریز کرنے کی اپیل کی۔ وزیر اعظم مودی کے اس بیان پر سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'انتخاب ختم ہوتے ہی بحران یاد آ گیا!' کے عنوان سے ایک طویل پوسٹ کی۔ وہ بی جے پی کو ملک کے لیے سب سے بڑا بحران قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اتنی ساری پابندیاں عائد کرنی پڑیں تو 5 ٹریلین ڈالر کی جملہ والی معیشت کیسے بنے گی؟ لگتا ہے بی جے پی حکومت کے ہاتھ سے لگام پوری طرح چھوٹ گئی ہے۔ ڈالر آسمان چھو رہا ہے اور ملک کا روپیہ تنزلی کا شکار ہے۔'' اکھلیش یادو نے 'ایکس' پوسٹ میں وزیر اعظم مودی کی 'بچت اپیل' کی ویڈیو بھی شیئر کی۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''سونا نہ خریدنے کی اپیل عوام سے نہیں، بی جے پی کو اپنے بدعنوان لوگوں سے کرنی چاہیے کیونکہ عوام تو ویسے بھی 5.1 لاکھ تولے کا سونا نہیں خرید پا رہی ہے۔ بی جے والے ہی اپنی کالی کمائی کو سونے میں تبدیل کرنے میں لگے ہیں۔ ہماری بات غلط لگ رہی ہے تو لکھنؤ سے لے کر گورکھپور تک معلوم کر لیجیے یا احمد آباد سے لے کر گوہاٹی تک۔''

اکھلیش یادو نے طنزیہ انداز میں لکھا کہ ''ویسے ساری پابندیاں انتخاب کے بعد ہی کیوں یاد آئی ہیں؟ بی جے پی والوں نے انتخاب میں ہزاروں چارٹرڈ طیاروں کے ذریعہ ہوائی سفر کیے، کیا وہ پانی سے اُڑ رہے تھے؟ وہ کیا ہوٹلوں میں نہیں ٹھہر رہے تھے یا سلنڈر کی تصویر لگا کر کھانا بنا کر کھا رہے تھے؟ بی جے پی والوں نے انتخاب میں ہی ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ تشہیر کیوں نہیں کی؟ ساری پابندیاں عوام کے لیے ہی ہیں کیا؟'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''اس طرح کی اپیل سے تجارت اور بازار میں مندی یا مہنگائی کے خدشے کے سبب خوف کی وجہ سے گھبراہٹ، بے چینی اور مایوسی پھیل جائے گی۔ حکومت کا کام اپنے بے پناہ وسائل کا صحیح استعمال کر کے ایمرجنسی حالات سے نکالنا ہوتا ہے، خوف یا افراتفری پھیلانا نہیں۔'' اکھلیش یادو کے علاوہ عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ کا بھی ردعمل سامنے آیا ہے۔ وہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ ''پیارے ہم وطنو، انتخابات تک مودی جی نے آپ کا بوجھ اٹھایا، انتخاب ختم آپ کا استعمال ختم۔ اب حب الوطنی کے نام پر قطار میں لگ جاؤ۔ گیس مہنگی ہو گئی، اب پٹرول-ڈیزل مہنگا ہوگا۔ آپ حب الوطنی کے نام پر پٹرول، ڈیزل اور گیس کا استعمال نہ کرو، سونا نہ خریدو، کھانے کے تیل کا بھی استعمال نہ کرو۔'' اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھتے ہیں کہ ''ریلیوں میں لاکھوں لوگوں کو بھر بھر کر لائیں گے، غیر ملکی دورے کریں گے، خوب تیل پھونکیں گے، ان کے لوگ سونا تو کیا پورے ملک کی جائیدادیں خرید لیں گے لیکن آپ کنگال بنے رہیے۔ اور ہاں اگر آپ نے مودی جی کی مہنگائی برداشت نہیں کی تو اندھ بھکت اور گودی میڈیا آپ کو پاکستانی قرار دے دے گا۔''

یہ نصیحت نہیں، حکومت کی ناکامی کے ثبوت ہیں: راہل

نئی دہلی۔(یواین آئی) لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے وزیرِ اعظم نریندر مودی کے حالیہ خطاب پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو قربانی اور بچت کا مشورہ دینا حکومت کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا، ''مودی جی نے کل عوام سے قربانی مانگی – سونا مت خریدو، بیرونِ ملک مت جاؤ، پٹرول کم استعمال کرو، کھاد اور کھانے کا تیل کم استعمال کرو، میٹرو میں سفر کرو اور گھر سے کام کرو۔ یہ نصیحت نہیں بلکہ حکومت کی ناکامی کے ثبوت ہیں۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ گزشتہ 12 برسوں میں ملک کی معیشت اور عام لوگوں کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ اب حکومت عوام کو یہ بتانے لگی ہے کہ کیا خریدنا ہے اور کیا نہیں۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ہر بار ذمہ داری عوام پر ڈال دی جاتی ہے تاکہ حکومت خود جوابدہی سے بچ سکے۔ کانگریس رہنما نے وزیرِ اعظم کو نشانہ بناتے ہوئے کہا، ''ملک چلانا اب وزیرِ اعظم کے بس کی بات نہیں ہے۔''

سومناتھ سوابھیمان پر قومی وقار کے احیا کی ایک واضح کال ہے

سی ایم یوگی 'سومناتھ سنکلپ مہوتسو' پروگرام میں شرکت کی

وارانسی (یواین آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ بارہ جیوترلنگوں میں سے ایک سومناتھ مہادیو کے سوابھیمان پرو کے پروگرام میں وزیر اعظم نریندر مودی کی تحریک سے 'ایک بھارت، شریشٹھ بھارت' کے تصور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا کہ اس کی عملی شکل بھگوان سومناتھ مہادیو کے عظیم الشان مندر کی بحالی، تزئین و آرائش اور وہاں منعقدہ پروگراموں کے ساتھ ہی کاشی میں شری کاشی وشوناتھ دھام، مہاکال میں مہالوک کا قیام، شری ایودھیا دھام میں شری رام جنم بھومی پر عظیم الشان رام مندر کی تعمیر سمیت سناتن روایت سے وابستہ کئی مقدس تیرتھ مقامات کو اپنی شان و شوکت کے ساتھ ترقی کے نئے سفر پر آگے بڑھتے دیکھ رہے ہیں۔ یوگی نے کہا کہ ان سب کی محرک قوت وزیر اعظم نریندر مودی جی ہیں۔ اس موقع پر اتر پردیش کے باشندوں کی جانب سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے استقبال کرتا ہوں۔ آج کا یہ پروگرام ہندوستان کی ثقافتی شعور، روحانی روایت اور قومی وقار کے احیاء کی ایک واضح کال ہے۔ سومناتھ سوابھیمان پرو کا انعقاد ہمیں ہندوستان کی جڑوں سے جوڑنے کی ایک اختراعی کوشش ہے۔ سومناتھ سوابھیمان پرو اور اٹوٹ عقیدت کی عظیم داستان کے موقع پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ یہاں 'سومناتھ سنکلپ مہوتسو' پروگرام میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ شری کاشی وشوناتھ مندر کمپلیکس کے تریمبکیشور ملٹی پرپز ہال میں یہ پروگرام منعقد کیا گیا جس میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ ریاست کی گورنر آنندی بین پٹیل اور دیگر وزراء نے حصہ لیا۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ''کاشی وشوناتھ دھام سناتن روایت، ثقافت اور روحانی اتحاد کی علامت ہے۔ قدیم زمانے سے ہی ہم سب اس بات کا اعلان کرتے رہے ہیں۔ یتو دھرم ستتو جیہ۔ ہم سب جانتے ہیں کہ محمد غوری سے لے کر مغلوں تک کئی غیر ملکی حملہ آوروں نے ہماری روحانی اور ثقافتی شناخت کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اورنگزیب نے بابا وشوناتھ کے قدیم مندر کو مسمار کر کے یہاں غلامی کا ڈھانچہ بھی کھڑا کیا لیکن وہ ہندوستان کی روح کو نہیں توڑ سکے۔ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ سناتن صرف مندروں کی دیواروں تک محدود نہیں ہے۔ سناتن تو ہندوستان کے شعور میں بستا ہے اور ہندوستان کا یہ شعور لازوال ہے۔ جنہوں نے سناتن کو مٹانے کی کوشش کی، آج وہ خود مٹی میں مل چکے ہیں۔''

نجیم پڈوچیری میں ڈی ایم کے مقننہ پارٹی کے لیڈر منتخب

پڈوچیری (یواین آئی) پڈوچیری میں اے ایم ایچ نجیم کو پیر کے روز دراوڑ منیتر اکزگم (ڈی ایم کے) کے مقننہ پارٹی کا لیڈر منتخب کر لیا گیا۔ نجیم 9 اپریل کو ہوئے اسمبلی انتخابات میں کرائیکل (جنوب) اسمبلی حلقے سے منتخب ہوئے تھے۔ ڈی ایم کے کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ نو منتخب اراکین اسمبلی کی میٹنگ میں نجیم کو متفقہ طور پر مقننہ پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت ڈی ایم کے کے انتخابی انچارج اور پارٹی کے تشہیری سکریٹری ایس جگت راکشن نے کی، جو اس وقت لوک سبھا کے رکنِ پارلیمنٹ بھی ہیں۔ اجلاس میں پارٹی کے ریاستی کوآرڈینیٹر آر شیوا بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں سینتھل کمار کو نائب لیڈر جب کہ سینتھل گونڈر کو پارٹی وہپ منتخب کیا گیا۔ اس کے علاوہ کارتھکیین کو سکریٹری اور گنیش کنن کو خزانچی مقرر کیا گیا۔ نجیم اب پڈوچیری اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف کی ذمہ داری سنبھالیں گے۔ واضح رہے کہ گزشتہ اسمبلی میں آر شیوا اپوزیشن لیڈر تھے لیکن وہ اس مرتبہ ولیانور اسمبلی حلقے سے انتخاب ہار گئے۔ اسی وجہ سے اسمبلی میں ڈی ایم کے کے سب سے سینئر رکن ہونے کے ناطے نجیم کو مقننہ پارٹی کا لیڈر منتخب کیا گیا۔

نیٹ پیپر لیک پر کانگریس کا مودی حکومت پر سخت حملہ

راہل اور کھڑگے نے نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ قرار دیا، ہر امتحان بدعنوانی کا شکار: پرینکا

نئی دہلی۔(ایجنسی) نیٹ 2026 کے پیپر لیک معاملے پر کانگریس نے مودی حکومت کے خلاف سخت موقف اختیار کرتے ہوئے امتحانی نظام کو ناکام قرار دیا ہے۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی، کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے اور کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے الگ الگ بیانات جاری کر کے حکومت کو نوجوانوں کے مستقبل سے کھلواڑ کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنی پوسٹ میں کہا کہ نیٹ اب امتحان نہیں بلکہ نیلامی بن چکا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کئی سوالات امتحان سے 42 گھنٹے پہلے واٹس ایپ پر فروخت کیے جا رہے تھے جبکہ 22 لاکھ سے زیادہ طلبہ پورا سال سخت محنت کرتے رہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ایک رات میں نوجوانوں کے مستقبل کو بازار میں نیلام کر دیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ 10 برس میں 89 پیپر لیک کے واقعات سامنے آئے اور 48 مرتبہ دوبارہ امتحانات کرانے پڑے۔ ان کا کہنا تھا کہ مودی حکومت نوجوانوں کے خوابوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن چکی ہے۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مودی حکومت میں امتحانی نظام بدنظمی، بے اعتمادی اور افراتفری کی علامت بن گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نیٹ کے کم از کم چار پیپر لیک ہو چکے ہیں جن میں 2016، 2021، 2024 اور 2026 شامل ہیں۔ کھڑگے نے راجستھان کے سیکر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امتحان سے پہلے ہاتھ سے لکھا ہوا 'گیس پیپر' فروخت کیا جا رہا تھا جس کے 135 سوالات اصل امتحان سے میل کھاتے تھے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت پیپر لیک مافیا کے خلاف کارروائی کے بجائے معاملے پر پردہ ڈالنے میں مصروف ہے۔

اس سے قبل پرینکا گاندھی نے بھی 'ایکس' پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا تھا کہ نیٹ یو جی امتحان میں ایک بار پھر بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں امتحانات میں پھیلی بدعنوانی نوجوانوں سے ان کا مستقبل چھین رہی ہے۔ پرینکا گاندھی کے مطابق تقریباً 23 لاکھ طلبہ کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کیا گیا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر پیپر لیک کے خلاف سخت قانون موجود ہے تو پھر زمینی سطح پر بدعنوانی کیوں جاری ہے۔ دوسری جانب تحقیقات کے دوران پولیس اور جانچ ایجنسیوں کو اہم معلومات ملی ہیں۔ تفتیش میں سامنے آیا ہے کہ طلبہ کے درمیان جو دستاویزات تقسیم کیے گئے ان میں فزکس، کیمسٹری اور بایولوجی کے 300 سے زیادہ سوالات شامل تھے۔ یہ سوال ہاتھ سے لکھے ہوئے بتائے جا رہے ہیں۔ جانچ ایجنسیوں کے مطابق ان میں سے تقریباً 150 سوالات براہ راست نیٹ امتحان میں پوچھے گئے، جس کے باعث تقریباً 600 نمبر کے سوالات میچ ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق یہ سوالی مواد سب سے پہلے چورو کے ایک نوجوان نے بھیجا تھا جو اس وقت کیرالہ کے ایک میڈیکل کالج میں ایم بی بی ایس کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ وہاں سے یہ مواد سیکر کے ایک پی جی آپریٹر تک پہنچا اور بعد میں طلبہ میں تقسیم کر دیا گیا۔ بعد ازاں یہ سوالی مواد مختلف طلبہ کے درمیان وائرل ہو گیا۔

کیرالہ کے وزیر اعلیٰ کے نام پر مشاورت فیصلہ کن مرحلے میں

تروانت پورم (یو این آئی) کانگریس اعلیٰ قیادت نے کیرالہ کے اگلے وزیر اعلیٰ کے انتخاب سے متعلق مشاورت میں تیزی پیدا کر دی ہے۔ پارٹی کے اندر جاری غیر یقینی صورتحال اور بڑھتی ہوئی گروہ بندی کے درمیان سینئر کانگریسی رہنما راہل گاندھی نے کیرالہ کانگریس کے سابق صدور اور اہم تنظیمی رہنماؤں کو فوری طور پر دہلی طلب کر لیا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق، اعلیٰ قیادت حتمی فیصلہ کرنے سے پہلے کیرالہ کے تجربہ کار رہنماؤں اور اتحادی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کا ایک اور مرحلہ مکمل کرنا چاہتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ وزیر اعلیٰ کے نام کے اعلان میں تاخیر کی ایک بڑی وجہ اس عہدے کے تین مضبوط دعویداروں کے درمیان اتفاقِ رائے پیدا کرنا ہے۔ ان میں کانگریس کے تنظیمی جنرل سکریٹری کے۔ سی۔ وینو گوپال، ریاستی اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف وی۔ ڈی۔ ستیسن، اور سینئر کانگریسی رہنما رمیش چنیتھلا شامل ہیں۔ اطلاعات کے مطابق تینوں گروپ اپنے اپنے امیدوار کے حق میں بھرپور لابنگ کر رہے ہیں اور ہر حلقہ اس یقین کے ساتھ سرگرم ہے کہ آخر کار ان ہی کے رہنما کو وزارتِ اعلیٰ سونپی جائے گی۔

ضمانت کے مقدمات میں تاخیر پر سپریم کورٹ سخت

تمام ہائی کورٹس کو فوری سماعت، خودکار لسٹنگ سسٹم اور مقررہ وقت میں فیصلے کے لیے نئے احکامات جاری

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے ملک بھر کے ہائی کورٹوں میں زیر التوا ضمانت کے مقدمات کی سماعت میں ہونے والی تاخیر پر سخت رخ اختیار کرتے ہوئے تمام ہائی کورٹس کو نئے رہنما اصول جاری کیے ہیں۔ عدالت عظمیٰ نے واضح کہا کہ ضمانت سے متعلق معاملات میں غیر ضروری تاخیر انصاف کے اصولوں کے خلاف ہے، اس لیے مقدمات کی جلد اور باقاعدہ سماعت یقینی بنانے کے لیے مؤثر نظام تیار کیا جانا چاہیے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کی بنچ نے پیر کو اپنے احکامات میں کہا کہ ضمانت کے مقدمات کو ہر ہفتے یا کم از کم دو ہفتے میں ایک بار ضرور سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جائے۔ عدالت نے ہدایت دی کہ تمام ہائی کورٹ خودکار لسٹنگ سسٹم تیار کریں تاکہ کسی بھی مقدمے کی سماعت صرف تاریخ پر تاریخ تک محدود نہ رہ جائے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ ضمانت عرضی کی پہلی سماعت سے پہلے ہی ریاستی حکومت یا جانچ ایجنسی کو اپنی اسٹیٹس رپورٹ داخل کرنی ہوگی۔ عدالت کے مطابق اس سے مقدمے کی موجودہ صورت حال سمجھنے میں آسانی ہوگی اور سماعت میں غیر ضروری تاخیر سے بچا جا سکے گا۔ ساتھ ہی عرضی گزار کے وکیل کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ضمانت عرضی کی نقل پہلے ہی ایڈوکیٹ جنرل یا متعلقہ جانچ ایجنسی کو فراہم کرے۔ عدالت عظمیٰ نے مزید کہا کہ نئی ضمانت عرضیوں کو ہر دوسرے دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر سماعت کے لیے فہرست میں شامل کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے ایڈمیشن مرحلے پر نوٹس جاری کرنے کے پرانے طریقہ کار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے مقدمات کے نپٹارے میں غیر ضروری تاخیر ہوتی ہے، اس لیے اس عمل کو ختم کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے یہ بھی ہدایت دی کہ جن ضمانت کے مقدمات کی سماعت کسی وجہ سے نہیں ہو پاتی، انہیں خودکار طریقے سے دوبارہ لسٹ کیا جائے۔ عدالت نے کہا کہ کسی بھی ضمانت عرضی کو طویل عرصے تک بغیر سماعت کے زیر التوا نہیں رکھا جانا چاہیے۔

ہندو قانون کو چیلنج کرنے والی عرضی خارج

نئی دہلی: پیر کو سپریم کورٹ نے ہندو میرج ایکٹ کے اندر ایک مخصوص شق کے آئینی جواز کو چیلنج کرنے والی ایک درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ شق اکیلے بیوی کو طلاق حاصل کرنے کا حق دیتی ہے اگر، شوہر کے خلاف نان نفقہ کے حکم کے بعد، ایک سال یا اس سے زیادہ مدت تک ساتھ رہنا دوبارہ شروع نہیں کرتے۔ یہ معاملہ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی پر مشتمل سپریم کورٹ کی بنچ کے سامنے سماعت کے لیے آیا۔ بنچ نے درخواست گزار کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ ذاتی دشمنی کے لیے مفاد عامہ کی عرضی کا استعمال نہ کرے۔ پی آئی ایل پر غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے، سی جے آئی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا، ''مجھے امید ہے کہ آپ قانون کا مطالعہ صرف مینٹننس پروسیجر کو آگے بڑھانے کے لیے نہیں کر رہے ہیں۔''

آبنائے ہرمز پر نئے ایرانی قواعد اور ٹول ٹیکس نافذ

ایران نے امریکی منصوبہ مسترد کر دیا، کہا اس میں ضرورت سے زیادہ مطالبات کے آگے جھکنا شامل ہے

تہران، 11 مئی (یواین آئی) مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور امریکا و ایران کے درمیان بحری ناکہ بندی کے تنازع کے دوران، تہران نے دنیا کی اہم ترین تجارتی گزرگاہ 'آبنائے ہرمز' پر اپنا کنٹرول باقاعدہ طور پر سخت کر دیا ہے۔ جہاز رانی کے عالمی جریدے 'لائیڈز لسٹ' کے مطابق ایران نے اس اسٹریٹجک گزرگاہ سے گزرنے والے تمام بحری جہازوں کے لیے نئے قواعد وضوابط متعارف کروا دیے ہیں، جن کے تحت اب جہازوں کو وہاں سے گزرنے کے لیے نہ صرف اجازت لینا ہوگی بلکہ 'ٹول ٹیکس' بھی ادا کرنا پڑے گا۔ واضح رہے کہ دنیا کی کل تیل کی سپلائی کا پانچواں حصہ اسی تنگ گزرگاہ سے گزرتا ہے، جس کی بندش نے عالمی منڈی میں توانائی کی قیمتوں کو پہلے ہی متاثر کر رکھا ہے۔ ایران کی جانب سے قائم کردہ 'پرشین گلف اسٹریٹ اتھارٹی' (پی جی ایس اے) نے ایک نیا فریم ورک تیار کیا ہے جس کے تحت جہازوں کو ایک فارم بھرنا ہوگا جس میں 40 سے زائد سوالات شامل ہیں۔ اس فارم میں جہاز کی ملکیت، عملے کی تفصیلات، انشورنس، منزل اور لدے ہوئے سامان کی مکمل معلومات فراہم کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا 'پریس ٹی وی' کا کہنا ہے کہ تہران نے آبنائے ہرمز پر اپنی خودمختاری برقرار رکھنے کے لیے یہ نیا نظام بنایا ہے اور اب تمام بحری جہازوں کو ای میل کے ذریعے ان ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ اتھارٹی نے خبردار کیا ہے کہ غلط معلومات فراہم کرنے کی صورت میں تمام تر نتائج کی ذمہ داری متعلقہ کمپنی پر ہوگی۔ ایران نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ کن ممالک کو وہاں سے گزرنے میں آسانی ہوگی اور کن کے لیے مشکلات پیدا کی جا سکتی ہیں۔ ایرانی فوج کے عہدیدار محمد اکرمینیہ نے سرکاری خبر رساں ایجنسی 'ارنا' سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ ممالک جو امریکا کی ایما پر ایران پر پابندیاں عائد کرتے ہیں، انہیں اس گزرگاہ سے گزرتے وقت یقیناً مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے آبنائے ہرمز میں ایک نیا قانونی اور حفاظتی نظام قائم کر دیا ہے، اب سے جو بھی جہاز یہاں سے گزرنا چاہے گا، اسے ہمارے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنی ہوگی، اور اس سے ہمیں معاشی، سیاسی اور حفاظتی فوائد حاصل ہوں گے۔ اسی طرح ایرانی پارلیمنٹ کی قومی سلامتی کمیٹی کے سربراہ ابراہیم عزیزی نے بھی سوشل میڈیا پر بحرین جیسے ممالک کو تنبیہ کی ہے کہ وہ امریکا کا ساتھ دے کر اپنے لیے یہ راستہ ہمیشہ کے لیے بند کرنے کا خطرہ مول نہ لیں۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ تہران نے اس اہم آبی راستے کو تقریباً جکڑ رکھا ہے، جس سے تیل کی سپلائی میں تاریخی تعطل پیدا ہوا ہے۔ ایران کا ارادہ ہے کہ وہ یہاں سے حاصل ہونے والا ٹول ٹیکس پڑوسی ملک عمان کے ساتھ شیئر کرے۔

ٹرمپ نے جنگ کے خاتمے کی امریکی پیشکش پر ایران کے ردعمل کو مکمل طور پر ناقابل قبول قرار دیا

واشنگٹن، 11 مئی (یواین آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ کے خاتمے سے متعلق امریکی تجاویز پر ایران کے ردعمل کو مکمل طور پر ناقابلِ قبول" قرار دیا ہے یہ معلومات بی بی سی میں شائع ایک رپورٹ میں دی گئی ہیں ایران کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم نے بتایا کہ پاکستان کے ذریعے بھیجے گئے تہران کی تجاویز میں (جس میں پاکستان ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے) تمام محاذوں پر فوری جنگ بندی، امریکی بحری ناکہ بندی کو روکنا اور ایران پر مزید کسی حملے نہ کرنے کی ضمانت شامل ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے فروری میں شروع کی گئی جنگ کو ختم کرنے کے لیے مذاکرات کو سہل بنانے کی غرض سے کیا گیا جنگ بندی معاہدہ، وقفے وقفے سے فائرنگ کے باوجود، بڑی حد تک برقرار رہا ہے۔ اس ہفتے کے آغاز میں ٹرمپ نے دہرایا کہ ایران میں جنگ "جلد ہی ختم ہو جائے گی"۔ لیکن اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا کہ ایران کے خلاف جنگ کو ختم ماننے سے پہلے ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کو 'تباہ' کیا جانا چاہیے۔ سی بی ایس کے پروگرام 60 منٹس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا، "ابھی بھی ایسے افزودگی کے مقامات ہیں جنہیں تباہ کیا جانا باقی ہے۔" اتوار کو ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے تہران کی تجویز کا براہ راست ذکر تو نہیں کیا، لیکن کہا، "ہم دشمن کے سامنے کبھی سر نہیں جھکائیں گے اور اگر بات چیت یا معاہدے کی بات اٹھتی ہے تو اس کا مطلب ہتھیار ڈالنا یا پیچھے ہٹنا نہیں ہے۔" ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل پر پوسٹ کیا: "میں نے ابھی ابھی ایران کے نام نہاد نمائندوں کا جواب پڑھا ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں آیا بالکل ناقابلِ قبول۔" امریکی خبر رساں ادارے 'ایکسیوس' نے بتایا کہ ایک صفحے پر مشتمل 14 نکاتی امریکی یادداشت میں ایرانی جوہری افزودگی پر پابندی، پابندیوں کے خاتمے اور آبنائے ہرمز سے بلا رکاوٹ آمدورفت بحال کرنے جیسے نکات شامل ہیں۔ اس میں دو امریکی عہدیداروں اور دو دیگر ذرائع کا حوالہ دیا گیا ہے جن کے نام ظاہر نہیں کیے گئے جنہیں اس معاملے کی معلومات دی گئی تھیں۔ ان ذرائع کے مطابق یادداشت میں شامل کئی شرائط حتمی معاہدہ طے پانے کے بعد ہی نافذ ہوں گی۔ ایران نے آبنائے ہرمز کو بند رکھنا جاری رکھا ہے، جس کے باعث عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ امریکہ نے تہران پر دباؤ ڈالنے کے لیے ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی نافذ کر دی ہے، جس پر ایران نے شدید ناراضی ظاہر کی ہے۔ اسرائیلی اور امریکی افواج نے 28 فروری کو ایران پر بڑے پیمانے پر فضائی حملے شروع کیے تھے۔ گزشتہ ماہ اس جنگ میں جنگ بندی نافذ ہوئی تھی۔ سی بی ایس کو دیے گئے انٹرویو میں نیتن یاہو نے کہا، میں اسرائیلی فوج کے لیے امریکی مالی امداد کو صفر تک کم کرنا چاہتا ہوں۔" انہوں نے کہا، "ہمیں ہر سال 3.8 ارب ڈالر ملتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم باقی فوجی امداد سے بھی خود کو الگ کر لیں۔" انہوں نے مزید کہا، "آیئے ابھی سے اس کا آغاز کریں اور اگلی دہائی میں اسے مکمل کریں۔"

☆ایران نے امریکہ کو دیے گئے اپنے جواب میں امریکی امن منصوبے کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ اس کا مطلب امریکی حکومت کے حد سے زیادہ مطالبات کے سامنے جھکنا ہوگا پریس ٹی وی کی ایک رپورٹ میں یہ معلومات دی گئی ہیں ایرانی خبر رساں ایجنسی آئی ایس این اے نے پہلے بتایا تھا کہ امریکی پیغام پر ایران کا ردعمل جنگ کے خاتمے اور خلیج فارس اور آبنائے ہرمز میں جہازوں کی سلامتی کو یقینی بنانے پر مرکوز تھا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تنازع کے حل کے لیے امریکی تجویز پر ایران کے ردعمل کو مکمل طور پر ناقابلِ قبول قرار دیا۔ پریس ٹی وی کے مطابق، ایران کے جوابی منصوبے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ امریکہ کو اسلامی جمہوریہ کو جنگی نقصانات کا معاوضہ ادا کرنا ہوگا۔ مئی کے آغاز میں ایرانی وزارتِ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ تہران کو اسلامی جمہوریہ کی نئی 14 نکاتی تجویز کے سلسلے میں پاکستان کے ذریعے امریکہ سے جواب موصول ہوا ہے۔ ایران کی تسنیم خبر رساں ایجنسی نے اتوار کو بتایا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے ایران کی تجاویز کے متن میں، جسے تہران نے واشنگٹن کو بھیج کر جواب دیا تھا، میں پابندیاں اٹھانے، آبنائے ہرمز پر ایران کا مکمل کنٹرول اور بیرونی ممالک میں ایرانی اثاثوں کی رہائی لے التزام شامل ہیں۔ 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے ایران میں اہداف پر حملے شروع کیے، جن میں 3,000 سے زائد افراد ہلاک ہوئے۔ واشنگٹن اور تہران نے 8 اپریل کو دو ہفتوں کے لیے جنگ بندی کا اعلان کیا تھا۔ اسلام آباد میں بعد کی بات چیت بے نتیجہ رہی، اگرچہ دوبارہ دشمنی شروع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی، تاہم امریکہ نے ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی شروع کر دی۔ ثالث ایک نئے دور کی مذاکراتی کوششوں کا اہتمام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لبنان میں اسرائیلی کیمیکل بموں کا استعمال

زخمیوں کے جسموں سے ذرات برآمد

بیروت، 11 مئی (یواین آئی) لبنان پر اسرائیلی حملوں کے دوران استعمال ہونے والے ہتھیاروں سے متعلق تشویشناک انکشاف سامنے آیا ہے۔ خبر رساں ادارے الجزیرہ کے مطابق جنگی سرجن ڈاکٹر طاہر محمد نے کہا ہے کہ اسرائیلی بموں سے نکلنے والے مہلک دھاتی ذرات لبنان میں زخمی ہونے والے شہریوں کے جسموں سے بھی برآمد ہو رہے ہیں، جو اس سے قبل غزہ میں شدید اندرونی زخموں کا سبب بن چکے ہیں۔ سرجن ڈاکٹر طاہر محمد نے الجزیرہ کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ لبنان میں اسرائیلی حملوں کے زخمیوں کے جسموں سے باریک دھاتی ذرات برآمد ہوئے ہیں، جو دھماکے کے بعد جسم کے اندر پھیل کر شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ننھے ٹنگسٹن کیوبز اسرائیلی بموں سے خارج ہوتے ہیں اور انسانی جسم میں داخل ہو کر اعضا کو بری طرح متاثر کرتے ہیں، جس کے باعث زخمیوں کا علاج انتہائی پیچیدہ ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر محمد کے مطابق یہی دھاتی ذرات اس سے قبل غزہ میں بھی شہریوں کے جسموں میں پائے گئے تھے، جہاں ان کے باعث تباہ کن اندرونی زخم سامنے آئے۔ انہوں نے اسرائیلی ہتھیاروں کو "اندھا دھند" قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے ہتھیار عام شہریوں کیلئے انتہائی خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ اسرائیل غزہ اور لبنان میں بھی ایسے بم استعمال کر چکا ہے جن کے اثرات انسانی جسم پر نہایت مہلک ہوتے ہیں۔

ایران میں رسم الخط سے متعلق حیران کن انکشاف

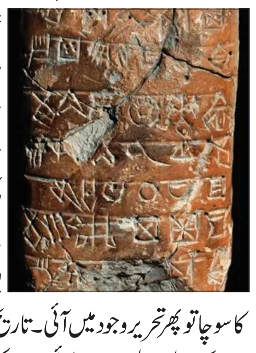

تہران، 1 مئی (یواین آئی) ایران دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے، جو ہزاروں سال قدیم تاریخ رکھتا ہے۔ اب اس حوالے سے ماہرین کا ایک نیا انکشاف سامنے آیا ہے، جس نے تاریخ دانوں کو حیران کر دیا ہے اور یہ انکشاف رسم الخط سے تعلق رکھتا ہے۔ انسان کا جب وجود ہوا تو اس نے باہمی رابطوں کے لیے سب سے پہلے اشاروں کی زبان استعمال کی، پھر مختلف بولیوں کا جنم ہوا اور جب انسان نے کسی دور مقام پیغام رسانی کا سوچا تو پھر تحریر وجود میں آئی۔ تاریخ دان اور ماہر لسانیات کا کہنا ہے کہ انسان کی پہلی ان کی زبان 17 لاکھ سال پہلے وجود میں آئی اور اس کو تحریر تک آتے آتے لاکھوں سال لگے۔ دنیا میں تقریباً 5 ہزار سال قبل انسان نے اپنی باتوں اور الفاظ کو تحریر میں ڈھالنے کا ہنر سیکھا، اس طرح رسم الخط وجود میں آیا اور پھر نئی زبانوں کی تخلیق کے ساتھ ساتھ ان زبانوں کے رسم الخط سامنے آتے گئے۔ اب ماہرین لسانیات نے ایک نئی تحقیق کی ہے، جس نے پہلے رسم الخط سے متعلق سابق تمام تحقیقی نتائج کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ سوئیڈن کے پروفیسر کیتھرین کیلی، کینیڈا کے پروفیسر لاگان بورن پر مشتمل ماہرین کی ٹیم نے مٹی کے قدیم تختیوں پر کئی سال پر مبنی تحقیق کے بعد انکشاف کیا ہے کہ دنیا کا پہلی باقاعدہ تحریر "پروٹو (ابتدائی) عیلامی رسم الخط" ہے۔ اس رسم الخط نے ریاست عیلام میں جنم لیا جو 5200 سال پہلے مغربی ایران میں قائم ہوئی تھی۔ اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ایرانی باشندوں نے زبان کو لفظوں میں ڈھالنے کا ہنر دیا۔ اس طرح انسانی تہذیب تعلقات اور رابطوں میں جدت اور تیزی آئی، جس سے انسانی تہذیب وتمدن کو فروغ ملا۔

امریکا و اسرائیل کے لیے جاسوسی کا الزام، ایران میں ایک اور شخص کو پھانسی

تہران، 11 مئی (یواین آئی) ایران نے امریکا اور اسرائیلی خفیہ ایجنسیوں کے لیے مبینہ جاسوسی کے الزام میں ایک اور شخص کو پھانسی دے دی۔ ایرانی عدلیہ کے خبر رساں ادارے میزان کے مطابق ایران نے عرفان شکورزادہ نامی شخص کو سزائے موت دے دی، جسے امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے اور اسرائیلی انٹیلی جنس ادارے موساد کیلئے جاسوسی کا مجرم قرار دیا گیا تھا۔ میزان کے مطابق ایرفان شکورزادہ ایک سائنسی ادارے سے وابستہ تھا جو سیٹلائٹ سرگرمیوں میں کام کر رہا تھا، اور اس نے حساس وخفیہ سائنسی معلومات غیر ملکی خفیہ اداروں کو فراہم کیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ ملزم کے خلاف قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد سزا پر عمل درآمد کیا گیا۔ دوسری جانب انسانی حقوق کی تنظیم نے دعویٰ کیا ہے کہ 29 سالہ ایرفان شکورزادہ، جو ایرو اسپیس انجینئرنگ کا گریجویٹ تھا، کو گزشتہ برس گرفتار کیا گیا تھا اور اس سے زبردستی اعترافِ جرم کروایا گیا۔ تنظیم کے مطابق دورانِ حراست اس پر دباؤ ڈالا گیا، جبکہ ایرانی حکام نے اس حوالے سے مزید تفصیلات جاری نہیں کیں۔

ایم وی ہونڈیئس پر سوار امریکی شہریوں میں سے ایک کا ہنٹا وائرس کا ٹیسٹ مثبت آیا ہے

واشنگٹن، 11 مئی (یواین آئی) ایم وی ہونڈیئس کروز جہاز سے وطن واپس آنے والے 17 امریکی شہریوں میں سے کم از کم ایک شخص ہنٹا وائرس سے متاثر پایا گیا ہے۔ امریکی محکمۂ صحت نے پیر کے روز یہ معلومات فراہم کیں۔ امریکہ کے 17 شہریوں اور امریکہ میں مقیم ایک برطانوی شہری کو ہنٹا وائرس انفیکشن کے خدشے کے پیش نظر پیر کی علی الصبح خصوصی نگرانی اور طبی معائنے کے لیے ریاست نبراسکا منتقل کیا گیا۔ یہ تمام افراد ایم وی ہونڈیئس کروز جہاز پر سوار تھے، جہاں اینڈیز ویریئنٹ ہنٹا وائرس کے پھیلاؤ کی تصدیق ہوئی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق یہ وائرس عموماً چوہوں جیسے کترنے والے جانوروں سے پھیلتا ہے، تاہم امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جہاز پر یہ انسان سے انسان میں بھی منتقل ہوا ہو۔ اب تک اس جہاز سے وابستہ تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ کئی دیگر بیمار ہیں۔ خصوصی طیارہ مقامی وقت کے مطابق پیر کی صبح 2:30 بجے اوماہا کے اپیلی ایئر فیلڈ پہنچا۔ اس میں 17 امریکی شہری اور ایک برطانوی شہری سوار تھا جو امریکہ میں ہی رہائش پذیر ہے۔ امریکی محکمۂ صحت و انسانی خدمات (ایچ ایچ ایس) نے اتوار کی رات بتایا کہ مسافروں میں سے ایک شخص کے ٹیسٹ میں وائرس کے لیے "کمزور مثبت" نتیجہ آیا ہے، جبکہ دوسرے مسافر میں ہلکی علامات پائی گئی ہیں۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر دونوں کو طیارے میں خصوصی بایو کنٹینمنٹ یونٹ میں رکھا گیا۔ ایچ ایچ ایس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ محکمہ بیماریوں پر قابو پانے اور روک تھام کے مرکز (سی ڈی سی) اور دیگر اداروں کے ساتھ مل کر متاثرہ امریکی شہریوں کی وطن واپسی میں تعاون کر رہا ہے۔ بیان کے مطابق مسافروں کو پہلے اوماہا میں واقع یونیورسٹی آف نیبراسکا میڈیکل سینٹر کے ایمرجنگ اسپیشل پیتھوجن ٹریٹمنٹ سینٹر منتقل کیا جائے گا۔ اس کے بعد ہلکی علامات والے مسافر کو اس کے آخری مقام پر موجود دوسرے خصوصی علاج مرکز بھیجا جائے گا۔ نیبراسکا میڈیکل سینٹر نے بتایا کہ جس مسافر کی رپورٹ مثبت آئی ہے، اس میں فی الحال کوئی علامات موجود نہیں، تاہم اسے براہِ راست بایو کنٹینمنٹ یونٹ میں رکھا جائے گا۔ دیگر مسافروں کو قومی قرنطینہ یونٹ میں نگرانی اور ٹیسٹنگ کے لیے رکھا جائے گا۔ اسپین کے وزارتِ صحت کے مطابق یورپی مرکز برائے امراض کی روک تھام و کنٹرول کے ایک اہلکار نے جہاز پر جا کر مسافروں کا معائنہ کیا تھا۔ وزارت نے کہا کہ ایک ٹیسٹ میں نتیجہ "کمزور مثبت" سمجھا گیا، اگرچہ ہسپانوی حکام کے مطابق وہ فیصلہ کن نہیں تھا۔ دوسرے ٹیسٹ میں رپورٹ منفی آئی۔ ہسپانوی حکام نے کہا کہ متعلقہ مسافر میں کیپ وردے میں قیام کے دوران کوئی علامات ظاہر نہیں ہوئیں، لیکن امریکی حکام نے احتیاطاً اسے مثبت تصور کرتے ہوئے خصوصی نگرانی میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ دوسرے مسافر کو 6 مئی کو ہلکی کھانسی ہوئی تھی، جو اسی دن ختم ہو گئی تھی۔ سی این این کی ایک رپورٹ کے مطابق سی ڈی سی کے حکام ٹینیرائف سے مسافروں کے اترنے کے بعد سے مسلسل ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔

ایران کے ساتھ جنگ اُس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک جوہری مسائل حل نہیں ہو جاتے: نیتن یاہو

تل ابیب، 11 مئی (یواین آئی) اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ایک بار پھر کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جنگ اُس وقت تک "ختم نہیں ہوگی" جب تک اہم اسٹریٹجک مسائل کا حل نہیں نکل آتا، جن میں ایران کے افزودہ یورینیم کے ذخائر کو ہٹانا، جوہری مراکز کو تباہ کرنا اور ایران کے علاقائی اثر و رسوخ کو محدود کرنا شامل ہے۔ سی بی ایس نیوز کے پروگرام '60 منٹس' کو دیے گئے انٹرویو میں مسٹر نیتن یاہو نے کہا کہ "یہ ابھی ختم نہیں ہوا، کیونکہ وہاں اب بھی جوہری مواد اور افزودہ یورینیم موجود ہے۔ اسے ایران سے باہر نکالنا ہوگا۔ وہاں اب بھی افزودگی کے مراکز موجود ہیں، جنہیں تباہ کرنا باقی ہے۔" انہوں نے کہا کہ ایران اب بھی علاقائی پراکسی گروپوں کی حمایت کر رہا ہے اور اپنی بیلسٹک میزائل صلاحیتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران پر حملوں کے بعد ہونے والی پیش رفت کو تسلیم کرتے ہوئے مسٹر نیتن یاہو نے زور دیا کہ ایران کے جوہری پروگرام کے حوالے سے اب بھی بڑے چیلنجز موجود ہیں۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ کسی بھی عملی معاہدے کے تحت افزودہ یورینیم کو وہاں سے ہٹانا ضروری ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ "اگر آپ کے پاس کوئی معاہدہ ہے اور آپ اندر جا کر اسے باہر نکال لیتے ہیں تو کیوں نہیں؟ یہی بہترین طریقہ ہے۔" مسٹر نیتن یاہو اس بات سے متفق ہیں کہ معاہدہ ہونا چاہیے، لیکن جوہری مسئلہ قابلِ سمجھوتہ نہیں ہے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب امریکہ کا مؤقف ہے کہ کسی بھی جامع امن معاہدے کے تحت ایران کو یورینیم کی افزودگی مکمل طور پر روکنی ہوگی۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے حال ہی میں امن تجویز پر ایران کے تازہ ردعمل کو "مکمل طور پر ناقابلِ قبول" قرار دیا تھا۔ دوسری جانب ایران نے افزودگی مکمل طور پر روکنے کے مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق ایرانی حکام نے انتہائی افزودہ یورینیم کے ذخائر کو کم کرنے اور کچھ مواد کو بین الاقوامی نگرانی میں کسی تیسرے ملک منتقل کرنے کی تجویز دی ہے۔ مسٹر نیتن یاہو نے ایک ممکنہ حکمت عملی کا خاکہ بھی پیش کیا، جس کے مطابق اگر سفارت کاری ناکام ہو جاتی ہے تو افزودہ یورینیم کو جسمانی طور پر ہٹایا جا سکتا ہے، تاہم انہوں نے "فوجی آپشنز" کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایران نے محدود مدت کے لیے افزودگی معطل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے، اگرچہ یہ مدت امریکہ کی تجویز کردہ 20 سالہ پابندی سے کم ہوگی۔ ساتھ ہی ایران نے اپنے جوہری انفراسٹرکچر کو تباہ کرنے کی بات مسترد کر دی ہے۔

اسرائیلی سوچ سے متاثر امریکہ غیر حقیقی مطالبات پر اڑا ہوا ہے: ایران

تہران، 11 مئی (یواین آئی) ایران نے کہا ہے کہ مغربی ایشیا میں جنگ ختم کرنے کے لیے اُس کی تجویز فیاض اور منطقی تھی، جبکہ امریکہ اب بھی اسرائیلی سوچ سے متاثر "غیر حقیقی مطالبات" پر قائم ہے۔ ایران کی وزارتِ خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے پیر کے روز اپنی ہفتہ وار پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکی تجویز کے جواب میں ایران کی جانب سے بھیجا گیا منصوبہ "حد سے زیادہ" نہیں تھا بلکہ اُس کا مقصد پورے خطے میں امن اور استحکام قائم کرنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے کسی قسم کی رعایت کا مطالبہ نہیں کیا۔ ہم نے صرف ایران کے جائز حقوق کی بات کی ہے۔" مسٹر بقائی نے سوال اٹھایا کہ کیا خطے میں جنگ ختم کرنے، ایرانی جہازوں کے خلاف "سمندری قزاقی" روکنے اور برسوں سے منجمد ایرانی اثاثے آزاد کرنے کا مطالبہ غیر مناسب کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "کیا آبنائے ہرمز سے محفوظ آمد ورفت یقینی بنانے کی ہماری تجویز غیر حقیقی ہے؟ کیا پورے خطے میں امن وسلامتی قائم کرنا غیر ذمہ دارانہ عمل ہے؟" اس سے قبل امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا تھا کہ انہوں نے ایرانی نمائندوں کا جواب پڑھا اور اُسے "مکمل طور پر ناقابلِ قبول" قرار دیا۔ مسٹر ٹرمپ نے خبر رساں پورٹل ایکسیوس کو دیے گئے انٹرویو میں کہا تھا کہ انہوں نے ایران کے جواب پر بینجامن نیتن یاہو سے بھی بات چیت کی ہے۔ ایران نے اتوار کے روز امریکی تجویز کے جواب میں اپنا باضابطہ منصوبہ بھیجا تھا۔ ایران پہلے ہی واضح کر چکا ہے کہ موجودہ مرحلے میں مذاکرات کا مرکز صرف علاقائی جنگ کا خاتمہ ہوگا۔

ایران نے ایٹمی پروگرام اور افزودہ یورینیم سے متعلق امریکی مطالبہ مسترد کر دیا

امریکی صدر کا ردعمل کوئی اہمیت نہیں رکھتا: ایران

تہران، 11 مئی (یواین آئی) ایران نے ایٹمی پروگرام اور افزودہ یورینیم سے متعلق امریکی مطالبہ مسترد کر دیا۔ وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق ایران نے پابندی اٹھانے کے بدلے آبنائے ہرمز میں تجارتی آمد ورفت بحال کرنے کی تجویز دی، ایران نے افزودہ یورینیم کے ذخیرے کا کوئی حتمی حل پیش نہیں کیا۔ دوسری جانب ایرانی میڈیا کے مطابق ایران نے ناکہ بندی کے خاتمے اور تیل کی برآمدات پر پابندیاں اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے، لبنان میں جنگ بندی سے متعلق ایک شق بھی شامل کی گئی ہے، لبنان میں کشیدگی کے خاتمے کو ضمانتوں سے مشروط کیا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا رپورٹ کے مطابق کسی بھی معاہدے میں اعلان کے فوراً بعد جنگ کا فوری خاتمہ لازمی ہوگا، ایران نے پابندیاں اٹھانے اور منجمد اثاثے جاری کرنے پر بھی زور دیا، تہران نے ایرانی تیل کی فروخت سے متعلق پابندیاں ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ آبنائے ہرمز پر ایرانی انتظام کو تسلیم کرنا بھی ایرانی مطالبات میں شامل ہے، جنگ بندی کے بعد جامع مذاکرات کیلئے 30 روزہ مذاکراتی مدت، امریکی سنجیدگی کو جانچنے کیلئے باہمی اقدامات کی تجویش پیش کی گئی ہے، مذاکرات فی الحال تحریری شکل میں پاکستان کے ذریعے جاری رہیں گے۔

☆ایران نے کہا ہے کہ اگر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ ان کے جواب سے مطمئن نہیں تو یہ ان کا مسئلہ ہے۔ ٹرمپ کا ردعمل ایران کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایرانی جواب مسترد کیے جانے پر ایران نے بھی سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر کا ردعمل ایران کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ایرانی حکام نے کہا کہ مذاکراتی ٹیم کو واضح ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مذاکرات کے دوران قومی مفادات اور عوام کی بہتری کو ترجیح دے۔ حکام کا کہنا تھا کہ تہران اپنے موقف پر قائم ہے اور کسی دباؤ میں آ کر فیصلے نہیں کرے گا۔ واضح رہے کہ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے سوشل میڈیا بیان میں کہا تھا کہ انہوں نے ایران کے نام نہاد نمائندوں کا جواب پڑھا ہے۔ جو انہیں بالکل پسند نہیں آیا اور وہ مکمل طور پر ناقابل قبول ہے۔

'سعودی خواتین بھی مقابلہ حفظ قرآن کریم، تلاوت اور تفسیر میں حصہ لیں گی

ریاض، 11 مئی (یواین آئی) سعودی عرب کی خواتین کے لیے بڑی خوشخبری آگئی ہے اور فرماں روا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے بڑی منظوری دے دی ہے۔ سعودی خبر رساں ایجنسی ایس اے پی کے سعودی فرماں روا اور خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے کنگ عبدالعزیز بین الاقوامی مقابلہ حفظ قرآن کریم، تلاوت اور تفسیر کے 46ویں ایڈیشن میں خواتین کی کٹیگری کے آغاز کی منظوری دے دی ہے۔ کنگ عبدالعزیز بین الاقوامی مقابلہ حفظ قرآن کریم، تلاوت اور تفسیر 1979 سے ہر سال باقاعدگی سے ہوتا ہے اور 47 سال میں یہ پہلی بار ہوگا کہ خواتین بھی اس مقابلے کا حصہ ہوں گی۔ اس مقابلے کا انعقاد مسجد الحرام میں کیا جاتا ہے، اس کا شمار مملکت کے نمایاں ترین بین الاقوامی قرآنی مقابلوں میں کیا جاتا ہے۔ وزیر اسلامی امور اور حفظ قرآن کے مقامی اور بین الاقوامی مقابلے کے نگران شیخ ڈاکٹر عبداللطیف آل الشیخ جنہوں نے مقابلے میں خواتین کو بھی شریک کرنے کی سفارش کی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ ایوان شاہی سے منظوری جاری ہونے کے ساتھ پروگرام کی تیاریوں کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ایوان شاہی نے مقابلے کی اختتامی تقریب کے انعقاد کی بھی منظوری دی، جو 6 ربیع الاول 1448 ہجری کو منعقد ہوگی۔

غزہ پر بنائی دستاویزی فلم "ڈاکٹرز انڈر اٹیک" نے بافٹا ایوارڈ جیت لیا

لندن، 11 مئی (یواین آئی) اسرائیلی کی وحشیانہ جارحیت کے دوران غزہ میں طبی کارکنوں کی مشکلات پر بنائی گئی دستاویزی فلم نے بافٹا ایوارڈ جیت لیا ہے۔ اسرائیل کی بدترین جارحیت اور غیر انسانی رویے کی وجہ سے تباہ ہونے والے غزہ میں شعبہ صحت سے وابستہ افراد کی مشکلات پر بنائی گئی "ڈاکٹرز انڈر اٹیک" نامی دستاویزی فلم نے کرنٹ افیئرز کے شعبے میں بافٹا ایوارڈ اپنے نام کر لیا ہے۔ "ڈاکٹرز انڈر اٹیک" جس میں غزہ میں فلسطینی ہیلتھ ورکرز کو درپیش مشکلات دکھائی گئی ہیں۔ مذکورہ دستاویزی فلم کو برطانوی نشریاتی ادارے نے نشر کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ بی بی سی کے انکار کے بعد اس دستاویزی فلم کو چینل 4 سے نشر کیا گیا اور اس نے اتنی پذیرائی حاصل کی کہ اس دستاویزی فلم کو لندن کے رائل فیسٹیول ہال میں بافٹا کی جانب سے بہترین ڈاکیومینٹری فلم قرار پائی۔ اس ایوارڈ کو وصول کرتے ہوئے فلم کے ایگزیکٹو پروڈیوسر بین ڈی پیئر نے بی بی سی کو یہ فلم نشر کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا اور ساتھ ہی کہا کہ "آخر میں، بی بی سی کے لیے صرف ایک سوال: یہ دیکھتے ہوئے کہ آپ نے ہماری فلم چھوڑ دی، کیا آپ ہمیں آج رات بعد میں بافٹا کی نمائش سے چھوڑ دیں گے؟" اس موقع پر صحافی ریتا ناوائی نے بھی برطانوی نشریاتی ادارے پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بی بی سی نے جس تحقیقات کو دکھانے سے انکار کیا، وہی بافٹا جیت گئی۔ ہم نے خاموشی اور سنسر شپ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ انہوں نے یہ ایوارڈ اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی طبی کارکنوں کے نام کرتے ہوئے کہا کہ غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے دوران 1,700 سے زیادہ فلسطینی ڈاکٹر اور صحت کی دیکھ بھال کرنے والے کارکن ہلاک اور 400 سے زیادہ کو حراست میں لیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ غزہ میں ڈاکٹروں کی مشکلات پر بنائی گئی اس دستاویزی فلم کو تو تعصب کی بنا پر بی بی سی پر نہیں دکھایا گیا، تاہم آج ایوارڈ تقریب بی بی سی ون پر نشر کی گئی اور فلم کو بافٹا ایوارڈ ملنے کے لمحات بھی دکھائے گئے۔

گائے پناہ گاہوں میں کوئی بھی مویشی بھوکا یا پیاسا نہیں رہنا چاہیے

بھوسے جمع کرنے، جانوروں کی خوراک اور گائے کی پناہ گاہ کے انتظام کے لیے مشن موڈ پر کام کیا جائے

لکھنؤ: 11 مئی۔آج یہاں ودھان بھون میں اپنے دفتر میں 15 اپریل سے ریاست میں چلائے جانے والے بھوسا سنکلپ ابھیان " کا جائزہ لیتے ہوئے ، اتر پردیش کے کابینہ وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے اضلاع ہمیرپور، وارانسی، پرتاپ گڑھ ، اوریا اور ایودھیم میں براہ راست کارکردگی دکھانے والے اضلاع کو کام کو تیز کرنے کے لیے سخت وارننگ دی ہے۔انہوں نے کہا کہ ریاست میں چل رہے گاؤ شیلٹرز میں جانوروں کے چارے اور بھوسے کی دستیابی کو ہر حال میں یقینی بنایا جانا چاہئے اور بھوسے جمع کرنے ، جانوروں کے چارے کا انتظام اور گائے کی پناہ گاہوں کا آپریشن مشن موڈ میں کیا جانا چاہئے ، تا کہ بے سہارا مویشیوں کے تحفظ میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔گائے کی پناہ گاہوں میں کوئی بھی مویشی بھوکا یا پیاسا نہیں رہنا چاہئے۔مسٹر سنگھ نے بھوسہ جمع کرنے کے ہدف کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے ، بھوسہ اور سائلیج کے ٹینڈر کے عمل کو تیزی سے مکمل کرنے اور چرائی اراضی کو آزاد کرنے اور سبز چارہ بونے کی سخت ہدایات دیں اور کہا کہ جو افسران مقررہ اہداف کو وقت پر پورا نہیں کریں گے یا غفلت کا مظاہرہ کریں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ گائے کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور اس میں کسی قسم کی بے حسی برداشت نہیں کی جائے گی۔بھوسہ اکٹھا کرنے کی مہم میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے اور بھوسہ اکٹھا کرنے کے کام کو مزید تیز کیا جائے۔اس وقت گندم کی کٹائی کے سیزن کی وجہ سے دیہی علاقوں میں بھوسے کی وافر مقدار موجود ہے لہٰذا اس موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے ہوئے ہدف کے مطابق بھوسا اکٹھا کیا جائے۔مسٹر سنگھ نے کہا کہ ریاست کے تمام گاؤ شیلٹروں میں مویشیوں کے لیے مناسب بھوسہ ، سبز چارہ، پینے کا صاف پانی، سایہ، طبی دیکھ بھال اور دیگر بنیادی سہولیات دستیاب ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق گائے کے تحفظ کو اولین ترجیح دی جائے اور ضروری انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔جانوروں کے لیے ادویات اور ویکسین کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے۔جانوروں کو متعدی بیماریوں سے بچانے کے لیے ویکسی نیشن پروگرام بروقت چلائے جائیں۔وزیر موصوف نے گائے پناہ گاہوں میں بائیو گیس پلانٹس کے قیام پر بھی خصوصی زور دیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ بائیو گیس پلانٹس کے قیام کے عمل کو ترجیحی بنیادوں پر آگے بڑھایا جائے ، گائے کے گوبر کے مناسب انتظام کو یقینی بنایا جائے اور گائے پناہ گاہوں کو خود کفیل بنانے میں مدد کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ بائیو گیس اور نامیاتی کھاد بھی دیہی معیشت کو مضبوط کرے گی۔میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر مکیش کمار میشرام نے عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ تمام چیف ویٹرنری آفیسران کو چاہیے کہ وہ این جی اوکے ذریعہ چلائے جانے والے گاؤ شیلٹرز کی تصدیق کریں اور رپورٹ حاصل کریں۔ سی وی اوکو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ گائے پناہ گاہوں کا انتظام این جی اوز کے ذریعے منصوبہ بند اور منظم طریقے سے کیا جا رہا ہے۔انہوں نے وزیر موصوف کو بتایا کہ گائے کے تحفظ اور فروغ کے لیے مقامی عوامی نمائندوں ، رضا کارانہ تنظیموں اور سماجی کارکنوں کے تعاون سے پناہ گاہوں میں انتظامات کو مضبوط بنایا جا رہا ہے، تا کہ بے سہارا مویشیوں کو محفوظ اور بہتر ماحول فراہم کیا جا سکے۔میٹنگ میں بتایا گیا کہ ریاست میں 7386 گائے پناہ گاہوں میں 1237694 گائیں محفوظ ہیں۔ چیف منسٹر کی شراکتی اسکیم کے تحت 114481 مستفیدین کے حوالے کی گئی گائیوں کی کل تعداد 184227 ہے۔ بھوسہ جمع کرنے کا کل ہدف 1.37 کروڑ کوئنٹل ہے۔اب تک 1.11 کروڑ کوئنٹل بھوسہ اکٹھا کیا جا چکا ہے۔مہم کے تحت 1905 عارضی اسٹرا بینک (کھوپ/کوپ) اور 7285 مستقل اسٹرا بینک قائم کیے گئے ہیں۔جن اضلاع نے بھوسہ جمع کرنے میں بہترین کارکردگی دکھائی ہے ان میں جالون ، مظفر نگر ، نوئیڈا ، مرزا پور اور مہوبہ ہیں۔اسپیشل سکریٹری جناب دیویندر پانڈے ، پی سی ڈی ایف کے منیجنگ ڈائرکٹر جناب وبھو سریواستو ، ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے اسپیشل سکریٹری جناب رام سہائے یادو ، ڈاکٹر میمپال سنگھ ، ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈیولپمنٹ ، انیمل ہسبنڈری ، جوائنٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر پی کے۔سنگھ اور ایڈیشنل ڈائرکٹر ڈاکٹر سنگیتا تیواری سمیت دیگر پلاننگ افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

امام علی رضاؑ کی شہادت پر شاہی جلوس کی زیارت کرائی گئی

امامباڑہ اُمّ البنین میں خواتین نے تابوت اٹھایا

کالے لباس پہن کر مجالس میں شریک ہوئے عزادار

لکھنؤ۔شیعوں کے آٹھویں امام حضرت امام علی رضاؑ کی شہادت کے موقع پر پیر کے روز شہر کے مختلف امامباڑوں، روضوں، کربلاؤں اور گھروں میں مجالس کا انعقاد کیا گیا۔اس غم کے موقع پر لوگوں نے جگہ جگہ امام علی رضاؑ کے تابوت اٹھا کر عزاداروں کو زیارت کرائی۔عزاداروں نے کالے لباس پہنے اور مجالس میں شرکت کر کے امام کی شہادت کا غم منایا۔اسی سلسلے میں کربلا عظیم اللہ خاں، ٹالکٹورا روڈ میں منعقدہ مجلس سے مولانا عباس ارشاد نے خطاب کرتے ہوئے امام کی مظلومانہ شہادت کو بیان کیا، جسے سن کر عزاداروں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔مجلس کے بعد شاہی جلوس کی زیارت کرائی گئی۔جلوس میں اونٹوں پر عماریاں، تابوت، ذوالجناح اور علم شامل تھے، جنہیں عزادار بوسہ دے رہے تھے۔اس موقع پر انجمن غنچۂ مظلومیہ، رضائے حسین، کاظمیہ عابدیہ، حسینیہ قدیم، غنچۂ مہدیہ، ناصر العزا، پنجتنی، ظفر الایمان، شبّیریہ، تصویر العزا، قائم آلِ عبا، رونقِ دینِ اسلام اور شہیدِ فرات سمیت شہر کی تقریباً 110 انجمنوں نے اپنے علم سجا کر نوحہ خوانی اور سینہ زنی کی۔اس کے علاوہ عزاداروں نے زنجیر اور قمہ کا ماتم بھی کیا۔اس موقع پر چائے پانی کی سبیل اور لنگر کا بھی انتظام تھا۔ پروگرام کا انعقاد انجمن گلدستۂ امام رضاؑ نے کیا تھا۔انجمن کے سکریٹری مرتضیٰ حسین نے پروگرام میں آنے والی تمام انجمنوں اور عزاداروں کا شکریہ ادا کیا۔اسی طرح امامباڑہ اُمّ البنین، منصور نگر میں مولانا مرزا جعفر عباس نے مجلس سے خطاب کیا۔ یہاں خواتین کی مجلس سے ذاکرہ نسیم سبحانی نے خطاب کیا۔اس کے بعد خواتین نے امام کا تابوت اٹھایا، جس کی رات دیر تک لوگ زیارت کرتے رہے۔اس موقع پر عزاداروں نے نذرِ امام علی رضاؑ بھی دلوائی۔ پروگرام کا انعقاد انجمن اُمّ البنین نے کیا تھا۔کربلا عظیم اللہ خاں واقع مسجد میں منعقدہ مجالس سے مولانا میثم زیدی نے خطاب کیا۔مجلس کے بعد تابوت کی زیارت کرائی گئی۔ یہاں الوداعی مجلس سے مولانا ابوافتخار زیدی نے خطاب کیا۔عباسیہ مسجد حسن پوریہ میں منعقدہ مجلس سے مولانا جمعہ حیدر نے خطاب کیا۔ امام کی شہادت کے غم میں خواتین نے گھروں میں ماتم کیا اور امام کی نذر دلوائی۔امامباڑہ سرکارِ حسینی، کشمیری محلہ میں منعقدہ مجلس سے مولانا کلبِ احمد نقوی نے خطاب کیا۔

حوزہ علمیہ غفران مآب میں شہادتِ امام علی رضاؑ کی مجلس کا انعقاد

لکھنؤ: تاریخی مرکز علم و ادب، حوزہ علمیہ حضرت دلدار علی غفران مآب میں بعد نمازِ ظہرین امام ہشتم حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی یومِ شہادت کی مناسبت سے ایک پروقار مجلسِ عزا کا انعقاد کیا گیا۔مجلس میں حوزہ کے اساتذہ، طلاب اور مقامی مومنین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔مجلس کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جس کا شرف قاری محمد عباس زہرائی نے حاصل کیا۔اس کے بعد منقبت و پیشخوانی کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں مولوی فضل عباس سلطانپوری اور مولوی حسن عباس بارہ بنکوی نے بارگاہِ امام رضاؑ میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ نظامت کے فرائض مولوی محمد مہدی سرسوی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔مجلس کو خطاب کرتے ہوئے ممتاز عالمِ دین مولانا سید فیض عباس مشہدی نے امام علی رضا علیہ السلام کی سیرت اور آپ کے علمی و معنوی کمالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔مولانا نے امامؑ کی حیاتِ مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ امام رضاؑ علم و تقویٰ کا وہ بلند منارہ ہیں جن کی تعلیمات قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرتی رہیں گی۔خطاب کے دوران مولانا نے امام رضا علیہ السلام کا ایک نہایت اہم اور معتبر قول نقل کیا کہ "جو شخص اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے اور جو اس سے غافل رہتا ہے وہ نقصان اٹھاتا ہے مولانا نے مزید کہا کہ امامؑ کی زندگی ہمیں صبر، شکر اور رضائے الٰہی پر راضی رہنے کا درس دیتی ہے مجلس کے آخری لمحات میں مولانا نے امامِ مظلوم کے مصائب بیان کیے، جس پر حاضرین نے گریہ و زاری کی۔مجلس کا اختتام تمام شرکاء اور بانیان کے حق میں دعائے خیر سے ہوا۔ آخر میں حوزے کے طلاب و اساتذہ نے مولانا اور تمام حاضرین کی شرکت پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعظم کے خلاف نازیبا تبصرے پر ایس پی رکن پارلیمنٹ کا پتلا نذرِ آتش

مہوبہ، 10 مئی (یو این آئی) اتر پردیش کے ہمیر پور-مہوبہ-تندواری لوک سبھا حلقہ سے سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے رکن پارلیمنٹ اجیند رسنگھ لودھی کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف مبینہ قابلِ اعتراض تبصرے کے بعد ضلع میں سیاسی تنازع کھڑا ہو گیا ہے۔ بی جے پی کارکنوں نے پیر کے روز رکن پارلیمنٹ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ان کا پتلا نذرِ آتش کیا اور پولیس سے مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔اطلاعات کے مطابق کسانوں کے مسائل، بجلی کے اسمارٹ میٹروں سمیت 11 نکاتی مطالبات کو لے کر سماجوادی پارٹی کی جانب سے مہوبہ میں ایک احتجاجی مظاہرہ منعقد کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں علاقائی رکن پارلیمنٹ اجیند رسنگھ لودھی بھی شریک ہوئے۔ ڈپٹی کلکٹر شیودھیان پانڈے کو میمورنڈم سونپنے کے بعد میڈیا سے بات چیت کے دوران رکن پارلیمنٹ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی تنقید کرتے ہوئے مبینہ طور پر نازیبا تبصرہ کیا۔وزیر اعظم کی جانب سے سونا خریدنے اور پیٹرول و ڈیزل کی بچت سے متعلق اپیل پر ردعمل دیتے ہوئے رکن پارلیمنٹ نے قابلِ اعتراض الفاظ استعمال کیے۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد معاملہ طول پکڑ گیا اور مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر رکن پارلیمنٹ کی تنقید شروع ہو گئی۔دوسری طرف بی جے پی کارکن بھی اس مسئلے پر متحد ہو گئے۔مہوبہ میں واقع بی جے پی کے ضلعی دفتر میں بڑی تعداد میں کارکن جمع ہوئے اور ضلعی صدر موہن لال کشواہا کی قیادت میں شہر میں احتجاج کرتے ہوئے رکن پارلیمنٹ کے خلاف نعرے بازی کی۔ بعد ازاں آلہا چوک ※ پر رکن پارلیمنٹ کا پتلا جلایا گیا۔بی جے پی کے ضلعی صدر موہن لال کشواہا نے کہا کہ سیاسی اختلافات جمہوریت کا حصہ ہیں، لیکن وزیر اعظم کے لیے نازیبا الفاظ کا استعمال کرنا قابلِ مذمت ہے۔انہوں نے الزام لگایا کہ سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ نے اپنے تبصرے سے پارٹی کی مسخ شدہ ذہنیت" کی عکاسی کی ہے۔انہوں نے بتایا کہ بی جے پی نے اس معاملے میں پولیس کو تحریری شکایت دی ہے اور رکن پارلیمنٹ اجیند رسنگھ لودھی کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

چندر ناتھ قتل کیس: اہم ملزم راج سنگھ ایودھیا میں چھپا تھا، یوپی آئی ادائیگی نے راز کھولا

لکھنؤ: 11 مئی (پی این ایس) مغربی بنگال کی پولیس نے سویندو ادھیکاری کے قریبی سمجھے جانے والے چندر ناتھ رتھ کے قتل کیس میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔بنگال سی آئی ڈی نے اس سنسنی خیز قتل میں ملوث تین شوٹروں کو گرفتار کیا ہے۔ 10 مئی کو میانک راج مشرا اور وکی موریہ کو بہار کے بکسر سے گرفتار کیا گیا تھا، جب کہ مرکزی ملزم راج سنگھ کو بلیا، اتر پردیش سے گرفتار کیا گیا تھا۔سی آئی ڈی مغربی بنگال کے مطابق راج سنگھ اصل میں بکسر کا رہنے والا ہے لیکن واقعہ کے بعد وہ ایودھیا میں روپوش تھا۔اسے کولکتہ پولیس اور ایودھیا پولیس کی مشترکہ کارروائی میں گرفتار کیا گیا، جس کے بعد اسے پوچھ گچھ کے لیے کولکتہ لے جایا گیا۔اس قتل کی تحقیقات کے دوران، پولیس نے ایک اہم ڈیجیٹل سراغ سے پردہ اٹھایا جس نے شوٹروں تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دراصل، پولیس نے کولکتہ کے قریب ایک ٹول پلازہ پر یوپی آئی کی ادائیگی کا پتہ لگایا۔ تفتیشی ٹیم مشتبہ افراد کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کے لیے ٹول پلازہ سے ڈیجیٹل لین دین اور سی سی ٹی وی فوٹیج کا تجزیہ کر رہی تھی۔ حکام کے مطابق ان ڈیجیٹل لین دین سے ملزمان کی شناخت اور ان کے فرار کے راستوں کا پتہ لگانے میں مدد ملی۔ جب چندر ناتھ رتھ کو شمالی 24 پرگنہ ضلع کے مدھیم گرام میں ان کے گھر کے قریب گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

سمپدا پروگرام کے تحت خطرے سے دوچار الگوزا نوازی کی دستاویز کاری

لکھنؤ: 11 مئی۔اتر پردیش کی بھرپور لوک موسیقی کی روایات اور خطرے سے دوچار لوک آلات کے تحفظ اور دستاویز کی سمت میں ایک اہم پہل کرتے ہوئے، اتر پردیش لوک اور قبائلی ثقافت انسٹی ٹیوٹ اور اتر پردیش سنگیت ناٹک اکیڈمی کے مشترکہ زیر اہتمام، خطرے سے دوچار الگوزا آلے (نوازی) کی دستاویز کاری کے لیے ایک پروگرام 'سمپدا اکیڈمی، وپن کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ واقع سنگ تپن اسٹوڈیو' کے تحت منعقد کیا گیا۔یہ معلومات اتر پردیش انسٹی ٹیوٹ آف فوک اینڈ ٹرائبل کلچر کے ڈائریکٹر مسٹر اتل دویدی نے دی۔انہوں نے بتایا کہ متھرا کے مشہور لوک فنکاروں سکھویر اور ہر پرساد نے تقریب کے دوران الگوزا اور چانگ بجانے کے روایتی انداز کا شاندار مظاہرہ پیش کیا۔ فنکاروں نے اپنے لوک کھیل کے ذریعے موسیقی کے ورثے، لوک حسیات اور برج خطے کی روایتی دھنوں کو واضح طور پر پیش کر کے سامعین کو مسحور کر دیا۔انہوں نے بتایا کہ الگوزا بجانے اور لوک موسیقی کی روایت پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ایک خصوصی انٹرویو بھی کیا گیا۔

لکھنؤ میں ادب، شاعری اور ثقافت کا ایک عظیم الشان اجتماع

ادب سے محبت کرنے والے "مشاعرہ لکھنؤ" میں ہوئے جمع

لکھنؤ۔عالم باغ بس اسٹیشن میٹرو اسٹیشن کے قریب واقع ہوٹل ہوٹل بال روم میں اتوار کی شام ایک عظیم الشان "مشاعرہ لکھنؤ" کا انعقاد کیا گیا۔آئیبیا اینٹس پرائیویٹ لمیٹڈ اور آس، دی کلچرل سوسائٹی کے مشترکہ زیر اہتمام منعقدہ اس تقریب میں ملک بھر کے نامور شاعروں، ادیبوں اور ادبی شخصیات نے اپنی دلکش پرفارمنس سے تقریب کو یادگار بنا دیا۔سینئر آئی اے ایس آفیسر ڈاکٹر ہری اوم مہمان خصوصی تھے۔مشاعرہ کی نظامت معروف شاعر ندیم فرخ نے کی جبکہ صدارت شوبھت موہن داس نے کی۔تقریب کا انعقاد ریحان صدیقی اور شازیہ قدوائی کی رہنمائی میں کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں ڈاکٹر سدھا مشرا کی پیشکش متاثر کن اور بے مثال تھی۔ اس کی طاقتور اور باوقار پیشکش نے پورے پروگرام کو ایک خاص جہت بخشی اور سامعین سے بے پناہ محبت اور تعریف حاصل کی۔مشاعرہ میں ملک کے نامور شاعروں اور ادیبوں طارق قمر، ندیم فرخ، سلیم صدیقی، سرویش استھانہ، امیر امام، تارا اقبال، کمال ہٹوی، ندیم شاد، عباس قمر، بلونت سنگھ، سلمان ظفر، ہمانشی بابر، وسیم راجوپوری اور امبریش نے رات گئے تک سامعین کو محظوظ رکھا۔اور نظمیں۔مشاعرہ میں ادب، محبت، سماجی فکر اور حب الوطنی جیسے موضوعات پر پیش کیے گئے اشعار کو خوب سراہا گیا۔ رات گئے تک پورا آڈیٹوریم حاضرین کی تالیوں اور تالیوں سے گونجتا رہا۔ پروگرام کے آخر میں منتظمین نے تمام مہمانوں، شعراء اور ادب سے محبت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ لکھنؤ کی ثقافت اور ادبی ورثے کو فروغ دینے کے لیے اس طرح کی تقریبات کا انعقاد ہوتا رہے گا۔

اردو شاعری کا کوئی نعم البدل نہیں ہے: احمد ابراہیم علوی

"شمام پیس فاؤنڈیشن" کے صدر دفتر انسل سٹی سینٹر، حضرت گنج میں پُرتکلف ادبی و شعری نشست کا انعقاد

لکھنؤ: 11 مئی (پی این ایس) شمام پیس فاؤنڈیشن کے صدر دفتر "انسل سٹی سینٹر" حضرت گنج میں پرتکلف ادبی و شعری نشست کا انعقاد زیر صدارت ممتاز ادیب و صحافی احمد ابراہیم علوی ہوا۔ نظامت رضوان احمد فاروقی نے کی اور بطور مہمان خصوصی معروف شاعر خالد فتح پوری نے شرکت کی۔صدر ذی وقار احمد ابراہیم علوی نے کہا۔اردو شاعر باعث تعظیم و تکریم ہے۔وہ بھوکا رہ کر بھی دوسروں کے دکھ درد کو محسوس کرتا ہے۔اسے صفحہ قرطاس پر لاتا ہے۔بلا مبالغہ اُردو شاعری میں جو تازگی، توانائی، شگفتگی اور لطافت ہے۔وہ آسانی سے کہیں اور میسر نہیں۔ سچ یہی ہے کہ اردو شاعری کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔ پیشہ ور ناقدین نے اردو ادب بالخصوص شاعری کو نقصان پہونچایا ہے۔خالد فتح پوری کے مطابق معیار کلام کے اعتبار سے اس نشست کا مبتدی بھی منتہی ہے۔اچھی تبدیلی یہ بھی نظر آئی کہ شعراء نے غزل کے ہمراہ نظمیں بھی سنائیں۔ نیر عمر نظم ہی کے شاعر ہیں۔ان سے 2 نظمیں سنی گئیں۔شیدا صدیقی کی "منافق دنیا، اور ناظم بریلوی کی نظم "مزدور" نے دھوم مچائی۔زبیر انصاری نے نظم "ماں" پیش کی۔

منتخب کلام درج ذیل ہے:

بھیڑ کی بھیڑ ہے تنہائی کی تنہائی ہے
نیم شب تک یہاں بازار لگا رہتا ہے

خالد فتح پوری

سخن کے خانوادوں کی لٹی جاگیر جیسے ہیں
سمجھتے ہیں کہ ہم غالب فراق و میر جیسے ہیں

شیدا صدیقی

گوگل پہ پڑھ رہے ہیں نئے دور کا نصاب
دادی کی یاد پیاری کہانی نہیں رہی

حیدر علوی

ابھی چاند نکلا نہیں بادلوں سے
ابھی ضوفشانی بہت مختصر ہے

عرفان لکھنوی

دفعتاً بیٹی کو اک دن میں نے بیٹا کہہ دیا
یوں لگا جیسے اسے دنیا کی دولت مل گئی

ڈاکٹر زبیر انصاری

ان رفیقوں کو کیا کہیں ناظم
جن سے مل کر خوشی نہیں ہوتی

ناظم بریلوی

یہ لکھنؤ ہے یہاں تیرگی نہیں ملتی
یہاں چراغ ہوا میں جلائے جاتے ہیں

نصیر احمد نصیر

اپنا فن بکنے پہ دکھ تو ہوتا ہے
لیکن اچھا دام لیا سب بھول گئے

سریواستو باہم

ادھر وہ جنگ کی تیاریوں میں ہیں مصروف
ادھر ہم اپنے پرائے بنائے جاتے ہیں

نعیم منظر

میں اکرم ہوں مرا لہجہ جدا ہے
مرا جیسا تو ہر کوئی نہیں ہے

افروز اکرم

عباد تیرے تخیل کا ہو خدا حافظ
ہر اک غزل میں تری اک نئی کہانی ہے

عباد شیخ

اشعار کو سنانے میں آتا ہے تب مزہ
کچھ میرے سامنے ہوں خواتین کم سے کم

مسعود احمد فہمی

سلیقے کا کبھی اک شعر بھی جو کہہ نہیں پائے
انھیں کو زعم ہے کہ میر سے ہے سلسلہ میرا

رضوان فاروقی

مذکورہ شعراء کے علاوہ شہاب الدین ایڈوکیٹ، تمیم انصاری، اسامہ صدیقی اور فیضان خان محفل کا حصہ رہے۔ ڈاکٹر زبیر انصاری نے کلمات تشکر ادا کئے اور پرتکلف ضیافت کی۔عمرہ سے واپسی پر زمزم اور کھجوروں کا تحفہ پیش کیا۔شرکا نے رضوان فاروقی اور خالد فتح پوری کی صحتیابی پر اظہار مسرت کیا۔

کانگریس ضلع صدر کے ایڈوکیٹ والد اور سالے پر کچہری میں گولیاں برسائیں

بلند شہر 11 مئی (پریس ریلیز) پیر کی صبح بلند شہر میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے ایک چیمبر پر وکلاء کے دو گروپوں میں کہا سنی ہو گئی۔ جھگڑے کے دوران ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سکریٹری اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مل کر کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن کے والد ایڈوکیٹ امام الدین اور ان کے سالے رؤف پر فائرنگ کر دی، جس میں دونوں لوگ گولی لگنے سے زخمی ہو گئے۔انھیں فوری اسپتال لے جایا گیا جہاں سے انھیں ہائر میڈیکل سینٹر کے لیے ریفر کر دیا گیا۔پولیس نے چیمبر کو سیل کرتے ہوئے معاملے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ایڈوکیٹ امام الدین نے اپنی شکایت میں کہا کہ وہ گزشتہ 30 سالوں سے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن کورٹ میں وکالت کر رہے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ ایڈوکیٹ سلیم اختر کا ایک چیمبر تھا۔سلیم اختر کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ عائشہ بیگم نے کلکٹریٹ کمپاؤنڈ کے این بلاک میں واقع شوہر کا چیمبر نمبر 272 کی منتقلی کے لیے ذاتی طور پر بار ایسوسی ایشن کے دفتر میں آ کر عدم اعتراض کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا اور ان کے نام پر الاٹ کر دیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد امام الدین کو مذکورہ چیمبر الاٹ کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ پیر کی صبح ساڑھے چھ بجے کے قریب انہیں اطلاع ملی کہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق جنرل سکریٹری اور ان کے آٹھ سے دس ساتھی چیمبر کا تالا توڑ رہے ہیں۔ اطلاع ملتے ہی وہ خود اور ان کے بیٹے کا سالہ وہاں پہنچے تو ملزمان نے ان پر گولیاں برسا دیں۔جس میں دونوں کی ٹانگوں میں گولیاں لگیں اور زخمی ہو گئے۔فائرنگ سے کچہری میں افراتفری مچ گئی، آناً فاناً میں دونوں زخمیوں کو فوری اسپتال لے جایا گیا، جہاں ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے ہائر میڈیکل سینٹر کے لیے ریفر کر دیا۔تاہم واردات کو انجام دے کر حملہ آور دھمکی دیتے ہوئے موقع سے فرار ہو گئے۔ اس کے بعد سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس دنیش کمار سنگھ نے رانا اسپتال کا دورہ کر کے زخمیوں سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے ان کی صحت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے بعد ان کے مناسب اور بہتر علاج کے لیے ضروری ہدایات دیں۔

میرٹھ میں غیر قانونی اسلحہ بنانے والی فیکٹری کا پردہ فاش، 5 گرفتار

سوشل میڈیا کے ذریعے ہوتی تھی 'ہوم ڈیلیوری'

میرٹھ: 11 مئی (پی این ایس) میرٹھ پولیس نے مغربی اتر پردیش میں مجرموں کے خلاف اپنی مہم میں ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کی ہدایت پر لساڑھی گیٹ پولیس نے غیر قانونی اسلحہ کے بڑے نیٹ ورک کو ختم کر دیا ہے۔ چھاپے کے دوران پولیس نے تیار اور نامکمل ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ برآمد کر لیا۔ ٹیکنالوجی اور مخبروں کی درست معلومات کا استعمال کرتے ہوئے پولیس نے اس پوری فیکٹری کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ پولیس نے پانچ ملزمان معین، شاداب، امجد، دلشاد اور حسین کو گرفتار کر لیا۔ ان ملزمان نے چالاکی سے سوشل میڈیا اور موبائل ایپس کے ذریعے نئے صارفین کو لالچ دیا کرتے۔ آرڈر ملنے کے بعد انہوں نے ہوم ڈیلیوری یا اسلحے کی خفیہ مقام پر ترسیل کو یقینی بناتے۔ جانچ سے معلوم ہوا ہے کہ لیساڑی گیٹ میں فائرنگ کے حالیہ واقعے میں بھی یہی اسلحہ استعمال کیا گیا تھا۔ اس پولیس آپریشن سے نامکمل پستول، ریوالور اور زندہ کارتوس کے بڑے ذخیرے کا بھی پردہ فاش ہوا۔ اسلحے کے ساتھ اسلحہ بنانے والی مشینیں، مشقیں اور ویلڈنگ کا سامان بھی قبضے میں لے لیا گیا۔ سٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ونائک گوپال بھونسلے نے کہا کہ مجرموں کے خلاف پولیس کی 'زیرو ٹالرینس' کی پالیسی جاری رہے گی۔ تمام گرفتار ملزمان کی سابقہ ※※ مجرمانہ تاریخ ہے، ان کے خلاف سخت کارروائی کی جا رہی ہے۔ لساڑھی گیٹ کے علاقے میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں نے مقامی لوگوں کو خوفزدہ کر دیا ہے۔ اس فیکٹری کی دریافت سے علاقے میں اسلحے کی اسمگلنگ اور پرتشدد واقعات پر مؤثر طریقے سے قابو پایا جا سکے گا۔ پولیس اب اس گینگ سے وابستہ وائٹ کالر سہولت کاروں اور اسلحہ خریدنے والوں کی تلاش کر رہی ہے۔

ایرانی صدر پزشکیان کی مزاحمتی سفارت کاری

اسد مرزا

ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے آبنائے ہرمز میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور امریکہ کے بڑھتے دباؤ کے درمیان اپنی سفارتی حکمتِ عملی کو مزید واضح اور جارحانہ انداز میں پیش کیا ہے۔"استعمار اور استحصال" کو مسترد کرتے ہوئے انہوں نے ایک طرف واشنگٹن کے خلاف سخت موقف اپنایا ہے، جبکہ دوسری جانب عراق سمیت علاقائی ممالک کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کی کوشش بھی تیز کردی ہے۔ایرانی صدر مسعود پزشکیان کے حالیہ بیانات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب مشرقِ وسطیٰ ایک نہایت نازک مرحلے سے گزر رہا ہے۔ آبنائے ہرمز، جہاں سے دنیا کے تقریباً بیس فیصد تیل کی ترسیل ہوتی ہے، ایک بار پھر عالمی جغرافیائی سیاست کا مرکز بن چکی ہے۔ایرانی اور امریکی بحری افواج کے درمیان بڑھتے تناؤ، تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ اور پابندیوں سے متعلق تعطل نے وسیع تر جنگ کے خدشات کو مزید بڑھا دیا ہے۔اس کشیدہ ماحول میں پزشکیان نے دورخی حکمتِ عملی اختیار کی ہے: ایک طرف مغربی دباؤ کے خلاف سخت بیانات اور دوسری طرف علاقائی تعاون اور سفارت کاری پر زور۔ان کی حالیہ تقاریر اور سوشل میڈیا پیغامات اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ تہران خود کو ایک ایسے ملک کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے جو اپنی خودمختاری کا محافظ بھی ہے اور خطے کے استحکام کا خواہاں بھی۔

ایک سخت بیان میں پزشکیان نے کہا کہ ایران کی خارجہ پالیسی "باہمی احترام اور مشترکہ مفادات" پر مبنی ہے" اور استعمار اور استحصال کی مستقبل کی دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہوگی۔" یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب خلیج میں بحری سلامتی کے معاملے پر امریکہ اور ایران کے درمیان تناؤ بڑھ رہا تھا اور ایران سے منسلک جہازوں پر حملوں کے الزامات سامنے آ رہے تھے۔ایرانی صدر کے ان بیانات کو امریکی دباؤ کے جواب کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکی بحری افواج نے آبنائے ہرمز اور خلیج عمان میں اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں، جن میں ایسے ایرانی آئل ٹینکروں کے خلاف کارروائیاں بھی شامل ہیں جن پر بحری پابندیوں کی خلاف ورزی کے الزامات ہیں۔

اسی دوران پزشکیان نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے مبینہ "ہتھیار ڈالنے" کے مطالبات کو دوٹوک انداز میں مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایران "اپنا سر نہیں جھکائے گا۔" ان کا یہ بیان اسلامی انقلاب 1979ء کے بعد سے ایران کے سیاسی بیانیے میں شامل مزاحمت اور بیرونی غلبے کے خلاف جدوجہد کے تصور کی عکاسی کرتا ہے۔تاہم، اپنے بعض سخت گیر پیش روؤں کے برعکس، پزشکیان مزاحمتی بیانیے کے ساتھ سفارتی رابطوں کو بھی آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ حالیہ ہفتوں میں تہران نے خصوصاً عراق کے ساتھ رابطے مزید مضبوط کیے ہیں، جو ایران کا ایک اہم علاقائی اتحادی سمجھا جاتا ہے۔عراقی قیادت سے گفتگو کے دوران پزشکیان نے عراق کو صرف ہمسایہ نہیں بلکہ "برادر ملک" قرار دیا اور دونوں ممالک کے تعلقات کی اسٹریٹجک اہمیت پر زور دیا۔انہوں نے اقتصادی، سیاسی اور سیکیورٹی شعبوں میں تعاون بڑھانے کی خواہش ظاہر کی اور علاقائی بحرانوں کے حل کے لیے مذاکرات کی ضرورت پر زور دیا۔

عراق پر ایران کی توجہ اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ بغداد تہران اور واشنگٹن کے درمیان ایک نازک توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ ایران کے لیے عراق کے ساتھ مستحکم تعلقات نہ صرف تجارت اور توانائی کے شعبے میں اہم ہیں بلکہ خطے میں اپنے اثر ورسوخ کو برقرار رکھنے کے لیے بھی ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ایرانی میڈیا رپورٹس کے مطابق تہران اور بغداد مختلف شعبوں میں مشترکہ تعاون بڑھانے کے لیے نئے اقتصادی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں پر غور کر رہے ہیں۔ یہ اقدامات اس بات کی علامت ہیں کہ ایران بیرونی پابندیوں اور دباؤ کے اثرات کو علاقائی تعاون کے ذریعے کم کرنا چاہتا ہے۔ پزشکیان نے فرانس سمیت یورپی رہنماؤں کے ساتھ بھی علاقائی امن اور کشیدگی کم کرنے کے موضوع پر رابطے کیے ہیں۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ تہران، واشنگٹن کے ساتھ تعلقات میں شدید کشیدگی کے باوجود سفارتی راستے بند نہیں کرنا چاہتا ہے۔

آبنائے ہرمز میں جاری کشیدگی اب امریکہ اور ایران دونوں کے لیے برداشت کی آزمائش بنتی جا رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق کوئی بھی فریق طویل عرصے تک اس تصادم کو بغیر بھاری معاشی اور اسٹریٹجک نقصان کے جاری نہیں رکھ سکتا ہے۔سمندری تجارت میں خلل نے عالمی توانائی منڈیوں میں بے یقینی پیدا کردی ہے جبکہ فوجی جھڑپوں سے حادثاتی جنگ کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ ایران آبنائے ہرمز کو اپنے اہم اسٹریٹجک ہتھیار کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہ آبی گزرگاہ ان چند جغرافیائی ذرائع میں شامل ہے جن کے ذریعے تہران عالمی توانائی کی ترسیل پر براہِ راست اثر ڈال سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایرانی سیاسی اور عسکری قیادت ہرمز کو محض ایک علاقائی مسئلہ نہیں بلکہ قومی خودمختاری اور مزاحمت کی علامت قرار دیتی ہے۔

دوسری طرف ایران اس بات سے بھی آگاہ ہے کہ مسلسل کشیدگی اس کی معیشت پر شدید دباؤ ڈال رہی ہے۔ پابندیاں، بحری تجارت میں رکاوٹیں اور دفاعی اخراجات ایرانی معیشت کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکے ہیں۔ اسی لیے پزشکیان کی سفارتی سرگرمیوں کو مکمل علاقائی تنہائی سے بچنے کی کوشش بھی سمجھا جا رہا ہے۔ چین اور روس اس صورتحال میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ چینی ذرائع ابلاغ اور سرکاری تجزیوں میں خلیج میں امریکی فوجی دباؤ پر تنقید کی جا رہی ہے اور مذاکرات و کثیر قطبی عالمی نظام کی حمایت کی جا رہی ہے۔ توانائی کے شعبے میں چین اور ایران کے قریبی تعلقات تہران کے لیے معاشی اور سفارتی سہارا فراہم کر رہے ہیں۔

ایران کی خارجہ پالیسی میں سامراج مخالف بیانیہ ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ پزشکیان کی جانب سے "استعمار" کے خلاف بار بار بات کرنا صرف ملکی عوام کے لیے نہیں بلکہ ایشیا، افریقہ اور لاطینی امریکہ کے ان ممالک کے لیے بھی ایک پیغام ہے جو مغرب مخالف جذبات رکھتے ہیں۔ ایران اپنی امریکہ کے ساتھ کشمکش کو عالمی سطح پر غلبے کے خلاف ایک بڑی جدوجہد کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔ تاہم ایران کو داخلی اور خارجی چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ معیشت کی کمزوری، سیاسی اختلافات اور سول اداروں اور پاسدارانِ انقلاب کے درمیان طاقت کے توازن سے متعلق سوالات اب بھی موجود ہیں۔ مبصرین کے مطابق اگرچہ پزشکیان ایک معتدل سفارتی چہرہ پیش کرتے ہیں، لیکن آبنائے ہرمز اور عسکری پالیسی سے متعلق اہم فیصلوں پر اب بھی ایرانی سیکیورٹی اسٹیبلشمنٹ کا گہرا اثر ہے۔

آنے والے ہفتے انتہائی اہم ثابت ہو سکتے ہیں۔ قطر، پاکستان اور عراق جیسے ممالک کی ثالثی کی کوششیں جاری ہیں جبکہ واشنگٹن اور تہران کے درمیان بالواسطہ رابطوں کے امکانات بھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوئے۔ فی الحال ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پزشکیان ایک ایسی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہیں جس میں مزاحمت اور عملیت پسندی دونوں شامل ہیں۔ ان کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایران بیرونی دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے علاقائی تعلقات اور سفارتی روابط کو بھی فروغ دینا چاہتا ہے۔ یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ آیا یہ حکمت عملی آبنائے ہرمز میں مزید کشیدگی کو روکنے میں کامیاب ہوگی یا نہیں، لیکن ایک بات واضح ہے کہ پزشکیان کی قیادت میں ایران اپنی سفارتی شناخت کو نئے انداز میں پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہے ایسی شناخت جس میں مزاحمت کے روایتی بیانیے کے ساتھ علاقائی سفارت کاری کو بھی مرکزی حیثیت حاصل ہو۔

☆☆☆

سرحد، سیاست اور بداعتمادی: نیپال اور ہندوستان کے تعلقات نازک موڑ پر

سوربھ سین

جنوبی ایشیا کی جغرافیائی سیاست میں ایک نیا حساس مرکز ابھر کر سامنے آیا ہے۔ تقریباً 17 ہزار فٹ کی بلندی پر واقع لپولیکھ درہ اتراکھنڈ کے کماؤں خطے میں ایک تنگ پہاڑی راستہ ہے۔ یہ راستہ ہندوستان کی وادی ویاس کو چین کے تبت خودمختار علاقے سے جوڑتا ہے اور کیلاش مانسروور یاترا کے اہم داخلی دروازے کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ہندوستان، چین اور نیپال کی سرحدوں کے سنگم پر واقع ہونے کی وجہ سے لپولیکھ پورے ہمالیائی خطے میں نہ صرف تزویراتی اعتبار سے بے حد اہم ہے بلکہ اس کی مذہبی اور ثقافتی حیثیت بھی غیر معمولی مانی جاتی ہے۔ 3 مئی کو نیپال کی وزارت خارجہ نے 2026 کی کیلاش مانسروور یاترا کے لیے لپولیکھ درہ کے استعمال پر باضابطہ اعتراض درج کیا۔ وزارت کی جانب سے جاری نوٹ میں کہا گیا کہ مہاکالی ندی کے مشرق میں واقع لمپیادھورا، لپولیکھ اور کالاپانی کے علاقے 1816 کی سگولی معاہدے کے وقت سے ہی نیپال کے اٹوٹ حصے رہے ہیں۔ نیپال نے واضح کیا کہ اس نے سفارتی ذرائع کے ذریعے ہندوستان اور چین دونوں کے سامنے اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے، کیونکہ یہ یاترا ایسے علاقے سے گزاری جا رہی ہے جسے نیپال اپنا علاقہ قرار دیتا ہے۔ نیپال نے یہ بھی کہا کہ وہ مسلسل حکومت ہند سے مطالبہ کرتا رہا ہے کہ اس خطے میں سڑک کی تعمیر یا توسیع، سرحدی تجارت اور مذہبی یاترا جیسی سرگرمیوں سے گریز کیا جائے۔ کٹھمنڈو کا مؤقف یہ بھی تھا کہ ہندوستان اور چین نے یاترا کے راستے کو حتمی شکل دینے سے پہلے نیپال سے کوئی مشورہ نہیں کیا۔ اس معاملے کو مزید اہم اس لیے بھی سمجھا جا رہا ہے کیونکہ یہ سفارتی پیغام ہندوستانی خارجہ سکریٹری وکرم مسری کے دورۂ نیپال سے عین پہلے سامنے آیا۔ وکرم مسری 11 مئی کو کٹھمنڈو پہنچنے والے ہیں، جہاں دونوں ملکوں کے تعلقات اور سرحدی معاملات پر بات چیت متوقع ہے۔

اس کے جواب میں ہندوستانی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ ہندوستان کا مؤقف ہمیشہ سے واضح اور یکساں رہا ہے۔ ان کے مطابق لپولیکھ درہ 1954 سے کیلاش مانسروور یاترا کا روایتی راستہ رہا ہے اور کئی دہائیوں سے یاتری اسی راستے کا استعمال کرتے آئے ہیں، اس لیے اسے کوئی نئی پیش رفت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ علاقائی دعووں کے معاملے میں ہندوستان ہمیشہ یہ کہتا آیا ہے کہ ایسے دعوے نہ تو تاریخی حقائق پر مبنی ہیں اور نہ ہی قابل قبول ہیں۔ ان کے مطابق کسی بھی علاقے پر یکطرفہ اور من مانے انداز میں دعویٰ کرنا مناسب نہیں۔ ہندوستان نے ساتھ ہی یہ اشارہ بھی دیا کہ وہ نیپال کے ساتھ تمام متنازع مسائل پر تعمیری بات چیت کے لیے تیار ہے۔ نئی دہلی کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تنازعات کو مذاکرات اور سفارتی ذرائع کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ دونوں فریق سنجیدگی کے ساتھ بات چیت جاری رکھیں۔ جس سگولی معاہدے کا حوالہ دے کر نیپال لپولیکھ پر اپنا حق جتاتا ہے، اس پر 2 دسمبر 1815 کو دستخط کیے گئے تھے اور 4 مارچ 1816 کو اسے باضابطہ منظوری ملی تھی۔ یہ معاہدہ نیپال سلطنت اور برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہونے والی اینگلو۔نیپال جنگ کے خاتمے کے بعد طے پایا تھا۔ اس جنگ میں شکست کے بعد نیپال کو اپنا تقریباً ایک تہائی علاقہ برطانوی حکومت کے حوالے کرنا پڑا تھا، جس میں کماؤں، گڑھوال اور ترائی کے کئی علاقے شامل تھے۔ اسی معاہدے نے بعد میں ہندوستان اور نیپال کی موجودہ سرحدی ساخت کی بنیاد رکھی۔

نیپال مسلسل اس بات پر زور دے رہا ہے کہ لمپیادھورا، لپولیکھ اور کالاپانی اس کے ناقابل تقسیم حصے ہیں۔ کٹھمنڈو کا کہنا ہے کہ اس نے نئی دہلی اور بیجنگ دونوں کو باضابطہ سفارتی نوٹ بھیج کر اس خطے میں کسی بھی قسم کی سرگرمی سے دور رہنے کو کہا ہے۔ اس کے باوجود نیپال یہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ وہ تمام سرحدی تنازعات کو پرامن سفارتی ذرائع سے حل کرنے کے لیے پابند عہد ہے۔ اگرچہ لپولیکھ راستے سے کیلاش مانسروور یاترا کئی دہائیوں سے جاری ہے اور اسے نئی بات نہیں کہا جا سکتا، لیکن جو چیز واقعی نئی ہے وہ نیپال کی موجودہ حکومت کا اس معاملے پر زیادہ جارحانہ اور دوٹوک مؤقف ہے۔ بالین شاہ کی قیادت میں نیپال اب صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ چین کے سامنے بھی اپنی ناراضگی ظاہر کر رہا ہے۔ اس سے یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ کٹھمنڈو خطے میں اپنی خودمختار سفارتی شناخت قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس نئی حکمت عملی نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ کیا نیپال کی نئی نسل، خاص طور پر جین۔زیڈ سوچ رکھنے والی قیادت، روایتی سفارتی احتیاط کے بجائے زیادہ بے باک اور براہ راست موقف اختیار کر رہی ہے؟ یا پھر اس پورے معاملے کے پیچھے کوئی ایسا غیر مرئی اثر موجود ہے جو نیپال کی خارجہ پالیسی کو نئی سمت دے رہا ہے؟ ان سوالات کے جواب آنے والے دنوں میں ہندوستان، نیپال اور چین کے تعلقات کی نوعیت طے کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

نیپال کے نئے وزیر اعظم بالین شاہ اس وقت غیر معمولی اعتماد کے ساتھ آگے بڑھتے دکھائی دے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر جاری بحثوں میں ہندوستان کے ساتھ تعلقات میں دباؤ بڑھانے والے نکات کے طور پر اکسائی چن اور دارجلنگ کا بار بار ذکر کیا جا رہا ہے۔ کئی وائرل ویڈیوز میں یہ دلیل دی جا رہی ہے کہ اگر اکسائی چن کو ہندوستان کا حصہ دکھایا جا سکتا ہے تو پھر لپولیکھ کو نیپال کا حصہ کیوں نہیں مانا جا سکتا۔ اسی طرح بعض ویڈیوز میں یہ مطالبہ بھی سامنے آ رہا ہے کہ دارجلنگ کو نیپال کے حصے کے طور پر پیش کیا جائے۔ اب تک بالین شاہ ایک پراسرار سیاسی شخصیت بنے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ خود نیپال میں بھی ان کے بارے میں محدود معلومات سامنے آتی ہیں۔ وہ زیادہ تر سوشل میڈیا کے ذریعے ہی اپنی بات رکھتے ہیں اور انٹرویو یا پریس کانفرنس سے گریز کرتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے سفارتی آداب کا حوالہ دیتے ہوئے ہندوستان میں امریکہ کے سفیر اور جنوبی و وسطی ایشیائی امور کے خصوصی ایلچی سرجیو گور سے نیپال دورے کے دوران ملاقات سے بھی انکار کر دیا۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق بالین شاہ کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک ہندوستان کا دورہ نہ کریں جب تک ہندوستانی وزیر اعظم خود ان کا استقبال نہ کریں۔ ابھی یہ بھی واضح نہیں کہ ہندوستانی خارجہ سکریٹری وکرم مسری ان سے ملاقات کر پائیں گے یا نہیں۔

30 اپریل کو سرجیو گور کے ایورسٹ بیس کیمپ روانہ ہونے سے صرف ایک دن پہلے نیپال کی وزارت داخلہ نے "ایئر لفٹ ٹیکنالوجی" نامی ایک نیپالی ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ اور ایورسٹ مہم سے وابستہ ادارے کی سرگرمیوں کو کچھ نامعلوم سیکورٹی خدشات کا حوالہ دیتے ہوئے معطل کر دیا تھا۔ سرجیو گور کو امید تھی کہ وہ ایسے ڈرونز کا عملی مظاہرہ دیکھ سکیں گے جو پہاڑی علاقوں میں کچرا اور سامان منتقل کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ "کٹھمنڈو پوسٹ" کے مطابق یہ حکم بنیادی طور پر دو ڈرونز کو نشانہ بناتا محسوس ہوا، جن میں چین میں تیار کردہ ڈی جے آئی فلائی کارٹ 100 اور امریکہ میں تیار کردہ فری فلائی سسٹمز آلٹا ایکس جین 2 شامل تھے۔ یہ دونوں ڈرون ایئر لفٹ آپریشن سے جڑے ہیں اور تھری ڈی میپنگ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تاہم پانچ دن بعد یہ معطلی ختم کر دی گئی۔ نیپال کے مصنف، مبصر اور ٹریول بلاگر کیدار شرما نے "سنڈے نوجیون" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی لپولیکھ کا معاملہ سامنے آیا ہے، نیپال نے ہمیشہ اپنے علاقائی حق پر زور دیا ہے۔ ان کے مطابق ہندوستانی وزارت خارجہ شاید چین کو یہ پیغام دینا چاہتی ہے کہ وہ نیپال کے ساتھ سرحدی مذاکرات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتی، اسی لیے نیپال کے دعوے کو نظر انداز کرتے ہوئے ہندوستانی یاتریوں اور تاجروں کو لپولیکھ درہ استعمال کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

کیدار شرما نے لپولیکھ پر ہندوستان کے دعوے کی وضاحت کے لیے ہندی کی کہاوت "جس کی لاٹھی، اس کی بھینس" کا استعمال کیا۔ ساتھ ہی انہوں نے امریکہ یا دوسرے ممالک پر اشتعال انگیزی کے الزامات کو محض سازشی سوچ قرار دیتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا کہ "ہم تو تب بھی سی آئی اے کا ہاتھ تلاش کرنے لگتے ہیں جب گلی کے کتے آپس میں لڑتے ہیں۔" تاہم سرحدی علاقوں پر نیپال کے دعووں کو اس بڑھتے ہوئے عوامی احساس کے تناظر میں بھی دیکھنا ضروری ہے جس میں ہندوستان کو اب پہلے جیسا قابل اعتماد دوست یا شراکت دار نہیں سمجھا جا رہا۔ یہ سوچ خاص طور پر 2015-16 کی ناکہ بندی کے بعد زیادہ مضبوط ہوئی، جب کئی مہینوں تک خشکی میں گھرے نیپال کو ہندوستان کی جانب سے ایندھن، دوائیں اور اشیائے خورد و نوش کی فراہمی میں شدید رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑا۔ اگرچہ ہندوستان نے کسی باضابطہ ناکہ بندی سے انکار کیا اور اس کی وجہ مدھیسی برادری کے احتجاج کو قرار دیا، لیکن اس تعطل نے ایک سنگین انسانی بحران پیدا کر دیا تھا، جو 2015 کے تباہ کن زلزلے کے بعد مزید گہرا ہو گیا۔

اس کے بعد سے نیپال میں عام تاثر یہی رہا کہ ہندوستان نے ناکہ بندی کو دباؤ کے آلے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے نیپال کو مجبور کیا کہ وہ اپنے نئے آئین میں مدھیسی طبقے کی خواہشات کو شامل کرے۔ ہندوستانی فوج میں گورکھا جوانوں کی بھرتی کم کرنے اور اس کے بجائے 'اگنی پتھ یوجنا' اختیار کرنے کے مشورے نے بھی دونوں ملکوں کے تعلقات میں مزید تلخی پیدا کی۔ نیپال کے اندر اس معاملے پر رائے منقسم دکھائی دیتی ہے۔ کئی مبصرین کا کہنا ہے کہ نیپال اب بھی ایندھن، کھاد اور دیگر ضروری اشیا کے لیے بڑی حد تک ہندوستان پر منحصر ہے۔ دوسری طرف نیپال میں آر ایس ایس کی سرگرمیوں اور اپنے اس چھوٹے پڑوسی کے تئیں ہندوستانی رویے، جس کا اظہار اکثر سوشل میڈیا پر بھی ہوتا ہے، نے تعلقات کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیپال میں بعض حلقوں کی جانب سے امریکہ کے کسی فوجی یا دیگر اڈے کے قیام کی مانگ بھی سنائی دینے لگی ہے۔ فی الحال ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وزیر اعظم بالین شاہ، اپنی مدھیسی پس منظر اور ہندوستان سے تاریخی قربت کے باوجود، لپولیکھ کے معاملے پر اپنے مؤقف میں نرمی دکھانے کے موڈ میں نہیں ہیں۔

☆☆☆

(سوربھ سین کولکاتا میں مقیم آزاد مصنف اور مبصر ہیں)

معاشی تحمل کیلئے پی ایم مودی کی اپیل سے ہندوستان کی معاشی صحت پر بحث چھڑ گئی

شاہد کے عباس

وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے شہریوں سے اختیاری اخراجات میں کٹوتی، ایندھن کی بچت، سونے کی خریداری ملتوی کرنے اور گھر سے کام کرنے (ورک فرام ہوم) کے طریقوں کو اپنانے کی اپیل نے اس بات پر ملک گیر بحث چھیڑ دی ہے کہ آیا ہندوستانی معیشت کو اس سے کہیں زیادہ گہرے ڈھانچہ جاتی دباؤ کا سامنا ہے جتنا کہ حکومت عوامی سطح پر تسلیم کر رہی ہے۔ یہ ریمارکس حیدرآباد میں بی جے پی کی ایک تقریب میں مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور ایران امریکہ تنازعہ سے پیدا ہونے والے طویل عدم استحکام کے خدشات کے تناظر میں سامنے آئے ہیں۔ وزیر اعظم نے اسے احتیاطی تدابیر کے طور پر پیش کیا ہے جس کا مقصد غیر ملکی زرمبادلہ کو بچانا اور ہندوستان کو بیرونی جھٹکوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

تاہم کفایت شعاری جیسی طرز زندگی میں تبدیلیوں کے لیے اس غیر معمولی براہ راست اپیل کی اپوزیشن جماعتوں، ماہرین اقتصادیات اور مارکیٹ کے حلقوں نے تشریح کی ہے کہ یہ حکومت کے اندر مہنگائی کے دباؤ، کمزور ہوتی کھپت اور وسیع تر معاشی کمزوریوں کے بارے میں بڑھتی ہوئی تشویش کی علامت ہے۔ مودی نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ ایندھن کا استعمال کم کریں، پبلک ٹرانسپورٹ کا استعمال کریں، غیر ضروری غیر ملکی سفر ملتوی کریں، خوردنی تیل کی درآمدات کو کم سے کم کریں، کیمیائی کھادوں پر انحصار کم کریں اور ڈیجیٹل میٹنگز اور گھر سے کام کرنے کے انتظامات پر زیادہ بھروسہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ "ہمیں غیر ملکی کرنسی بچانے اور جنگی بحران کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے صرف اتنی ہی کوشش کرنی چاہیے جتنی ضرورت ہے۔" انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کو کسی بھی قیمت پر غیر ملکی زرمبادلہ بچانے کی ضرورت ہے۔ یہ اپیل معیشت کے لیے ایک نازک موڑ پر آئی ہے۔ مغربی ایشیا میں عدم استحکام سے منسلک عالمی خام تیل کی قیمتوں میں اضافے سے ہندوستان کے درآمدی بل میں اضافے اور روپے پر دباؤ کا خطرہ ہے، جبکہ گھریلو کھپت جو معاشی ترقی کا ایک اہم محرک ہے، جی ڈی پی کے مضبوط اعداد و شمار کے باوجود غیر مساوی بحالی کے آثار دکھا رہی ہے۔ ماہرین اقتصادیات کا کہنا ہے کہ ہندوستان درآمدی خام تیل، خوردنی تیل اور سونے پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے، یہ تمام اشیاء عالمی ہلچل کے دوران کرنٹ اکاؤنٹ پر دباؤ ڈالتی ہیں۔ کئی مارکیٹ تجزیہ کاروں نے کہا کہ وزیر اعظم کا لہجہ نمایاں تھا کیونکہ ہندوستانی حکومتیں عام طور پر شہریوں کو براہ راست کھپت کم کرنے کے لیے کہنے سے گریز کرتی ہیں جب تک کہ پالیسی سازوں کو مسلسل بیرونی دباؤ کی توقع نہ ہو۔ ایک معروف ماہر اقتصادیات نے کہا کہ "جب کوئی ملک شہریوں سے پر تعیش اخراجات میں کٹوتی اور ایندھن بچانے کے لیے کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کا مطلب عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ حکومت مستقبل میں عالمی معاشی دباؤ کے لیے احتیاط سے تیاری کر رہی ہے..."۔ دیگر ماہرین نے کہا کہ "جب ایک وزیر اعظم عوامی طور پر شہریوں سے ایندھن کا استعمال کم کرنے، سونے کی خریداری ملتوی کرنے اور غیر ضروری سفر سے بچنے کے لیے کہتا ہے، تو یہ غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر، درآمدی افراط زر اور میکرو اکنامک استحکام پر دباؤ کے بارے میں تشویش کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ حکومت عوام کو نفسیاتی طور پر ایک مشکل معاشی مرحلے کے لیے تیار کر رہی ہے۔"

تاہم اپوزیشن جماعتوں نے وزیر اعظم کے تبصروں کو بی جے پی کی قیادت والی حکومت کے معاشی ریکارڈ پر مربوط حملے کے لیے استعمال کیا۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے الزام لگایا کہ مرکز ڈھانچہ جاتی کمزوریوں کو دور کرنے کے بجائے معاشی بدانتظامی کا بوجھ عام شہریوں پر منتقل کر رہا ہے۔ راہل گاندھی نے ایکس X: پر ایک پوسٹ میں کہا کہ "یہ تجاویز نہیں ہیں بلکہ ناکامی کا ثبوت ہیں۔" انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ احتساب سے بچتے ہوئے عوام سے بار بار 'قربانی' کا مطالبہ کر رہی ہے۔

راہل گاندھی نے دلیل دی کہ ایک دہائی سے زیادہ اقتدار میں رہنے کے بعد بی جے پی حکومت اس مرحلے پر پہنچ گئی ہے جہاں شہریوں کو ہدایت دی جا رہی ہے کہ "کیا خریدنا ہے اور کیا نہیں، کہاں جانا ہے اور کہاں نہیں"۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ مہنگائی، بے روزگاری اور زندگی کی بڑھتی ہوئی لاگت کو سنبھالنے میں حکومت کی نااہلی نے اسے کفایت شعاری کے لیے عوامی اپیلوں پر مجبور کر دیا ہے۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے بھی سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ بی جے پی معیشت پر "مکمل طور پر کنٹرول کھو چکی ہے"۔ وزیر اعظم کے ریمارکس کو سرمایہ کاروں کے کمزور ہوتے اعتماد اور کرنسی کے دباؤ سے جوڑتے ہوئے یادو نے سوال کیا کہ اگر شہریوں سے بیک وقت اخراجات اور کھپت میں کٹوتی کرنے کی اپیل کی جا رہی ہے تو ہندوستان حقیقت پسندانہ طور پر اپنی طویل عرصے سے وعدہ کی گئی پانچ ٹریلین ڈالر کی معیشت کا ہدف کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ "ڈالر آسمانوں کو چھو رہا ہے جبکہ ہندوستانی روپیہ گہرائیوں میں ڈوب رہا ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کے بیانات مارکیٹوں اور کاروباری حلقوں میں "خوف، گھبراہٹ، بے چینی اور مایوسی" پیدا کریں گے۔ یہ سیاسی تنقید خوراک کی مسلسل بلند قیمتوں، بڑھتے ہوئے گھریلو اخراجات اور روزگار کے مواقع کے بارے میں عوامی پریشانیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ اگرچہ سرکاری افراط زر وبائی مرض کے بعد دیکھی گئی بلند سطح کے مقابلے میں کم ہوئی ہے، لیکن ضروری اشیاء کی ریٹیل قیمتیں، نقل و حمل کے اخراجات اور رہائش سے متعلق اخراجات متوسط طبقے اور کم آمدنی والے گھرانوں پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ نوجوانوں میں بے روزگاری اور انڈر ایمپلائمنٹ بھی سیاسی طور پر حساس مسائل بنے ہوئے ہیں، خاص طور پر حالیہ انتخابات کے بعد۔ وزیر اعظم کے ریمارکس کے بعد مالیاتی منڈیوں نے محتاط ردعمل کا اظہار کیا۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ ان تبصروں نے خام تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے افراط زر پر اثرات اور صارفین کے اخراجات میں کمی کے امکان کے بارے میں سرمایہ کاروں کے خدشات کو تقویت دی ہے اگر گھرانے اپنے اخراجات کے پیٹرن میں زیادہ محتاط ہو جاتے ہیں۔ بنچ مارک انڈیکس میں اتار چڑھاؤ دیکھا گیا کیونکہ سرمایہ کاروں نے طویل جغرافیائی سیاسی تناؤ اور ہندوستان کے درآمدی بل پر ممکنہ دباؤ کے اثرات کا جائزہ لیا۔ مارکیٹ کے شرکاء نے روپے کی قدر پر بھی گہری نظر رکھی کیونکہ خدشہ ہے کہ تیل کی زیادہ قیمتیں کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو بڑھا سکتی ہیں۔

ہوشیار رہئے! بازار کے تیور بدلنے والے ہیں

اگر حکومت کے ذمہ داران وزیر اعظم کے غیر ملکی دوروں کو قومی مفاد کے لیے ناگزیر سمجھتے ہیں تو پھر یہ سوال بھی غیر فطری نہیں کہ ان دوروں کے اختتام پر ملک کے عوام کو یہ بتایا جائے کہ آخر ان دوروں سے حاصل کیا ہوا؟ کتنے معاہدے ہوئے؟ کتنی سرمایہ کاری آئی؟ کتنی رعایتیں ملیں؟ اور عام آدمی کی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

محمد اویس سنبھلی

انتخابی اور سیاسی شور وغوغا کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے اب قومی مباحثے کا رخ سیاست سے ہٹا کر عوامی طرزِ زندگی اور معاشی احتیاط کی جانب موڑ دیا ہے۔ گزشتہ 10 مئی کو انھوں نے ملک کے عوام سے اپیل کی کہ آئندہ ایک برس تک سونے کی خریداری میں احتیاط برتی جائے۔ اسی کے ساتھ انہوں نے خوردنی تیل، ڈیزل اور پیٹرول کے کم استعمال نیز غیر ضروری بیرونِ ملک سفر سے گریز کا مشورہ بھی دیا۔ بظاہر یہ ایک معمولی اپیل محسوس ہوتی ہے، مگر اس کے پس منظر میں آنے والے مشکل معاشی دنوں کا اندیشہ صاف جھلکتا نظر آتا ہے۔ اسی پس منظر میں ایک سوال بار بار ذہن میں ابھر رہا ہے کہ اگر عام شہریوں کو کفایت شعاری اختیار کرنے اور غیر ضروری اخراجات سے بچنے کا مشورہ دیا جا رہا ہے تو پھر خود وزیرِ اعظم متحدہ عرب امارات، سویڈن، نیدرلینڈز، ناروے اور اٹلی پر مشتمل پانچ ملکی دورے پر کیوں روانہ ہو رہے ہیں؟ یہ صورتِ حال ایک تضاد کا احساس پیدا کرتی ہے۔ ایک طرف حکومت عوام کو احتیاط، بچت اور محدود اخراجات کا درس دے رہی ہے، تو دوسری طرف عالمی سفارت کاری پوری رفتار سے جاری ہے۔ ناقدین اسے دوہرا معیار قرار دے رہے ہیں، جبکہ حکومت کے حامی اسے بدلتی ہوئی عالمی معاشی صورتِ حال کے تناظر میں ایک ناگزیر سفارتی حکمتِ عملی بتا رہے ہیں۔

آج کی دنیا میں بھارت اس مقام پر کھڑا ہے جہاں عالمی معاشی اور جغرافیائی سیاسی ہلچل کا ہر جھٹکا سیدھا عام آدمی کی جیب پر آ کر لگتا ہے۔ خاص طور پر مغربی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی، ایران کے گرد منڈلاتے خطرات اور آبنائے ہرمز کے حوالے سے پیدا ہونے والی بے چینی نے ایک بار پھر یہ یاد دلایا ہے کہ تیل پر چلنے والی معیشتیں صرف ترقی کے دعووں سے محفوظ نہیں ہو جاتیں۔ بھارت اپنی ضرورت کا بیشتر خام تیل امپورٹ کرتا ہے، اس لیے دنیا کے کسی کونے میں جنگ کی آہٹ سنائی دے تو یہاں ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتیں بڑھنے لگتی ہیں، جس کا پہلا اثر روزمرہ استعمال کی اشیا پر پڑتا ہے۔ دالوں اور سبزیوں کے دام بڑھ جاتے ہیں اور متوسط طبقہ اپنی جیب ٹٹولنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی لیے وزیرِ اعظم کی حالیہ اپیل کو محض اخلاقی نصیحت سمجھنے کی غلطی نہیں کرنی چاہیے۔ جب حکومتیں عوام کو ضروری چیزوں کے استعمال میں بھی بچت کا مشورہ دینے لگیں تو سمجھ لیجیے کہ معیشت کے موسم میں کچھ سخت ہوائیں چلنے والی ہیں۔ یاد رہے کہ عام آدمی کو کفایت شعاری کا سبق ہمیشہ اُس وقت یاد دلایا جاتا ہے جب عالمی منڈیوں میں بحران پیدا ہوتا صاف نظر آ رہا ہو۔

آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ انتخابی مہم کے دوران راہل گاندھی نے بار ہا یہ دعویٰ کیا تھا کہ ملک میں سب کچھ اُس وقت تک معمول کے مطابق دکھایا جائے گا جب تک پانچ ریاستوں کے انتخابات مکمل نہیں ہو جاتے، لیکن نتائج آنے کے بعد عوام کو مہنگائی، خصوصاً پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اُس وقت حکومت کے ذمہ دار حلقوں نے راہل گاندھی کے بیانات کو غیر سنجیدہ قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ایک "غیر ذمہ دار اپوزیشن لیڈر" ہیں جنہیں ملک کی ساکھ اور معیشت کے بارے میں کچھ اندازہ نہیں۔ مگر اب جبکہ خود وزیرِ اعظم عوام کو کفایت شعاری کا مشورہ دے رہے ہیں تو یہ احساس فطری طور پر پیدا ہوتا ہے کہ راہل گاندھی جس معاشی دباؤ اور آنے والی مہنگائی کی طرف اشارہ کر رہے تھے، اس میں مبالغہ نہیں تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ راہل گاندھی نے اسے انتخابی جلسوں کی زبان میں کہا تھا، جبکہ وزیرِ اعظم نے اسے نہایت خوبصورتی کے ساتھ "دیش ہت" کے جذباتی نعرے کے ساتھ پیش کر دیا۔

دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں راہل گاندھی کی بعض سیاسی پیش گوئیاں، جنہیں ابتدا میں سنجیدگی سے نہیں لیا گیا، بعد میں کسی نہ کسی حد تک درست ثابت ہوتی دکھائی دیں۔ چاہے وہ معاشی عدم مساوات کا مسئلہ ہو، بے روزگاری کا سوال ہو یا پھر کارپوریٹ اثر ورسوخ کے بڑھتے ہوئے خدشات، وقت گزرنے کے ساتھ ان موضوعات پر عوامی بحث میں اضافہ ہوا ہے۔

جہاں تک بات عوام کی ہے، تو وہ کفایت شعاری کو کسی سرکاری اشتہار یا معاشی لیکچر کے ذریعے نہیں بلکہ اپنی روزمرہ زندگی کی تلخ حقیقتوں میں محسوس کرتے ہیں۔ ان کے لیے معاشیات کا سب سے بڑا سبق پیٹرول پمپ پر بدلتے ہوئے نرخ، مہنگے ہوتے ہوائی ٹکٹ، بجلی کے بڑھتے بل اور مہینے کے آخر میں خالی ہوتی جیب ہے۔ جبکہ حکومتیں ہمیشہ "قومی مفاد"، "طویل مدتی حکمتِ عملی" اور "عالمی چیلنجز" جیسی بلند آہنگ اصطلاحات میں گفتگو کرتی ہیں۔ یہی فاصلہ جمہوریت میں بداعتمادی کو جنم دیتا ہے۔ عوام کو ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ قربانی ہمیشہ ان کے حصے میں آتی ہے، جبکہ حکمران طبقہ "قومی ضرورت" کے نام پر اپنی سرگرمیوں کو ہر سوال سے بالاتر سمجھتا ہے۔ اگر حکومت کے ذمہ داران وزیرِ اعظم کے غیر ملکی دوروں کو قومی مفاد کے لیے ناگزیر سمجھتے ہیں تو پھر یہ سوال بھی غیر فطری نہیں کہ ان دوروں کے اختتام پر ملک کے عوام کو یہ بتایا جائے کہ آخر ان دوروں سے حاصل کیا ہوا؟ کتنے معاہدے ہوئے؟ کتنی سرمایہ کاری آئی؟ کتنی رعایتیں ملیں؟ اور عام آدمی کی زندگی پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟

ان سوالات کے بعد حکومت کی جانب سے دلیل دی جائے گی کہ عالمی سفارت کاری کوئی فوری منافع دینے والی اسکیم نہیں ہوتی، اس کے ثمرات وقت کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ یہ بات اپنی جگہ درست بھی ہے، مگر سوال یہ ہے کہ پھر ہر غیر ملکی دورے کو واپسی کے بعد ایک عظیم الشان کامیابی کے طور پر کیوں پیش کیا جاتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ بعض اوقات ان دوروں کی سیاسی تشہیر ان کے عملی نتائج سے کہیں زیادہ بڑی نظر آتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سفارت کاری سے زیادہ اس کی "برانڈنگ" اہم ہو گئی ہو۔ اس وقت دنیا واقعی شاید ایک نئے معاشی دور میں داخل ہو رہی ہے۔ لہٰذا عوام کو کم خرچ کرنے اور اپنی خواہشات محدود رکھنے کی نصیحت دی جا رہی ہے، مگر جمہوریت میں صرف نصیحتیں زیادہ دیر تک کام نہیں کرتیں۔ عوام آخرکار یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان سے مانگی جانے والی قربانیوں کے بدلے میں انہیں کیا مل رہا ہے۔ اگر مہنگائی، معاشی دباؤ اور کفایت شعاری صرف عوام کے نصیب میں آئے، تو سوالات بھی بڑھیں گے اور بے چینی بھی۔ آنے والے چند مہینوں میں اصل امتحان یہی ہوگا کہ حکومت عوام سے قربانی مانگنے کے ساتھ ساتھ انہیں ایسے نتائج بھی دکھا پاتی ہے یا نہیں، جو صرف تقریروں میں نہیں بلکہ عام آدمی کی زندگی میں بھی محسوس کیے جا سکیں۔ وزیرِ اعظم کی اس گفتگو سے کم از کم اتنا تو واضح ہو گیا ہے کہ آنے والے چند مہینے ملکی معیشت کے لیے زیادہ سازگار دکھائی نہیں دیتے۔ لہٰذا عوام سے مودبانہ گزارش ہے کہ وہ خود کو ذہنی اور معاشی طور پر مشکل حالات کے لیے تیار رکھیں، کیونکہ مہنگائی، ایندھن کی قیمتوں میں اضافہ اور معاشی دباؤ کا اصل بوجھ ہمیشہ کی طرح انہی کے کاندھوں پر پڑنے والا ہے۔ "اُن" کا کیا ہے، وہ حالات کی سنگینی پر "من کی بات" کریں گے، عوام کو صبر، قربانی اور احتیاط کا درس دیں گے اور پھر کسی نئے غیر ملکی دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ اس لیے عوام کے لیے فی الحال سب سے مناسب مشورہ یہی ہے: تیار رہیے، ہوشیار رہیے اور اپنی جیب پر خاص نظر رکھیے۔

رابطہ:7905636448

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

شہید زہر جفا حضرت امام علیؑ رضاؑ اور ابوالصلت ہرویؒ

سید سرفراز عباس کراروی

امام علیہ السلام کی ولادت ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۵ھ اور شہادت ۲۳ ذی قعدہ ۲۰۳ھ ہے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کیسے شہید کئے گئے اس سلسلے میں کتاب اعلام الوریٰ ص ۱۹۸ وشواہد النبوہ ص ۲۱۲ اور روضۃ الصفا، جلد ۳، ص ۱۶ وغیرہ میں مرقوم ہے کہ ابوا لصلت ہروی سے امام علی رضاؑ نے ایک روز فرمایا کہ اے ابوالصلت ہارون رشید کے پائیتی کے گرد کی مٹی لاؤ جب میں مٹی لایا تو آپ نے سونگھ کر پھینک دیا اور فرمایا کہ عنقریب میری قبر کے لئے اسی مقام کی زمین کھودیں گے اور ایسا پتھر نکل آئے گا کہ اسے نہ کوئی کاٹ سکے گا اور نہ اکھاڑ سکے گا پھر فرمایا کہ ہارون رشید کے سرہانے کی مٹی لاؤ میں مٹی لے آیا تو آپ نے اسے سونگھ کر فرمایا کہ اسی مقام پر میری قبر ہوگی پھر فرمایا کل مجھے مامون طلب کرے گا سنو جب میں جانے لگوں تو تم یہ دیکھ لینا کہ میرے سر پر کوئی چادر وغیرہ ہے یا نہیں اگر ہو تو مجھ سے کلام نہ کرنا اور اگر نہ ہو تو مجھ سے باتیں کرنا، ابوالصلت کہتے ہیں کہ صبح کے وقت امام علیہ السلام فراغت کے بعد مامون کے پیام کا انتظار کرنے لگے اتنے میں میں نے دیکھا کہ مامون کا قاصد آیا اور حضرت اس کے ہمراہ روانہ ہو گئے جس وقت آپ جا رہے تھے آپ کے سر مبارک پر ازقسم تولیہ کوئی کپڑا تھا میں نے حسب الحکم ان سے کوئی کلام نہیں کیا اور وہ تشریف لے گئے اس وقت مامون رشید کے سامنے بہترین انگوروں کا ایک طبق رکھا ہوا تھا اس نے مراسم تعظیم ادا کرنے کے بعد کہا فرزند رسولؐ آپ نے اس سے بہتر انگور کبھی نہیں دیکھا ہوگا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنت کے انگور اس سے کہیں زیادہ بہتر ہیں پھر مامون نے ایک خوشۂ انگور اٹھاتے ہوئے کہا لیجئے تناول فرمایئے آپ نے فرمایا اے بادشاہ اسے کھانے

کو اس وقت میرا جی نہیں چاہتا لہٰذا مجھے معاف کریں اس وقت نہیں کھاؤں گا مامون نے شدید اصرار کیا اور کہا کہ "مارا متہم داری" آپ کیوں نہیں تناول کرتے کیا آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے اور کہا کہ آپ مجھ پر اتہام لگاتے اور مجھ سے بدگمانی کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے مامون نے ایک خوشہ اٹھایا اور اسے کھانا شروع کیا پھر ایک اور خوشہ اٹھایا اور اسے امام علیہ السلام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا لیجئے تناول کیجئے امام علیہ السلام نے اس کے شدید اصرار پر اسے لے لیا اور اس میں سے تین دانے تناول فرمائے ان انگوروں کو کھاتے ہی جو ہر وجود میں انقلاب پیدا ہو گیا بقیہ انگوروں کو پھینکتے ہوئے آپ اٹھ کھڑے ہوئے مامون نے کہا کہاں تشریف لیئے جا رہے ہیں آپ نے فرمایا جہاں تو نے بھیجا ہے وہاں جا رہا ہوں اس کے بعد آپ سر مبارک پر چادر ڈال کر روانہ ہو گئے، ابو الصلت ہروی کہتے ہیں کہ امام علیہ السلام دربار سے روانہ ہو کر گھر میں داخل ہوئے اور آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ دروازہ بند کر دو میں نے دروازہ بند کر دیا پھر آپ بستر پر لیٹ گئے آپ کا بستر پر لیٹنا تھا کہ مجھے رنج و غم نے آ گھیرا طرح طرح کے خیالات پیدا ہونے لگے اور میں سخت حیران و پریشان ہو گیا حضرت بستر علالت پر تھے اور میں ڈیوڑھی میں رنج و غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا ناگاہ میں نے گھر کے اندر ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھکر اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اور جبکہ دروازہ بند ہے آپ کو اندر کس نے پہنچا دیا آپنے ارشاد فرمایا کہ میں حجت خدا محمد تقیؑ ہوں مجھے بند مکان میں وہی لایا ہے جس نے چشم زدن میں مدینہ سے یہاں پہنچایا ہے میں اپنے پدر بزرگوار کی خدمت کے لئے حاضر ہوا ہوں یہ کہکر آپ امام علی رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چپکے چپکے آپ سے باتیں کرنے لگے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے دیکھا کہ روح مبارک مفارقت کر گئی اور حضرت وفات پا گئے آپ کی وفات کے بعد امام محمد تقی علیہ السلام نے غسل وکفن اور حنوط کا انتظام فرمایا پھر قدرتی تابوت منگوا کر نماز پڑھنے کے بعد اس میں رکھا تھوڑی دیر کے بعد وہ تابوت آسمان کی طرف چلا گیا، ابوا لصلت کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی مولا ابھی مامون وغیرہ آتے ہوں گے میں انھیں کیا جواب دونگا آپ نے فرمایا یہ تابوت ابھی ابھی واپس آ جائے گا چنانچہ مثل سابق چھت شگفتہ ہوئی اور تابوت آ گیا امام علیہ السلام کو بدستور بستر پر لٹا دیا اور مجھے حکم دیا کہ اب دروازہ کھول دو میں نے دروازہ کھول دیا تو مامون وغیرہ داخل ہوئے اور سب آہ و بکا کرنے لگے پھر تجہیز و تکفین کا ازسرنو انتظام ہوا اور آپ ہارون رشید عباسی کے سرہانے دفن کر دیئے گئے۔ تذکرۃ المعصومینؑ کے مصنف کا بیان ہے کہ امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد جو خبر سب سے پہلے اڑی وہ یہ تھی کہ امام رضاؑ کو مامون نے دھوکہ سے شہید کر دیا۔ علامہ طبرسی فرماتے ہیں کہ انار کے عرق میں زہر ملا کر اس میں دھاگہ تر کر لیا تھا اور اس دھاگہ کو سوزن کے ذریعہ انگوروں میں گذار کر اسے مسموم کر دیا تھا، (اعلام الوریٰ ص ۱۹۹ مطبوعہ ایران) اس وقت حضرت امام علی رضا علیہ السلام کا روضہ مبارک جہاں واقع ہے اسے مشہد مقدس (خراسان، ایران) کہتے ہیں اور یہ مزار اطراف عالم کے عقیدت مندوں کی حوائج کا مرکز بنا ہوا ہے، خدا سے دعا ہے کہ وہ ہر امام کے چاہنے والے کو امام کے روضہ کی زیارت نصیب فرمائے آمین۔

موبائل 7567349023

زاہد جعفری کی غزل گوئی

عزادار حسین

آسمانِ ادب پر یوں تو بے شمار ستارے اپنی تابانیاں دکھلا رہے ہیں۔ ادب کی انجمن کی یہ چمک دمک صدیوں سے قائم و دائم ہے۔ کوئی آفتاب و ماہتاب بن کر اپنی ضوفشانیاں دکھلا کر غروب ہو جاتا ہے تو پھر کہیں کسی نئے ستارے کا جنم ہوتا ہے۔ یہ ادبی کہکشاں اپنے دامن میں نہ جانے کتنے ستاروں کو پناہ دے کر وقت کے اوراق پر اپنے دستخط ثبت کر دیتی ہے۔

بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں کہ بے پناہ علمی صلاحیت کے باوجود بڑے شہروں کی چمک دمک سے دور ہونے یا مزاجاً درویشانہ صفت و قناعت پسندی کے باعث شہرت و خودنمائی کی زیادہ خواہش مند نہیں ہوتیں۔ اسی قبیل کے ایک بزرگ شاعر و ادیب، ناقد، محقق، مورخ، افسانہ نگار، ڈرامہ نگار، سوانح نگار، ماہرِ عروض، ماہرِ مادۂ تاریخ نگاری، مرثیہ نگار، نوحہ نگار و تیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف استاد الاساتذہ علامہ زاہد جعفری صاحب بھی تھے۔

آپ کی ولادت 19 جنوری 1941ء میں خطۂ اودھ کے معروف علمی، ادبی، تہذیبی، ثقافتی و تجارتی شہر جلال پور ضلع فیض آباد اتر پردیش میں ہوئی۔ اتنی کثیر الجہات شخصیت ہونے کے باوجود بھی آپ نے گوشہ نشینی کو ترجیح دی اور کتابوں کے مطالعہ میں مشغول و منہمک رہے۔

کثرتِ مطالعہ کا وہ عالم کہ رات رات بھر کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہتے۔ قدیم و جدید ادبیات پر ان کی دسترس نہایت مضبوط تھی۔

پندرہ سال کی عمر میں شاعری کی ابتدا ہوئی۔ اس کے متعلق وہ خود لکھتے ہیں۔

وہ پندرہ سال کا اداس شہزادہ بستی کی آخری جنوبی حد کے کنارے مدرسے کی بے ریا شفقت آمیز دیواروں کے پیچھے پہلی بار مجھ پر منکشف ہوا تھا۔ اکتوبر کی شفاف چاندنی میں وہ سورج کنڈ کے گھاٹ پر بیٹھا ہوا ٹھنڈے پانی میں دونوں پاؤں لٹکائے تھا۔ تالاب کی لہریں شہرِ خموشاں کی قد آدم دیواروں کو چوم رہی تھیں۔ چھور پر آم کا باغ تھا۔ اتنے میں کہیں کوئل کوکی اور وہ پرسوز آواز میں گنگنانے لگا۔

اے گاؤں تو میرے سپنوں کی تصویر بھی ہے، تعبیر بھی ہے
کچھ بیتے دنوں کی یادوں کی تفصیل بھی ہے، تفسیر بھی ہے

میں اس اداس شہزادے کا ہمزاد تو تھا مگر ابھی تک اس کے شرمیلے باطن سے ناآشنا تھا۔ کبھی باؤلی کی سیڑھیوں پر، کبھی ٹونس ندی کے گھاٹ پر، میں اسے تنہا بیٹھا ہوا، ہاتھ میں کتاب یا انگلیوں میں قلم کاغذ سنبھالے اپنی ہی دھن میں گم صم بیٹھا دیکھتا تو سوچتا کہ آخر اس کو پانی سے اتنا پیار کیوں ہے؟

چار پانچ سال بعد مجھے اس کی غزلوں نے بتایا کہ وہ تو ناکام رومان اور پیاسی پریت کا گھائل ہے، شاعر ہے، وہ اپنے دل کا زخم زخم غزلوں میں نہ اتارتا تو پاگل ہو جاتا۔

مجازی محبت کی گرفت سے نکل کر حقیقی فطرت کے دربار میں بود و باش اختیار کر لی اور اپنے سپنوں کے تاج محل میں گوشہ نشینی کی درویشانہ سانسیں لینے لگا۔

اب کتابیں ہیں، قلم ہے، کاغذ ہے، کربِ تخلیق ہے۔ اس کو کسی سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ اگر کوئی شکوہ ہے تو اپنی آشفتہ مزاجی سے ہے۔

اپنے حجرے میں بن باس کا اتھاہ دکھ جھیلنے والا یہ پرش مسلسل سوال کر رہا ہے، کوئی تو جواب دو یارو!

منفرد دانشورو! کچھ تو خدا لگتی کہو
شہر میں مجھ سا عظیم الشان جاہل کون تھا
بے صدا آواز سے جو مانگتا تھا روز بھیک
میں نہ تھا اے علم والو، تو وہ سائل کون تھا

یہ عظیم الشان جاہل اپنے کارناموں کا خود محرم ہے۔ کوئی اس کے دل کا درد کیا جانے؟ وہ تو خود کہہ رہا ہے"

کرتا ہوں شرح و ترجمہ، لکھتا ہوں لوحِ وقت پر
سنتا ہوں کائنات سے جو روز و شب کہانیاں

چونکہ ہمارے اس مضمون کا عنوان ان کی غزلوں سے مختص ہے۔ یہ چند جملے تمہید کے طور پر لکھنا اس لئے ضروری سمجھا کہ زاہد جعفری کی قد آور شخصیت کے متعلق اہلِ ادب کو واقفیت ہو جائے۔

یوں تو علامہ زاہد جعفری صاحب کی یہ خاص بات رہی کہ وہ مادۂ تاریخ کے ماہر تھے۔ اس لئے اپنی ساری مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتابوں کا نام بھی تاریخی رکھا۔ غزلوں کے مجموعہ کو ہی دیکھیں، اس کا بھی تاریخی نام "گرد و غبار" (1433 ہجری) ہے۔ ان کی انکساری و قناعت پسندی کی ایک جھلک آپ یہیں سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

ان کے ہم عصر شاعر و ادیب فاخر جلال پوری مرحوم ان کی شخصیت فکر و فن کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

"برادر عزیز زاہد جعفری میرے ہم عصروں میں نہایت ذہین، فعال، متحرک اور سرگرم ایسی ادبی شخصیت کے مالک ہیں جنھوں نے اپنے شاعرانہ اسلوب و منفرد لب و لہجہ کے باعث جلال پور کے سنجیدہ سخن فہموں کو متاثر اور متوجہ کیا ہے۔ ان کا مطالعہ کافی وسیع اور ذوق نہایت بالیدہ ہے۔ کتابوں اور رسائل و جرائد سے انھیں گہرا شغف رہا ہے۔ اس وجہ سے ان کی شاعری عصری ادب کی سنجیدہ اور جدید ادبی جستجو آمیز نغمات سے ہم آہنگ رہی ہے۔ ان کی شاعری ہے تو جواہرات کا انبار، مگر یہ بھی حدِ انکسار کہ مجموعۂ غزل کا نام رکھا ہے "گرد و غبار" اور یہی ہے ان کا ادبی معیار"

بحوالہ۔ (گرد و غبار۔ مصنف۔ زاہد جعفری)

ان کی اس کتاب کی ابتدا ہی حمدیہ غزل سے ہوتی ہے۔ جس کا مطلع ہے۔

نظر میں، دل میں، ہوا میں، کنول میں رہتا ہے
وہ بے شمار تصور محل میں رہتا ہے
اسی کا زمزمہ، زمزم میں، موجِ کوثر میں
وہ آبِ گنگا میں، جمنا کے جل میں رہتا ہے

زاہد جعفری صاحب کی غزلوں میں حیات و کائنات کے مناظر کی جلوگی ہے، تو گل و بلبل کی نغمگی بھی۔ آبشاروں کا ترنم ہے تو کلیوں کا تبسم بھی۔

اور یہ سب خصوصیات برسوں کے مطالعے اور مشاہدے کے بعد کاغذ پر اترتی ہیں تو فکر کے ہاتھ خونِ جگر سے لہولہان ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک غزل کے مقطع میں اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

غزل جانے، قلم جانے کہ دستِ خونچکاں زاہد
لہو سے کون کر دیتا ہے گلزارِ ارم کاغذ

اسی طرح ایک اور غزل میں کہتے ہیں۔

نیندوں کو اڑا لے گئے جب خوابِ غزل کے
تب جا کے مجھے آئے ہیں آدابِ غزل کے
یہ جانتے ہیں کتنا ہے کس ظرف میں پانی
ہر جھیل پہ آتے نہیں سرخابِ غزل کے

جیسا کہ ابتدا میں لکھا جا چکا ہے کہ ان کا مطالعہ نہایت وسیع و عمیق تھا۔ الفاظ و معانی پر ان کی دسترس مضبوط تھی۔ وہ جس زمین کو چاہیں آسمان بنا دیں، سنگلاخ زمین کو زرخیز، معمولی لفظ کو غیر معمولی بنا دیں۔ ان کے فکر و خیال کی وسعت جہاں چاہے ایک نئی دنیا تخلیق کر دے۔

(جاری)

فلمی پردے سے سیاست کے سنگھاسن تک

تھلاپتی وجے تمل ناڈو کے وزیرِ اعلیٰ کا سفر

محمد عباس دھالیوال

گزشتہ 4 مئی سے تمل ناڈو میں پیدا ہونے والی غیر یقینی صورتحال آج اُس وقت اختتام پذیر ہوگئی، جب جوزف تھلاپتی وجے بالآخر ریاست کے وزیرِ اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھانے میں کامیاب ہو گئے۔ اگرچہ اس سے قبل اُن کے وزیرِ اعلیٰ بننے کے حوالے سے بھارتی میڈیا میں طرح طرح کی قیاس آرائیاں گردش کرتی رہیں۔

درحقیقت C. Joseph Vijay، جنہیں تمل عوام "تھلاپتی وجے" کے نام سے جانتے ہیں، گزشتہ تقریباً ساڑھے تین دہائیوں سے جنوبی ہند کے لوگوں کے دلوں پر ایک کامیاب اداکار کے طور پر راج کرتے آ رہے ہیں۔ اب جب انہوں نے اپنی نئی سیاسی جماعت کے ذریعے اسمبلی انتخابات میں قدم رکھا تو عوام نے اُن پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی جماعت کو بھرپور حمایت دی۔

تمل ناڈو اسمبلی انتخابات 2026 میں اُن کی جماعت "تملگا ویٹری کزگم" (TVK) نے 108 نشستیں حاصل کر کے سب سے بڑی پارٹی کے طور پر ابھر کر سامنے آئی۔ تاہم حکومت سازی کے لیے 118 نشستوں کی ضرورت تھی، جس کے باعث اکثریت ثابت کرنے کے لیے انہیں کئی دنوں تک گورنر سے ملاقاتوں اور سیاسی مشاورت کا سامنا کرنا پڑا۔

حکومت بنانے کے لیے کانگریس کے 5 ارکینِ اسمبلی، بائیں بازو کی جماعتوں CPI اور CPM کے 4 اراکین، وی سی کے (VCK) کے 2 اور انڈین یونین مسلم لیگ (IUML) کے 2 اراکین نے بیرونی حمایت فراہم کی۔ اس طرح تھلاپتی وجے کو 120 سے زائد اراکینِ اسمبلی کی حمایت حاصل ہوگئی، جس کے بعد انہوں نے 10 مئی 2026 کو تمل ناڈو کے وزیرِ اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھایا۔

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ وجے نے یہ انتخابات بغیر کسی اتحاد کے لڑے تھے، لیکن بعد میں حکومت سازی کے لیے مختلف جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

اگر تھلاپتی وجے کے پس منظر پر نظر ڈالی جائے تو اُن کا مکمل نام جوزف وجے چندر شیکھر ہے۔ اُن کی پیدائش 22 جون 1974 کو چنئی میں ہوئی۔ اُن کے والد ایس اے چندر شیکھر معروف فلم ہدایتکار ہیں جبکہ والدہ شوبھا چندر شیکھر ایک گلوکارہ اور پروڈیوسر کے طور پر جانی جاتی ہیں۔

وجے نے بچپن ہی میں بطور چائلڈ آرٹسٹ فلموں میں کام شروع کر دیا تھا اور بعد ازاں وہ تمل سنیما کے مقبول ترین ستاروں میں شمار ہونے لگے۔ انہوں نے Ghilli، Thuppakki، Mersal، Master اور Leo جیسی کئی سپرہٹ فلموں میں اداکاری کی۔

اُن کی فلموں میں اکثر سماجی پیغامات اور نوجوانوں کے لیے حوصلہ افزائی کا عنصر نمایاں نظر آتا ہے۔ 90 کی دہائی میں ایک رومانوی ہیرو کے طور پر پہچان بنانے والے وجے نے 2000 کے بعد عام لوگوں کے حقوق کے لیے نظام سے ٹکر لینے والے ہیرو کی ایک الگ شناخت قائم کی۔

وجے نوجوانوں میں خاصے مقبول ہیں۔ وہ اپنے سادہ مزاج، سماجی خدمات اور عوام سے جڑے رہنے کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ تمل سنیما سے سیاست تک کا اُن کا سفر بہت سے لوگوں کے لیے ایک مثال سمجھا جاتا ہے۔

اگر تمل ناڈو کی سیاست پر نظر ڈالی جائے تو یہاں فلمی ستاروں کا ہمیشہ سے گہرا اثر و رسوخ رہا ہے۔ مرحومہ جے جے للیتا بھی اداکاری سے سیاست میں آ کر طویل عرصے تک تمل ناڈو پر حکمرانی کرتی رہیں۔ اس کے بعد کمل ہاسن اور رجنی کانت نے بھی سیاست میں قسمت آزمائی، لیکن انہیں کوئی بڑی سیاسی کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ تاہم تھلاپتی وجے اس معاملے میں خوش قسمت ثابت ہوئے۔ انہوں نے 2024 میں "تملگا ویٹری کزگم" پارٹی قائم کی اور بدعنوانی کے خلاف جدوجہد، نوجوانوں کے لیے روزگار، تعلیم اور عوامی فلاح کے مسائل کو اپنی سیاست کا محور بنایا۔

آج 2026 کے اسمبلی انتخابات میں بڑی کامیابی حاصل کر کے وہ تمل ناڈو کے وزیرِ اعلیٰ بن گئے ہیں۔ وزیرِ اعلیٰ بننے کے بعد انہوں نے عوامی فلاح سے متعلق کئی منصوبوں کا اعلان بھی کیا ہے۔

اب یہ دیکھنا خاصا دلچسپ ہوگا کہ گزشتہ ساڑھے تین دہائیوں سے سلور اسکرین پر بطور اداکار عوام کے دلوں پر راج کرنے والے تھلاپتی وجے اپنی سیاسی اننگز میں عوام کی توقعات پر کس حد تک پورا اترتے ہیں، کیونکہ ریاست کا ہر طبقہ اُن سے بے شمار امیدیں وابستہ کیے بیٹھا ہے...!!

☆☆☆☆☆☆

معاشرے کی ترقی میں مزدوروں کا کردار

نازش احتشام اعظمی

انسانی تہذیب دراصل اس جہدِ مسلسل اور پیہم مشقت کی سرگزشت ہے جو کائنات کے خام مواد کو فن پاروں میں ڈھالنے اور ریگزاروں کو گلزاروں میں بدلنے کی تگ و دو سے عبارت ہے۔ اس عظیم الشان عمارت کی بنیاد میں وہ لہو شامل ہے جو پسینے کی بوند بن کر جبینِ مزدور سے ٹپکتا ہے اور تاریخ کے ماتھے کا جھومر بن جاتا ہے۔ اگر کائنات کے اس وسیع کینوس پر انسانی محنت کے رنگ نہ ہوتے تو آج کا تمدن ایک بے جان تصویر سے زیادہ کچھ نہ ہوتا۔ معاشرے کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار کسی معجزے یا اتفاق پر نہیں بلکہ اس ٹھوس فکری و جسمانی ریاضت پر ہے جسے مزدور طبقہ اپنی حیات کا حاصل قرار دیتا ہے۔ اسے محض افرادی قوت کا نام دینا اس کی قدر و منزلت کو محدود کرنے کے مترادف ہے، درحقیقت یہ وہ تخلیقی توانائی ہے جو جمود کو حرکت اور خواب کو حقیقت کا پیرہن عطا کرتی ہے۔ جب ہم معاشرے کی ریڑھ کی ہڈی کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ استقامت ہوتی ہے جو بوجھ اٹھانے کی سکت بھی رکھتی ہے اور پورے ڈھانچے کو توازن بھی فراہم کرتی ہے۔ مزدور اسی توازن کا نام ہے جو کھیت کی منڈیر سے لے کر صنعت کے شور تک اور گمنام گلیوں کی صفائی سے لے کر فلک بوس عمارتوں کی بلندی تک اپنی موجودگی کا احساس دلاتا ہے۔ اس کی محنت کی لہریں صرف معیشت کے ساحلوں تک محدود نہیں رہتیں بلکہ سماجی استحکام کی گہرائیوں میں اتر کر ایک پُرامن اور منظم زندگی کی نوید سناتی ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو خاموشی سے تخلیق کے عمل میں مصروف رہتا ہے اور جس کی انگلیوں کے پوروں سے پھوٹنے والی مہارتیں عالمی معیشت کے پہیے کو گردش میں رکھتی ہیں۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ جن قوموں نے محنت کی عظمت کو پہچانا اور مزدور کے ہاتھ کی لکیروں میں اپنے مستقبل کا نقشہ تلاش کیا، وہی بامِ عروج پر پہنچیں۔ کسان جب تپتی دھوپ میں زمین کا سینہ چاک کر کے اناج اگاتا ہے تو وہ صرف ایک فصل نہیں پال رہا ہوتا بلکہ وہ زندگی کی ڈور کو تھامے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ کی سختی اور پاؤں کی مٹی اس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ کسی گھر کا چولہا ٹھنڈا نہیں ہوگا اور کسی آنکھ میں بھوک کا خواب نہیں اترے گا۔ زرعی مزدور کی یہ بے غرضی دیہی معیشت کی وہ بنیاد ہے جس پر شہری آسودگی کے محل کھڑے کیے جاتے ہیں۔ خوراک کی فراہمی کا یہ نظام محض ایک معاشی عمل نہیں بلکہ ایک مقدس فریضہ ہے جو انسانی بقا کو ممکن بناتا ہے۔ اسی تسلسل میں جب ہم صنعتی مراکز کی جانب نظر دوڑاتے ہیں تو وہاں مشینوں کے شور میں چھپا ہوا وہ آہنگ سنائی دیتا ہے جو مزدور کی ہمت کا مرہونِ منت ہے۔ خام مال کو قیمتی مصنوعات میں بدلنا دراصل مادے کو مقصد عطا کرنا ہے، اور یہ مقصدیت ہی کسی ملک کو عالمی منڈی میں وقار بخشتی ہے۔ برآمدات کا فروغ اور تجارتی توازن کا استحکام درحقیقت اس مزدور کی جیت ہے جو دن رات کی تمیز بھلا کر پیداواری عمل کو مہمیز دیتا ہے۔ اس کی تخلیقی صلاحیتیں اور فنی مہارتیں وہ سرمایہ ہیں جن کا کوئی متبادل نہیں ہو سکتا۔

تعمیرات کے شعبے میں اگر ہم دیکھیں تو سنگ و خشت کو ترتیب دے کر تہذیب کے نقوش اجاگر کرنے والا ہاتھ بھی اسی محنت کش کا ہے۔ سڑکیں، پل، اور ہوائی اڈے صرف سفر کی سہولت نہیں بلکہ انسانی رابطوں کے استعارے ہیں جو فاصلوں کو سمیٹ کر دلوں اور منڈیوں کو جوڑتے ہیں۔ ان بلند و بالا عمارتوں اور وسیع و عریض شاہراہوں کے پیچھے ان گنت گمنام مزدوروں کی وہ محنت پوشیدہ ہے جس نے بنجر زمینوں کو جدید شہروں میں بدل دیا۔ موجودہ دور میں خدماتی شعبے کی وسعت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ محنت صرف وہی نہیں جو نظر آئے بلکہ وہ بھی ہے جو محسوس کی جائے۔ ایک استاد جو جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلاتا ہے، ایک معالج جو درد کی لہروں کو قرار میں بدلتا ہے، اور وہ صفائی کارکن جو خاموشی سے ماحول کو تعفن سے پاک رکھتا ہے، یہ سب اسی وسیع تر محنت کش طبقے کا حصہ ہیں جن کے بغیر معاشرے کا سانس لینا دشوار ہو جائے۔ بالخصوص صفائی کے عملے کا کردار اس قدر اہم ہے کہ ان کی چند دن کی غیر حاضری پورے شہر کو مفلوج اور بیمار کر سکتی ہے، مگر المیہ یہ ہے کہ ان کی ناگزیر خدمات کو اکثر حقارت یا کمتری کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ رویہ اس فکری افلاس کی علامت ہے جو محنت کی اصل قدر و قیمت سے نابلد ہے۔ تکنیکی ترقی کے اس عہد میں مزدور کا روپ بدل گیا ہے لیکن اس کی اہمیت دوچند ہو گئی ہے۔ آج کا انجینئر، آئی ٹی ماہر اور محقق وہ ذہنی مزدور ※ ہیں جو اپنی فکری کاوشوں سے کائنات کے اسرار فاش کر رہے ہیں۔ وہ صرف کام نہیں کر رہے بلکہ وہ مستقبل کی تشکیل کر رہے ہیں، جہاں ٹیکنالوجی اور انسانی محنت کا سنگم ایک نئی دنیا کو جنم دے رہا ہے۔ ڈیجیٹل حل اور مصنوعی ذہانت کے دور میں بھی وہ انسانی لمس اور انسانی بصیرت ناگزیر ہے جو صرف ایک جیتے جاگتے محنت کش کا خاصہ ہے۔ یہ طبقہ معاشی استحکام کا وہ انجن ہے جو گردشِ دولت کو یقینی بناتا ہے۔ جب مزدور کی جیب میں حلال کی کمائی آتی ہے تو وہ بازار کی رونق بنتی ہے، طلب و رسد کا توازن قائم ہوتا ہے اور پوری معیشت میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس کے برعکس جب اس طبقے کا استحصال کیا جاتا ہے یا اسے محرومیوں کی دلدل میں دھکیلا جاتا ہے تو معاشرہ داخلی خلفشار اور معاشی جمود کا شکار ہو جاتا ہے۔ سماجی ترقی کا خواب تب تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک مزدور کو اس کا جائز مقام اور تحفظ فراہم نہ کیا جائے۔ منصفانہ اجرت صرف ایک مالی مطالبہ نہیں بلکہ انسانی وقار کا مسئلہ ہے۔ جب ایک محنت کش کو اس کی مشقت کا بھرپور صلہ ملتا ہے، اسے صحت اور تعلیم کی سہولیات میسر آتی ہیں اور اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کا مستقبل محفوظ ہے، تو وہ اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ قومی تعمیر میں شریک ہو جاتا ہے۔ صنعتی امن کا راز مزدور کے حقوق کی پاسداری میں مضمر ہے، کیونکہ جب ناانصافی بڑھتی ہے تو غصہ اور احتجاج جنم لیتا ہے جو ترقی کی رفتار کو روک دیتا ہے۔ مزدوروں کی فلاح و بہبود دراصل ریاست کی مضبوطی میں سرمایہ کاری ہے۔ یہ وہ طبقہ ہے جو لسانی، مذہبی اور علاقائی تفریق سے بالاتر ہو کر صرف محنت ※ کے پرچم تلے متحد ہوتا ہے۔ ایک فیکٹری یا ایک تعمیراتی منصوبے پر کام کرنے والے مختلف پس منظر کے لوگ جب ایک ہی مقصد کے لیے پسینہ بہاتے ہیں تو وہ قومی یکجہتی کی بہترین مثال بن جاتے ہیں۔ ان کا یہ اتحاد معاشرے کے لیے ایک اخلاقی درس ہے کہ محنت ہی وہ واحد پیمانہ ہے جو انسان کو ممتاز بناتا ہے۔ تعلیم اور ہنرمندی اس طبقے کے لیے وہ ہتھیار ہیں جو انہیں عالمی مقابلے کی دوڑ میں شامل رکھتے ہیں۔ بدلتے ہوئے معاشی تقاضوں کے پیشِ نظر مزدوروں کو جدید فنی تربیت فراہم کرنا ریاست کی اولین ذمہ داری ہونی چاہیے تاکہ وہ بدلتی ہوئی دنیا کے چیلنجز کا سامنا کر سکیں اور اپنی معاشی حالت کو بہتر بنا سکیں۔ تاہم، ان تمام خدمات کے باوجود مزدور طبقہ آج بھی مصائب کے گرداب میں پھنسا ہوا ہے۔ غیر محفوظ حالاتِ کار، طویل اوقاتِ کار اور سماجی تحفظ کا فقدان وہ زخم ہیں جو ان کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیتے ہیں۔ خاص طور پر مہاجر مزدور جو اپنے پیاروں سے دور پردیس میں خون پسینہ ایک کرتے ہیں، اکثر سنگین ناانصافیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ان مسائل کا حل صرف بیانات میں نہیں بلکہ ایسی ٹھوس پالیسی سازی میں ہے جہاں مزدور کو آلۂ کار کے بجائے شراکت دار تسلیم کیا جائے۔ مزدور یونینوں کا کردار یہاں بہت اہم ہو جاتا ہے، جو طاقتور طبقات کے سامنے کمزور کی آواز بنتی ہیں اور مذاکرات کے ذریعے توازن پیدا کرتی ہیں۔ عالمگیریت کے اس پرآشوب دور میں جہاں سرحدیں سمٹ رہی ہیں اور مقابلہ سخت ہو رہا ہے، مزدوروں کے حقوق کا تحفظ ایک عالمی چیلنج بن گیا ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ کسی بھی ملک کی جی ڈی پی میں اضافہ تب تک بے معنی ہے جب تک اس کا فائدہ اس نچلے طبقے تک نہ پہنچے جس نے اسے ممکن بنایا ہے۔ مزدور صرف معیشت کا پہیہ نہیں بلکہ وہ معاشرے کی اخلاقی قدروں کا پاسبان بھی ہے۔ اس کی دیانت، نظم و ضبط اور جفاکشی وہ اسباق ہیں جو کسی بھی قوم کے کردار کی تعمیر کرتے ہیں۔ وہ اپنی خاموش محنت سے یہ پیغام دیتا ہے کہ رزقِ حلال کی برکت اور مشقت کی لذت ہی زندگی کا اصل حسن ہے۔ کسی بھی ناگہانی آفت یا بحران میں یہی طبقہ ہراول دستے کا کردار ادا کرتا ہے۔ جب دنیا رک جاتی ہے، تو یہ مزدور ہی ہوتے ہیں جو اپنی جانوں پر کھیل کر ضروری خدمات کی فراہمی کو یقینی بناتے ہیں۔ ان کی یہ قربانیاں تقاضا کرتی ہیں کہ انہیں صرف مئی کے پہلے دن یاد نہ رکھا جائے بلکہ سال کے 365 دن ان کے حقوق اور ان کی عظمت کا اعتراف کیا جائے۔ الغرض، معاشرے کی ترقی کا سفر مزدور کے قدموں کی چاپ سے ہی وابستہ ہے۔ اگر ہم ایک ایسے مستقبل کا خواب دیکھنا چاہتے ہیں جہاں عدل ہو، امن ہو اور آسودگی ہو، تو ہمیں محنت کش کے ہاتھ کو مضبوط کرنا ہوگا۔ وہ معاشرہ کبھی زوال کا شکار نہیں ہو سکتا جہاں مزدور کی قدر کی جائے اور جہاں پسینے کے خشک ہونے سے پہلے اس کا اجر ادا کر دیا جائے۔ مزدور کی عظمت کا اعتراف درحقیقت انسانیت کی عظمت کا اعتراف ہے، اور یہی وہ شاہراہ ہے جو ہمیں حقیقی معنوں میں ایک ترقی یافتہ اور متمدن قوم بنا سکتی ہے۔ ہمیں اپنے فکری رویوں میں تبدیلی لانی ہوگی اور یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ معاشرے کے اس عظیم معمار کے بغیر ترقی کا ہر محل ریت کی دیوار ثابت ہوگا۔ مزدور کو بااختیار بنانا، اسے عزت دینا اور اسے قومی دھارے میں برابر کی جگہ دینا ہی وہ واحد راستہ ہے جس پر چل کر ہم ایک پائیدار اور درخشاں مستقبل کی ضمانت دے سکتے ہیں۔

عمر عبداللہ نے امت شاہ سے کی ملاقات

مرکز کے زیر انتظام علاقے کو ریاست کا درجہ دینے پر کیا تبادلہ خیال

عمر عبداللہ نے ایل جی کو ٹیلی کام اختیارات دینے کی حمایت کی، کانگریس برہم، طارق حمید نے کہا، اس قدم کو جمہوری طرزِ حکمرانی میں ایک اور نقب زنی قرار دیا

نئی دہلی: جموں اور کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ سے ملاقات کی، اور دونوں رہنماؤں نے مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے متعلق مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ قومی دارالحکومت کے لیے روانہ ہونے سے قبل وزیر اعلیٰ نے سری نگر میں صحافیوں کو بتایا کہ وہ جموں وکشمیر سے متعلق تمام مسائل پر بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کاش ہمیں وزیر داخلہ کے ساتھ صرف ایک ملاقات میں ریاست کا درجہ مل جاتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہمیں بہت پہلے مل جاتا۔ لیکن ہاں میں ملاقات میں ریاست کا درجہ اور جموں وکشمیر سے جڑے دیگر مسائل کو ضرور اٹھاؤں گا۔

عبداللہ نے یہ بھی کہا تھا کہ عوامی تحفظ سے متعلق واقعات کے دوران لیفٹیننٹ گورنر کو ٹیلی کمیونیکیشن سے متعلق اختیارات دینے میں کوئی غلط بات نہیں ہے، کیونکہ وہ سکیورٹی اور امن وامان کے انچارج تھے۔ عبداللہ نے نامہ نگاروں سے کہا یہ درست اقدام ہے۔ یہ اختیارات لیفٹیننٹ گورنر کے پاس ہونے چاہئیں۔ یہ نہ تو کاروبار کے قواعد کے خلاف ہے اور نہ ہی تنظیم نو کے ایکٹ کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ فون سروسز یا انٹرنیٹ کو بند کرنے کے احکامات محکمہ داخلہ کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں، جو لیفٹیننٹ گورنر کے ماتحت آتے ہیں۔ مرکز نے گزشتہ ہفتے جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کو مرکز کے زیر انتظام علاقے میں ٹیلی کام خدمات سے متعلق اختیارات کا استعمال کرنے کا اختیار دیا تھا، جیسے کہ عوامی تحفظ کے واقعات یا قومی ایمرجنسی کے دوران سگنل بلاک کرنا، خدمات معطل کرنا وغیرہ۔

مسٹر عبداللہ نے نامہ نگاروں سے بات چیت کرتے ہوئے ایک طرف جہاں ریاست کا درجہ بحال کرنے کا معاملہ ایک بار پھر اٹھانے کی بات کہی، وہیں دوسری طرف ان کے ایجنڈے میں طرزِ حکمرانی سے متعلق کئی دیگر معاملات بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمیں کسی ایک میٹنگ سے ہی ریاست کا درجہ مل جاتا تو ہمیں یہ بہت پہلے ہی مل گیا ہوتا۔ یہ عمل ابھی جاری ہے۔ لیکن جب بھی ہم ملتے ہیں، میں ہمیشہ ریاست کے درجے کے بارے میں بات کرتا ہوں۔

جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے پیر کے روز مرکز کے زیر انتظام ریاست کے ٹیلی کام سیکٹر میں لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا کے اختیارات بڑھانے کے مرکزی حکومت کے فیصلے کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر کو اس طرح کے اختیارات دینے میں کچھ بھی غلط نہیں ہے۔ دوسری طرف جموں وکشمیر کانگریس کے صدر طارق حمید نے اس قدم کو جمہوری طرزِ حکمرانی میں ایک اور نقب زنی قرار دیا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ کانگریس نے حکمراں نیشنل کانفرنس کے ساتھ مل کر 2024 کا جموں وکشمیر اسمبلی انتخاب اتحاد میں لڑا تھا اور وہ ریاست میں حکمراں اتحاد کا حصہ ہیں۔ مرکز نے ایک بڑے انتظامی اقدام کے تحت حال ہی میں جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کو ٹیلی کمیونیکیشن ایکٹ 2023 کے تحت ریاستی حکومت کے اختیارات استعمال کرنے کے لیے مجاز قرار دیا ہے، جس سے ٹیلی کام انتظامیہ اور ریگولیٹری معاملات میں مرکز کے زیر انتظام انتظامیہ کے کردار میں توسیع ہوئی ہے۔ مسٹر عمر عبداللہ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لیفٹیننٹ گورنر کو ٹیلی کام کے اختیارات دینے میں کچھ بھی غلط نہیں ہے کیونکہ فون ٹیپنگ، موبائل خدمات کی معطلی اور انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن سے متعلق فیصلے محکمہ داخلہ سے جڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ان کے پاس ٹیلی کام کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ری آرگنائزیشن ایکٹ یا کاروباری قواعد کے خلاف ہو۔''

انہوں نے مزید کہا کہ مواصلات میں رکاوٹ یا انٹرنیٹ خدمات کی معطلی جیسے اقدامات صرف امن وامان کی سنگین صورتحال میں کیے جاتے ہیں اور محکمہ داخلہ کے ذریعے جاری کیے جاتے ہیں، جو لیفٹیننٹ گورنر کے ماتحت کام کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ٹیلی فون ٹیپ کرنا، موبائل سروس بند کرنا یا انٹرنیٹ بند کرنا یہ احکامات محکمہ داخلہ سے آتے ہیں۔ داخلہ، امن وامان اور سکیورٹی لیفٹیننٹ گورنر کی ذمہ داری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر منتخب حکومت سکیورٹی کے معاملات پر کنٹرول کے بغیر ایسے فیصلوں میں شامل ہوگی تو اس سے انتظامی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ مسٹر عبداللہ نے کہ کہ ''اگر صورتحال بگڑتی ہے اور موبائل انٹرنیٹ بند کرنا پڑتا ہے تو لیفٹیننٹ گورنر کی طرف سے حکم جاری کیا جائے گا۔ جب تک سکیورٹی اور امن وامان کی ذمہ داری لیفٹیننٹ گورنر کے پاس ہے، تب تک ان کے پاس یہ طاقت ہونی چاہیے۔'' ایک دن پہلے، جموں وکشمیر کانگریس کے سربراہ اور ایم ایل اے طارق نے کہا تھا کہ ''جموں وکشمیر کی غیر منتخب طاقت کو انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن، مواصلاتی نیٹ ورک کی نگرانی اور ڈکرپشن اتھارٹی سمیت وسیع ٹیلی کام اختیارات سونپنے کا فیصلہ جموں وکشمیر میں منتخب حکومت کے جمہوری حکمرانی کے نظام میں ایک اور نقب ہے۔

جب 'غریبی میں آٹا گیلا ہو رہا ہے' تب مودی جی ملک کو بچت کرنے کا 'پاٹھ' پڑھا رہے ہیں: ملکارجن کھڑگے

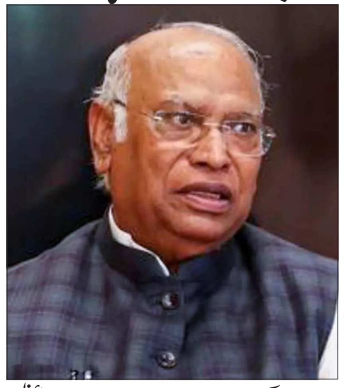

نئی دہلی (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار (10 مئی) کو ملک کی عوام سے اپیل کی کہ آئندہ ایک سال تک وہ سونا نہ خریدیں، غیر ملکی سفر میں کمی کریں اور پٹرول کم خرچ کریں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ورک فراہم ہوم کی بھی بات کی۔ ان کی اس اپیل پر کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے کا سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھتے ہیں کہ ''جب غریبی میں آٹا گیلا ہو رہا ہے تب مودی جی ملک کو بچت کرنے کا پاٹھ پڑھا رہے ہیں۔'' اپنی 'ایکس' پوسٹ میں کانگریس صدر مزید لکھتے ہیں کہ ''28 فروری کو جب مغربی ایشیا میں جنگ شروع ہوئی تب کانگریس پارٹی نے ہر پہلو کو نمایاں کیا تھا۔ جیسے معیشت کی بربادی، روپے کی مسلسل گراوٹ، پٹرول-ڈیزل-ایل پی جی کی قیمت اور قلت، کسانوں کے لیے کھاد کی کمی، فوڈ سکیورٹی پر منڈلاتا خطرہ، دوائیوں کی قیمت، ایم ایس ایم ای کا بحران اور بہت کچھ!!'' ساتھ ہی انہوں نے وزیر اعظم مودی سے کچھ تلخ سوالات بھی کیے کہ ''وزیر اعظم مودی جی انتخابی تشہیر میں کیوں مشغول تھے؟ کیوں روڈ شو کر رہے تھے؟ کیوں کہہ رہے تھے کہ صورتحال قابو میں ہے، سب چنگا سی؟''

ملکارجن کھڑگے مزید لکھتے ہیں کہ ''اب جب انتخابات ختم ہو گئے ہیں تو ملک کو مشورہ دیا جا رہا ہے کہ یہ مت کریے، وہ مت خریدیے، اس کی بچت کیجیے، ورک فرام ہوم کیجیے...!'' کانگریس کے قومی صدر کا کہنا ہے کہ ''اپنی 12 سالہ ناکامی کا ٹھیکرا ملک کی عوام پر مت پھوڑیے مودی جی!! گوسوامی تلسی رام نے صحیح کہا ہے 'پراُپدیش کُشل بہتیرے' (دوسروں کو نصیحت کرنا بہت آسان ہے)'' قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم مودی نے اتوار کو حیدرآباد میں بی جے پی کی تلنگانہ اکائی کے ذریعہ منعقدہ ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے لوگوں سے تحمل برقرار رکھنے کی اپیل کی تھی۔ خلیجی ممالک میں جاری کشیدگی اور گلوبل انرجی کو لے کر بڑھتے دباؤ کو دیکھتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ لوگوں کو پٹرول، ڈیزل اور گیس کا استعمال بہت سوچ سمجھ کر اور تحمل کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کورونا کے دور میں ملک نے ورک فرام ہوم، آن لائن میٹنگ اور ویڈیو کانفرنسگ جیسے انتظامات کو اپنایا تھا۔ ایسے میں موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ان انتظامات کو پھر سے ترجیح دینے کی ضرورت ہے۔

کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے حیدرآباد میں وزیر اعظم مودی کی تقریر پر تنقید کی

حیدرآباد، (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی ایم) کے تلنگانہ ریاستی سکریٹری جان ویزلے نے پیر کے روز وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حیدرآباد میں عوامی جلسے کے دوران ان کی تقریر نے تلنگانہ کے عوام کو مایوس کیا ہے۔ اپنے بیان میں جان ویزلے نے کہا کہ وزیر اعظم نے ریاست سے متعلق اہم مسائل پر کوئی واضح بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ بیارام اسٹیل فیکٹری، پالامورو-رنگاریڈی پروجیکٹ کو قومی پروجیکٹ کا درجہ دینے، پسماندہ طبقات کے لیے 42 فیصد ریزرویشن نافذ کرنے اور تلنگانہ کو دیے جانے والے مرکزی فنڈ میں کمی جیسے اہم معاملات پر وزیر اعظم خاموش رہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ترقی کے لیے تلنگانہ کو بی جے پی کے ساتھ 'ہاتھ ملانے' کا مشورہ دینا آئین کی روح اور وفاقی تعاون کے اصولوں کے خلاف ہے۔ سی پی ایم لیڈر نے ایندھن کے استعمال میں کمی، غیر ضروری اخراجات سے بچنے اور عوامی ٹرانسپورٹ کے استعمال سے متعلق وزیر اعظم کے مشورے پر بھی تنقید کی۔

حکومت نے جاری کیا 'وی بی-جی رام جی' ایکٹ کا نوٹیفکیشن

یکم جولائی سے پورے ملک میں ہوگا نافذ، دیہی روزگار نظام میں بڑی تبدیلی دیکھنے کو مل سکتی ہے

نئی دہلی (ایجنسی) مرکزی حکومت نے ایک نیا دیہی روزگار قانون 'وی بی-جی رام جی ایکٹ، 2025' کے متعلق سرکاری نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ یہ قانون یکم جولائی 2026 سے ملک کی تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں نافذ کیا جائے گا۔ یہ نیا قانون موجودہ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کی جگہ لے گا۔ اس نئے قانون کے نافذ ہونے کے بعد دیہی روزگار نظام میں بڑی تبدیلی دیکھنے کو مل سکتی ہے۔ مرکزی وزارت دیہی ترقی کے مطابق یہ نیا ڈھانچہ دیہی روزگار کو صرف مزدوری تک محدود نہیں رکھے گا، بلکہ گاؤں میں بنیادی ڈھانچے اور ذریعہ معاش پر مبنی اثاثوں کی تعمیر پر بھی توجہ مرکوز کرے گا۔ مرکزی وزیر برائے زراعت و دیہی ترقی شیوراج سنگھ چوہان نے کہا کہ یہ منصوبہ دیہی ہندوستان کے لیے نئی صبح ثابت ہوگی۔ بھوپال میں میڈیا سے بات چیت کے دوران انہوں نے بتایا کہ نئے قانون کے تحت دیہی خاندانوں کو ہر سال 125 دنوں کے روزگار کی گارنٹی دی جائے گی، جبکہ منریگا میں یہ حد 100 دنوں کی تھی۔

حکومت نے واضح کیا ہے کہ منریگا کے تحت جاری تمام ادھورے پروجیکٹ یکم جولائی تک پورے کیے جائیں گے۔ ساتھ ہی ریاستوں کو نیا نظام نافذ کرنے کے لیے 6 ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔ حالانکہ جولائی کے بعد دیہی روزگار سے متعلق فنڈنگ صرف 'وی بی-جی رام جی' فریم ورک کے تحت ہی جاری ہوگی۔ اس منصوبہ کے لیے مرکزی حکومت نے بجٹ میں 95 ہزار کروڑ روپے سے زائد کا التزام کیا ہے۔ ریاستوں کی حصہ داری جوڑنے پر کل سالانہ اخراجات 1.51 ٹریلین روپے سے زائد رہنے کا اندازہ ہے۔ اس کے تحت پانی کے تحفظ کے منصوبے، دیہی سڑکیں، پل، اسکول کی عمارتیں، آنگن واڑی مراکز اور زراعت سے متعلق بنیادی ڈھانچہ تعمیر کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ سیلف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جی) اور فارمر پروڈیوسر آرگنائزیشن (ایف پی او) کے لیے کام کی جگہیں اور شیڈ جیسے اثاثے بھی بنائے جائیں گے۔ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں ریٹیننگ وال اور دیگر آفات سے نمٹنے والی تعمیرات کو بھی اس منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے مزدوروں کی ادائیگی کو لے کر بھی بڑا دعویٰ کیا ہے۔ مزدوری براہ راست بینک یا ڈاک گھر کھاتوں میں 'ڈی بی ٹی' کے ذریعہ بھیجی جائے گی۔ حکومت کا مقصد 3 دنوں کے اندر ادائیگی کرنے کا ہے، جبکہ زیادہ سے زیادہ حد 15 دن طے کی گئی ہے۔ ادائیگی میں تاخیر ہونے پر مزدوروں کو معاوضہ ملے گا اور مطالبہ کے باوجود روزگار نہ ملنے پر بے روزگاری بھتہ دیا جائے گا۔ منصوبہ کو بہتر طور سے چلانے کے لیے انتظامی اخراجات کی حد 6 فیصد سے بڑھا کر 9 فیصد کر دی گئی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس سے فیلڈ اسٹاف کو وقت پر تنخواہ اور بہتر وسائل مل سکیں گے۔

تمل ناڈو اسمبلی کا پہلا اجلاس، وجے، اُدینِدھی اور ای پی ایس نے لیا حلف

چنئی، (یو این آئی) تمل ناڈو کی 17 ویں اسمبلی کا پہلا اجلاس پیر کے روز شروع ہوا، جس میں نو منتخب اراکین اسمبلی کو حلف دلایا گیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ اور تملگا ویٹری کزگم (ٹی وی کے) کے بانی سی۔ جوزف وجے نے بھی رکن اسمبلی کی حیثیت سے حلف لیا۔ صبح 9:30 بجے اجلاس شروع ہوتے ہی پروٹیم اسپیکر ایم۔ وی۔ کرُپیّا نے اسمبلی رجسٹر پر دستخط کیے۔ انہیں اتوار کی شام گورنر راجندر وشواناتھ ارلیکر نے حلف دلایا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے وزیر اعلیٰ، ان کے کابینہ کے ساتھیوں، قائد حزبِ اختلاف، ڈی ایم کے کے اُدینِدھی اسٹالن، سابق وزرائے اعلیٰ ایڈاپڈی کے۔ پلانیسوامی اور او۔ پنیّر سیلوم سمیت دیگر اراکین کو انتخابی سرٹیفکیٹ پیش کرنے کے بعد حلف لینے کے لیے مدعو کیا۔ دیگر اراکین نے باری باری حلف لیا۔ نو نئے وزراء میں سے آٹھ نے حلف لیا، جبکہ واحد خاتون رکن ایس۔ کیرتنا اپنا سرٹیفکیٹ لانا بھول گئیں، اس لیے انہیں بعد میں حلف دلایا جائے گا۔ 234 رکنی اسمبلی میں 233 اراکین نے حلف لیا، جبکہ ایک نشست خالی رہی کیونکہ وجے نے دو نشستوں سے کامیابی حاصل کرنے کے بعد تروچی ایسٹ سیٹ سے استعفیٰ دے کر پیریمبور سیٹ برقرار رکھی۔ حلف برداری کا عمل شام تک جاری رہنے کے بعد ایوان کی کارروائی دن بھر کے لیے ملتوی کر دی جائے گی۔

کارروائی منگل کو دوبارہ شروع ہوگی، جب اسپیکر اور نائب اسپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔ اس کے بعد 13 مئی کو وزیر اعلیٰ وجے ایوان میں اپنی اکثریت ثابت کریں گے، جیسا کہ گورنر نے حکومت سازی کے وقت ہدایت دی تھی۔ وجے نے سیاست میں آنے کے محض دو برس کے اندر 108 نشستیں جیت کر بڑی کامیابی حاصل کی اور تمل ناڈو کی سیاست میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ اس سے ڈی ایم کے اور اے آئی اے ڈی ایم کے کی تقریباً چھ دہائیوں پرانی بالادستی کا خاتمہ ہوا۔ اگرچہ ٹی وی کے کے پاس تکنیکی طور پر 107 اراکین ہیں اور اکثریت سے 11 نشستیں کم تھیں، لیکن ڈی ایم کے کے کچھ اتحادیوں کی حمایت سے وجے نے گورنر سے ملاقات کر کے حکومت بنانے کا دعویٰ پیش کیا، جس سے ایک ہفتے سے جاری سیاسی تعطل ختم ہو گیا۔

بھگونت مان کے کزن گیان سنگھ بی جے پی میں شامل

چنڈی گڑھ، (یو این آئی) پنجاب کی سیاست میں پیر کو ایک اہم پیش رفت ہوئی جب چیف منسٹر بھگونت مان کے چچیرے بھائی گیان سنگھ نے رسمی طور پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شمولیت اختیار کی۔ شمولیت کی تقریب چنڈی گڑھ میں منعقد ہوئی، جہاں نائب سینی اور پنجاب بی جے پی کے صدر سنیل جاکھڑ خصوصی طور پر موجود تھے۔ گیان سنگھ کی بی جے پی میں شمولیت کو اہم سمجھا جاتا ہے کیوں کہ اس سے قبل وہ لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات میں عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے چیف الیکشن انچارج کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس پیش رفت کو حکمراں عاپ کے لیے ایک بڑا سیاسی دھچکا سمجھا جا رہا ہے، خاص طور پر ریاست کے بلدیاتی انتخابات کے قریب آنے کے ساتھ۔ اپنے خاندانی تعلقات کے باوجود گیان سنگھ پہلے بھی ریاستی حکومت کے کام کاج پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ انہوں نے پنجاب میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے دوران حکومتی کارکردگی پر سنگین سوالات اٹھائے اور الزام لگایا کہ انتظامی غفلت نے لوگوں کی مشکلات میں اضافہ کیا۔ ایک سماجی کارکن اور سابق عاپ حکمت عملی کے طور پر، گیان سنگھ نے اکثر سوشل میڈیا اور عوامی فورمز کے ذریعے حکومتی پالیسیوں پر تنقید کی ہے۔ بہت سے معاملات پر ان کے موقف کو ریاستی حکومت کے سرکاری موقف سے مختلف دیکھا گیا ہے۔

وزیر اعظم مودی کی عوام سے کی گئی 'بچت اپیل' پر کانگریس رکن پارلیمنٹ کارتی چدمبرم کا پارلیمانی اجلاس بلانے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی کا عالمی بحران پر کی گئی 7 اپیلوں پر کانگریس رکن پارلیمنٹ کارتی پی چدمبرم کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو فوری طور پر پارلیمانی اجلاس بلانا چاہیے تاکہ وزیر اعظم مودی ہندوستان کو مضبوط اور خود انحصار بنانے کے لیے کی گئی 7 اپیلوں کے بارے میں ملک کو تفصیلی معلومات فراہم کی جا سکے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم مودی کے دفتر سے انتہائی سنگین ہدایات آئے ہیں ان کی وجہ کیا ہے؟ کارتی پی چدمبرم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر 'MyGov' کی 7 اپیلوں پر مشتمل ایک پوسٹ کو شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ ''حکومت کو فوری طور پارلیمانی اجلاس بلانا چاہیے، ملک کو اعتماد میں لینا چاہیے اور ہمیں موجودہ حالات کی اصلیت کے بارے میں بتانا چاہیے، جن کی وجہ سے یہ اپیل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔''

واضح رہے کہ 'MyGov' کی پوسٹ میں وزیر اعظم مودی کی 7 اپیلیں بتائی گئی ہیں۔ ان اپیلوں کو مشکل عالمی وقت میں ہندوستان کو مضبوط بنانے کے لیے بتایا گیا۔ اس پوسٹ کا عنوان ہے 'ملک سب سے پہلے، فرض آرام سے اوپر!' اس میں وزیر اعظم مودی کی عوام سے کی گئی اپیل کا ذکر ہے کہ ''جہاں تک ممکن ہو ورک فرام ہوم کو ترجیح دیں، ایندھن کی کھپت کم کریں، ایک سال تک غیر ملکی سفر سے گریز کریں، سودیشی مصنوعات اپنائیں، کھانا پکانے کے تیل کا استعمال کم کریں، قدرتی کھیتی کی طرف بڑھیں اور بلاضرورت سونے کی خریداری نہ کریں۔'' پوسٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ذمہ داری کا یہ اجتماعی احساس ہندوستان کو مزید مضبوط اور خود انحصار بنا سکتا ہے۔

دوسری جانب شیوسینا یو بی ٹی کی سابق راجیہ سبھا رکن پرینکا چترویدی کا بھی وزیر اعظم مودی کی عوام سے کی گئی 'بچت اپیل' پر سخت ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''روپیہ کمزور ہو رہا ہے لیکن اچھی پالیسی بنانے کے بجائے عوام کو مشورے دیے جا رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے طنزیہ انداز میں لکھا کہ ''اصل میں روپیہ نہیں گر رہا ہے بلکہ ڈالر مضبوط ہو رہا ہے۔ حکومت پالیسیاں بنانے کے بجائے عوام سے اپیل کر رہی ہے کہ سونا نہ خریدیں اور بیرون ملک سفر سے گریز کریں۔''

قیدیوں کی قبل از وقت رہائی کے معاملے پر ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت سے جواب طلب کر لیا

نینی تال، (یو این آئی) اتراکھنڈ ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے احکامات کے باوجود قیدیوں کی قبل از وقت رہائی نہ ہونے کے معاملے پر پیر کے روز سماعت کرتے ہوئے ریاستی حکومت سے اس سلسلے میں پالیسی سے متعلق مکمل معلومات پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ہائی کورٹ نے اس معاملے کا از خود نوٹس لیتے ہوئے مفادِ عامہ کی عرضی کے طور پر اس پر سماعت شروع کی ہے۔ اس کیس کی سماعت جسٹس رویندر میٹھانی اور جسٹس سدھارتھ شاہ پر مشتمل ڈویژن بنچ نے کی۔ سماعت کے دوران ریاستی حکومت کی جانب سے عدالت کو بتایا گیا کہ سابقہ عدالتی احکامات پر عمل کرتے ہوئے بیشتر قیدیوں کو جیل سے رہا کر دیا گیا ہے، تاہم سنگین جرائم میں ملوث قیدیوں کو رہائی نہیں دی گئی۔

مغربی بنگال: سویندو کابینہ کی پہلی کابینہ میٹنگ، 6 ایجنڈوں پر لگی مہر

اجلاس میں بی ایس ایف کو زمین کی منتقلی اور آیوشمان بھارت اسکیم کی منظوری

کولکاتہ (ایجنسی) آج نابنّا میں مغربی بنگال حکومت کی پہلی کابینہ میٹنگ کے بعد وزیر اعلیٰ سویندو ادھیکاری نے ریاست کی انتظامی سمت، گڈ گورننس، سرحدی سکیورٹی، مرکزی حکومت کی اسکیموں کے نفاذ اور آئینی طرز حکمرانی سے متعلق کئی بڑے فیصلوں کا اعلان کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مغربی بنگال میں 'گڈ گورننس، سکیورٹی اور ڈبل انجن حکومت' کی جو نئی شروعات ہوئی ہے، وہ ملک کی دیگر بی جے پی حکومت والی ریاستوں کے ترقیاتی راستے پر چلے گی۔ انہوں نے آئین ساز ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے 'فور دی پیپل، بائی دی پیپل، آف دی پیپل' کے نظریے پر عمل کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کابینہ میٹنگ میں وزیر اعظم نریندر مودی کے 'خوف آؤٹ، بھروسہ اِن' پیغام کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت عوام کے اعتماد، سکیورٹی اور ترقی کو سب سے زیادہ ترجیح دے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ موجودہ سماجی فلاحی اسکیمیں بند نہیں کی جائیں گی، لیکن انہیں شفاف طریقے سے چلایا جائے گا۔ تاہم کسی مردہ شخص، کسی غیر ہندوستانی یا غیر قانونی شخص کو ان کا فائدہ نہیں دیا جائے گا۔ بی ایس ایف کے لیے ضروری تمام زمین فراہم کرنے کا یقین دلاتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سابقہ حکومت غیر قانونی دراندازوں کے مفاد میں مرکزی حکومت اور عدالتوں کی ہدایات کو نظر انداز کرتی رہی۔

کابینہ میٹنگ میں طویل عرصہ بعد مغربی بنگال میں 'خوف سے پاک، خون خرابے سے پاک اور منصفانہ انتخابات' کے انعقاد پر ریاست کے ووٹروں، انتظامیہ اور انتخابی عمل سے وابستہ تمام افراد کو شکریہ اور مبارکباد دی گئی۔ ساتھ ہی بی جے پی کے 321 شہید کارکنوں کو گہرا خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کے اہل خانہ کے ساتھ حکومت پوری مضبوطی سے کھڑی رہے گی اور سیاسی قتل میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کابینہ میٹنگ میں لیے گئے اہم فیصلے

آیوشمان بھارت سے مغربی بنگال کو جوڑا گیا: ریاستی حکومت نے باضابطہ طور پر آیوشمان بھارت اسکیم سے جڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ محکمۂ صحت کے سکریٹری اور وزیر اعلیٰ دفتر کے مشیر کو مرکزی وزارت صحت کے ساتھ ضروری معاہدہ جلد مکمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

مرکزی حکومت کی دیگر اسکیموں میں فعال شمولیت: پردھان منتری جن آروگیہ یوجنا، پردھان منتری کسان بیمہ یوجنا، پی ایم شری، وشوکرما، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ، اُجولا یوجنا سمیت مرکزی حکومت کی کئی دیگر اسکیموں میں ریاست کو فعال طور پر شامل کرنے کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹوں کو تمام درخواستیں فوری طور پر متعلقہ مرکزی وزارتوں کو بھیجنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

انتظامی اصلاحات: انتظامی اصلاحات کے تحت آئی اے ایس افسران کو مرکزی تربیتی نظام سے جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بھارتیہ نیائے سنہتا نافذ: مغربی بنگال کو بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کے مطابق مکمل طور پر ہم آہنگ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

سرکاری ملازمت کی عمر کی حد میں 5 سال کا اضافہ: نوجوان طبقہ کے لیے روزگار کے مواقع بڑھانے کی غرض سے سرکاری ملازمت کے لیے درخواست دینے کی زیادہ سے زیادہ عمر کی حد میں 5 سال کا اضافہ کیا گیا ہے۔

مردم شماری سے متعلق ہدایات نافذ: وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سابقہ حکومت نے مرکزی وزارت داخلہ کی 16 جون 2025 کی مردم شماری سے متعلق ہدایات کو طویل عرصہ تک نافذ نہیں کیا۔ موجودہ حکومت نے اس انتظامی ہدایت کو فوری طور پر آج سے نافذ کر دیا ہے۔

ابھیشیک بنرجی کا کھجوری آتش زنی میں بی جے پی پر الزام

نئی دہلی، (یو این آئی) ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی نے مغربی بنگال کے کھجوری علاقے میں مبینہ آتش زنی کے واقعے میں بی جے پی کے کارکنوں کے ملوث ہونے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے پیر کے روز مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ریاست میں تشدد کو ایک سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ اپنے واٹس ایپ چینل پر ایک پوسٹ میں بنرجی نے کہا کہ کھجوری کے جونکا گرام پنچایت میں کئی دکانوں کو آگ لگا دی گئی، جس سے مقامی لوگوں کی روزی روٹی کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ''بی جے پی کے شرپسندوں نے پولیس کی موجودگی میں اتوار کی رات تقریباً 10 دکانوں کو نذرِ آتش کر دیا۔'' مرکزی سکیورٹی فورسز کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا، ''مرکزی فورسز کہاں ہیں؟ کیا انہیں صرف اسی وقت تعینات کیا جاتا ہے جب یہ بی جے پی کے سیاسی ایجنڈے کے مطابق ہو؟ کیا وزیر داخلہ خاموشی سے دیکھ رہے ہیں جب بنگال جل رہا ہے؟'' بنرجی نے مزید کہا کہ یہ واقعہ قانون و نظم کی ناکامی کو ظاہر کرتا ہے اور اگر اسے نہ روکا گیا تو حالات مزید خراب ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''اگر دکانوں کو جلایا جا سکتا ہے اور دن دہاڑے لوگوں کو خوفزدہ کیا جا سکتا ہے۔

بنگال میں شکست کے بعد کئی ترنمول لیڈروں نے اپنی ہی پارٹی پر تنقید شروع کر دی، ممتا بنرجی بھی نشانے پر

کولکاتہ، (یو این آئی) مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی بڑی کامیابی کے بعد ترنمول کانگریس کے تنظیمی اور حکومتی حلقوں میں اندرونی اختلافات کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔ پارٹی کے مختلف سطحوں کے کئی عہدیداروں اور رہنماؤں نے قیادت کے خلاف علانیہ بیان بازی شروع کر دی ہے۔ ان تنقیدوں میں پارٹی سربراہ ممتا بنرجی اور ان کے بھتیجے و پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی کو بھی نہیں بخشا گیا۔ ترنمول کانگریس نے پارٹی مخالف سرگرمیوں کے الزام میں کئی ترجمانوں، جن میں کوہنور مجمدار، رجو دتہ اور کارتک گھوش شامل ہیں، کو چھ سال کے لیے معطل کر دیا ہے۔ پارٹی نے مالدہ کے سینئر لیڈر کرشنندو نارائن چودھری اور سابق وزیر رویندر ناتھ گھوش کی بیٹی اور نوجوان رہنما پاپیا گھوش کو بھی شوکاز نوٹس جاری کیا ہے۔ ان سے 24 گھنٹوں کے اندر اپنے طرزِ عمل پر وضاحت طلب کی گئی ہے۔ پارٹی کے اندر یہ شدید بے چینی ایسے وقت سامنے آئی ہے جب کئی رہنماؤں نے پارٹی کی پالیسیوں، قیادت کے رویے اور کارکنوں کے ساتھ برتاؤ پر سوال اٹھانے شروع کر دیے ہیں۔ معطل کیے گئے رہنماؤں میں رجو دتہ سب سے زیادہ سخت ناقد کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ تادیبی کارروائی کے اعلان کے فوراً بعد انہوں نے کہا کہ انہوں نے اپنی زندگی کے 13 سال ترنمول کانگریس کے لیے وقف کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ کسی سیاسی خاندان کی بنیاد پر نہیں بلکہ اپنی محنت اور کام کی بدولت آگے بڑھے ہیں۔ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر جاری ایک ویڈیو میں رجو دتہ نے نو منتخب وزیر اعلیٰ شوبھیندو ادھیکاری اور دیگر بی جے پی رہنماؤں سے ماضی میں ان کے خلاف دیے گئے بیانات پر معافی بھی مانگی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جب شوبھیندو ادھیکاری اپوزیشن لیڈر تھے، تب ترنمول کے بعض گروپوں نے ان پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ ادھیکاری کو نشانہ بنائیں۔ رجو دتہ نے دعویٰ کیا کہ انتخاب کے بعد ہونے والے تشدد کے دوران ترنمول کے ہزاروں کارکنوں کو بچانے میں شبھیندو ادھیکاری نے اہم کردار ادا کیا تھا۔ کوہنور مجمدار بھی اس سے قبل پارٹی قیادت کے طریقۂ کار پر ناراضی ظاہر کر چکے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ سینئر رہنماؤں کو بھی ابھیشیک بنرجی سے ملاقات کے لیے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا تھا۔ مالدہ ضلع میں ترنمول کانگریس کی خراب کارکردگی کے بعد کرشنندو نارائن چودھری نے بھی اسی طرح کے خدشات ظاہر کیے۔ انہوں نے کہا کہ تجربہ کار پارٹی کارکنوں کے ساتھ مناسب سلوک نہیں کیا جا رہا اور ان کی مسلسل نظر اندازی کی جا رہی ہے۔

ہندو مسلم اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی سازشیں

ہاپوڑ کے گاؤں دہرہ میں مسلم آبادی پر حملہ گھنونی حرکت

سہارنپور (احمد رضا) سرکاری مشینری اور پولیس ملازمین کی موقع پرستی پر مبنی حکمت عملی ہندو مسلم اتحاد کو پارہ پارہ کررہی ہے بلاوجہ کی باتوں سے ہندو مسلم اتحاد کو بھاری نقصان پہنچ رہا ہے ملک کا ہندو مسلم عوام مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے مگر موقع پرست سیاست اور تنظیمیں یہ برداشت نہیں کر پا رہی ہے اس لئے ہی وقت رہتے فسادیوں پر ایکشن لینے میں پولیس آنا کانی کا مظاہرہ کرتی ہے جس وجہ سے غلط فہمی پیدا ہونے لگتی ہے اور ہمارے جمہوری نظم و نسق کو نقصان پہنچتا ہے موصولہ اطلاعات کے مطابق ہاپوڑ کے گاؤں دہرہ میں مہارانہ پرتاپ جینتی کے نام پر سیکڑوں شدت پسند افراد کا مسلم آبادی پر حملہ کسی بھی صورت قابل قبول نہیں شدت پسند سڑکوں اور چھتوں سے مسلم طبقہ کے گھروں میں داخل ہوئے اور مرد، خواتین کے ساتھ ساتھ بچوں پر لاٹھی ڈنڈوں اور لات گھونسو سے دھاوا بول دیا جسمیں درجنوں مسلم افراد کو چوٹیں آئی ہیں پانچ افراد سہیل، ہاشم، کامل، اورنگ زیب اور دانش سرکاری اسپتال میں زیر علاج ہیں جن میں ایک نوجوان سہیل کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے مہارانہ پرتاپ جینتی کے نام پر حملے ظاہر کرتا ہے کہ یہ مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کی گھنونی سازش کا حصہ ہے تمام ویڈیوز ہونے کے بعد فرقہ پرست اور شدت پسند ہندو افراد کو گرفتار نہ کرکے صرف اور صرف مجروح ہوئے مسلم افراد کے خلاف مقدمے درج کئے جا رہے ہیں اور مسلم افراد کو ہی گرفتار کیا جارہا ہے! ہاپوڑ اور پورے ملک کے حالات کے مدنظر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے بتایا ہے کہ عام لوگوں کا کہنا ہے کہ بے قصور مسلمانوں کو ہی مارا اور پیٹا جارہا ہے مسلم افراد کو فساد کا ذمہ دار بنا دیا گیا ہے غور طلب بات یہ ہے کہ اس طرح کی حکمتِ عملی دستور ہند کے خلاف سرکاری مشینری کی تعصب نفرت اور حسد سے بھری ہوئی ایک طرفہ کاروائی ہے اسی طرح پچھلے ہفتہ بنگال میں بھاجپا کی سرکار وجود میں آجانے کے بعد سے مسلسل بنگال کے بیشتر علاقوں میں مسلم آبادی کو نشانہ بنایا جارہا ہے انکے گھروں اور دکانوں کو بلڈوزر چلا کر تباہ برباد کیا جارہا ہے سیکڑوں دکانوں اور گھروں کو آگ بھی لگادی گئی ہے اس طرح کی نفرت اور حسد پر مبنی مسلم مخالف کارکردگی سے ظاہر ہے کہ مسلم آبادی کو نیست و نابود کرنے کی ہر ممکن کوشش بھگوا بریگیڈ کررہی ہے پولیس شدت پسند تنظیموں کے لوگوں کی پشت پناہی میں مصروف ہے واضع رہے کہ ملک بھر میں دن بدن اسی طرح سے حالات بگڑتے چلے جارہے ہیں نشانہ صرف اور صرف مسلم آبادی کو بنایا جا رہا ہے اس طرح کے بگڑتے حالات حاضرہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے مسلم طبقہ کے علما‌ء کرام اور بزرگوں نے نیز مسلم پرسنل لاء بورڈ نے خصوصی دعائیں کرنے کی ہدایات جاری کی ہیں اہل مسلم پر اس ہدایت پر عمل کرنے کی ضرورت ہے واضع رہے کہ مسلمان اِس وقت اس ملک میں بہت ہی مشکل حالات سے گزر رہے ہیں، دستور کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے خاص پلاننگ کے تحت جہاں جہاں بھاجپا اقتدار میں ہے وہاں مسجدوں مدرسوں اور مزارات کی عمارتوں کو منہدم کرنے کی شرمناک حرکتیں انجام دی جارہی ہیں، مسلمانوں کے مکان کو بلڈوزر سے زمیں میں جارہا ہے اور اوقاف پر قبضہ کرنے کے لئے حکومت سازشیں کر رہی ہے، اب مدارس اسلامیہ کے نصاب کے خلاف سپریم کورٹ میں رٹ دائر کی گئی ہے وہیں صرف اور صرف ضلع سہارنپور میں ہی 900 سو سے زائد وقف املاک کی منظوری کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے مسلمانوں کے خلاف جو جرائم ہوتے ہیں، اُن پر حکومت کوئی توجہ نہیں دیتی اور مسلمان اپنے آپ کو لاچار و تنہا محسوس کر رہے ہیں اور اُن میں یہ احساس بجا طور پر پیدا ہو رہا ہے کہ حکومت اُن کو نہ صرف یہ کہ انصاف دینا نہیں چاہتی؛ بلکہ ظلم کو بڑھاوا دینے میں کسی نہ کسی شکل میں شدت پسند ہندو افراد کی پشت پناہی میں سرگرم ہے اندور کے علاقہ مؤ میں کل جامع مسجد کے گیٹ پر نماز تراویح کے دوران ہندو شدت پسند افراد نے دہشت پھیلائی سرکار اور سرکاری مشینری نے ہندو فریق کے خلاف کسی بھی موقع پر کچھ بھی کاروائی نہ کرتے ہوئے مسلم افراد کو ہی اکثر تشدد کا ذمہ دار بنادیا اس دردناک اور شرمناک عمل سے ہندو شدت پسند۔ افراد او ر سرکاری مشینری کی متعصب کارکردگی صاف صاف ظاہر ہوتی ہے، مسلم لائرز ایسوسی ایشن کے زمہ دار اور سینئر ایڈوکیٹ محمد علی نے حالات حاضرہ پر خصوصی توجہ کے ساتھ عدالتوں میں فائز بلند ترین مقام پر سرگرم ججوں سے انصاف کی امیّد جتاتے ہوئے کہا کہ آقائے نامدار محمّد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کہ ہمارے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صاف شفّاف فرمان ہے کہ "منصف (جج) کا ایک گھڑی کا فیصلہ عبادت گزار کی چالیس سال کی عبادت سے زیادہ افضل ہے" آپ ایک عظیم ملک کے عظیم عہدہ پر فائز ہیں جس کی ذمہ داریاں گوناگوں اور لامتناہی ہیں بشرطیکہ اسکا احساس زندہ ہوجائے، آپ کو بڑی دوراندیشی اور دوربینی سے فیصلے کرنے چاہیئے، اللہ کا شکر ہے کہ اب تک جو ہمارے قابل احترام ججوں نے فیصلے کئے ہیں وہ بہت حد تک انصاف پر مبنی ہیں، امید ہے کہ آئندہ بھی اسی روش پر چل کر حق گوئی و بیباکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی کی رعایت نہیں کی جائیگی اور ہر صورت انصاف کو ترجیح دی جائے گی اس مختصر تمہید کے بعد ملک کے ناگفتہ بہ حالات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بھاجپا کے زیادہ تر حکمرانوں کو حکمرانی کا ایسا نشہ سوار ہے کہ حق و ناحق کی تمیز کئے بغیر فیصلے صادر کئے جارہے ہیں، آج ہمارے وزیر اعظم بھی خاموش ہیں تو دوسری طرف ریاستی وزراء بھی اس کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے تغلقی فرمان نافذ کرکے ایک مخصوص طبقہ کو ہراساں کررہے ہیں، اس کے حقوق پر شب خوں مارا جارہا ہے، اس کی عبادت گاہوں کو شہید اور درگاہوں کو مسمار کیا جارہا ہے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہی حکمراں کامیاب رہتے ہیں یا وہی حکومتیں کامیاب کہی جاتی ہیں کہ جہاں اقلیتوں کے ساتھ عدل و انصاف کا برتاؤ کیا جاتا ہو، جہاں ان کی عزت و آبرو کی حفاظت ہو، جہاں ان کو امن و سکون سے زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہو، آج حالت یہ ہے کہ لڑکیوں کی عزت و آبرو کی ضمانت نہ تو کالج اور یونیورسٹی کے اندر ہے اور نہ باہر تو دوسری طرف مساجد کا شہید کرنے کا بھوت سوار ہو چکا ہے، سالہا سال کی قدیم تاریخی مساجد اور تاریخی درگاہیں مسمار کرنے کیلئے بلڈوزر گرجتے رہتے ہیں!

اصلاحِ معاشرہ اور دینی بیداری وقت کی اہم ضرورت: سید محمد عفان

جمعیت علماء شہر امروہہ کے زیرِ اہتمام جامع مسجد میں اہم میٹنگ کا انعقاد، مفتی محمد حمزہ متفقہ طور پر صدر منتخب

امروہہ: جمعیت علماء شہر امروہہ کے زیرِ اہتمام گزشتہ شب بعد نمازِ مغرب جامع مسجد امروہہ میں ایک اہم میٹنگ منعقد ہوئی، جس کی صدارت مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ کے مہتمم اور جمعیت کے کارگزار صدر مفتی محمد حمزہ صاحب نے کی۔ میٹنگ کا آغاز قاری محمد احسان اللہ (استاد مدرسہ اسلامیہ عربیہ) کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد نور عمر، مرزا زبیر ابن سیفی اور مولانا سعد امروہی نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ نظامت کے فرائض حافظ محمد حنیف (ناظمِ اعلیٰ جمعیت علماء امروہہ) نے حسن و خوبی کے ساتھ انجام دیے اور گزشتہ میٹنگ کی کاروائی پیش کی، جس کی تمام شرکاء نے تائید کی۔ میٹنگ سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے صدر جمعیت علماء اتر پردیش و صدر المدرسین مدرسہ جامع مسجد، حضرت مفتی سید محمد عفان صاحب منصور پوری نے مولانا سید ذاکر حسین صاحب کے سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے مسلمانوں کو غیر شرعی رسوم و رواج سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ انہوں نے نکاح کو سادہ اور آسان بنانے، شادی بیاہ میں فضول خرچی سے بچنے اور غریبوں و مظلوموں کے ساتھ ہمدردی اختیار کرنے کی اپیل کی۔ مفتی صاحب نے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت، علاقوں میں منظم مکاتب کے قیام اور مساجد میں درسِ قرآن و حدیث شروع کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے وقف جائیدادوں کے تحفظ کے حوالے سے متولی حضرات کو ہدایت دی کہ وہ اپنے دستاویزات درست کرکے 5 جون سے قبل ہر صورت "امید پورٹل" پر درج کرائیں۔ اسی دوران میٹنگ میں کارگزار صدر مفتی محمد حمزہ صاحب کو مستقل صدر بنانے کی تجویز پیش کی گئی، جسے حاضرین نے اتفاقِ رائے سے منظور کرلیا۔ مدرسہ کے استاد مفتی مشاہد الاسلام فاروقی نے بھی اپنے دردمندانہ خطاب میں معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی اور شادیوں میں پردے کے فقدان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے کی دعوت دی۔ آخر میں صدرِ مجلس مفتی محمد حمزہ صاحب نے نوجوانوں سے نماز کی پابندی اور دینی شعائر اپنانے کی اپیل کرتے ہوئے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ میٹنگ کا اختتام مہمانِ خصوصی مفتی سید محمد عفان منصور پوری کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر مفتی شاہد، مفتی محمد ذکوان، مفتی محمد سالم، مفتی محمد نوشاد، مفتی محمد سعود عالم، مولانا محمد ارشاد، قاری محمد یامین، مولانا دلدار حسین، ماسٹر عتیق الرحمن فاروقی، سید علی امام رضوی ایڈووکیٹ، مراد عارف ایڈووکیٹ، حافظ اختر حسین، ڈاکٹر سید مہتاب احمد، سالار غازی، صوفی نعیم احمد، ماسٹر عثمان، انور فریدی، آصف مصطفی، مولانا عمیر اطہر، عتیق اللہ، مولانا مصباح الدین، مفتی و ڈاکٹر عادل رضوی، مفتی محمد سلمان، حاجی ہارون الرشید، مولانا رضوان قاسمی، ارحم جانب اور کاشف خان سمیت کثیر تعداد میں مقامی افراد موجود تھے۔

ٹانڈہ میں خود شماری کے لیے بیداری مہم تیز

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) بھارت مردم شماری 2027 کے تحت جاری خود شماری مہم میں ٹانڈہ کے صحافیوں اور سماجی کارکنوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نگر پالیکا پریشد ٹانڈہ پہنچ کر شرکاء نے سیلفی پوائنٹ پر تصاویر بنوائیں اور مردم شماری رجسٹر میں اپنی تفصیلات درج کرائیں۔ ضلع مجسٹریٹ ایشا پریا کی اپیل اور نگر پالیکا چیئرپرسن شبانہ ناز کی پہل کے بعد اس مہم کو عوامی حمایت مل رہی ہے۔ اس موقع پر صحافیوں اور سماجی تنظیموں کے نمائندوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ خود شماری میں حصہ لے کر قومی فریضہ ادا کریں۔ مقررین نے کہا کہ مردم شماری سے حکومتی منصوبوں کا فائدہ آخری فرد تک پہنچانے میں مدد ملے گی۔ نگر پالیکا میں قائم ہیلپ ڈیسک کے ذریعے شہریوں کو آن لائن اندراج میں تعاون بھی فراہم کیا جارہا ہے۔

برکاتی مسجد نورنگ آباد میں مکتب اسلامیات ودارالقرآن کی نئی شاخ کا افتتاح

تعلیم وہ روشنی ہے جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتی ہے: علما

گورکھپور، تعلیمی ادارے مکتب اسلامیات و دارالقرآن کی نئی شاخ کا افتتاح برکاتی مسجد نورنگ آباد گورکھ ناتھ میں مفتی شہر اختر حسین منانی، شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی، مسجد متولی فیروز احمد اور پارشد نور محمد نے کیا۔ مفتی شہر اختر حسین منانی نے کہا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، عالم کی فضیلت عبادت کرنے والے کے لیے اتنی ہی عظیم ہے جتنی چودھویں کے چاند کی اہمیت عام ستاروں پر، ایک مضبوط معاشرے کی تعمیر کے لیے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی نہایت اہم ہے، مذہبی تعلیم اللہ تعالی کی عبادت، آخرت میں کامیابی، حلال و حرام اور نیکی اور بدی کی سمجھ فراہم کرتی ہے، وہیں جدید تعلیم خود انحصاری اور باعزت زندگی گزارنے کے لیے موقع فراہم کرتی ہے، مذہبی تعلیم روحانی اور اخلاقی ترقی کو فروغ دیتی ہے، اللہ تعالی کے قریب کرتی ہے اور جنت کا راستہ دکھاتی ہے، مکتب اسلامیات/ دارالقرآن مذہبی اور جدید دونوں طرح کی تعلیم فراہم کرتا ہے لہذا اپنے بچوں کا داخلہ یہاں ضرور کروائیں۔ شہر قاضی مفتی محمد اظہر شمسی نے کہا کہ تعلیم یافتہ اور فنی لحاظ سے ماہر طبقہ ہی دنیا میں اپنا مقام حاصل کرسکتا ہے، جہاں مذہبی تعلیم دل و روح کو منور کرتی ہے، وہیں دنیوی تعلیم دماغ اور ہاتھوں کو تقویت دیتی ہے، تعلیم کی ان دو شکلوں کا امتزاج جہالت کے اندھیروں کو دور کرتا ہے اور صحیح اور غلط کا فرق سکھاتا ہے، دونوں دنیا اور آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں، مکتب اسلامیات/ دارالقرآن جدید طریقۂ تعلیم کا استعمال کرتے ہوئے بچوں کو دونوں طرح کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ مکتب اسلامیات/ دارالقرآن کے ناظم قاری محمد انس نقشبندی اور حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ ایک مکمل اور کامیاب انسان بننے کے لیے دینی اور دنیاوی تعلیم میں توازن ضروری ہے، جہاں مذہبی تعلیم ہمیں خدائے لاشریک کی معرفت اور اخلاقیات سکھاتی ہے وہیں دنیوی تعلیم ہمیں معاشرے میں ذمہ دار اور ہنر مند شہری بناتی ہے، مذہبی تعلیم انسان کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیے بنیادی حیثیت رکھتی ہے، یہ ہمیں اچھے اور برے، صحیح اور غلط میں تمیز کرنا سکھاتی ہے، حقیقی علم جنت کی راہ ہموار کرتا ہے، مذہبی تعلیم ہمیں انسانیت، بزرگوں کا احترام اور دوسروں پر ظلم نہ کرنے کا درس دیتی ہے، یہ تعلیم معبود حقیقی کی رضا حاصل کرنے اور عبادت کے صحیح طریقے سیکھنے کے لیے ضروری ہے، انسان تب مکمل ہوتا ہے جب وہ اپنے دین کا علم رکھتا ہو اور دُنیوی معاملات میں بھی ماہر ہو، تعلیم وہ روشنی ہے جو جہالت کے اندھیروں کو دور کرتی ہے، والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو مکتب اسلامیات/ دارالقرآن بھیجیں تاکہ آپ کے بچوں کی دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی یقینی بنائی جاسکے۔ آخر میں درود و سلام کے بعد ملک کی ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، حافظ رضی احمد برکاتی، حافظ عارف رضا، مظفر حسنین رومی، آصف محمود، نہال احمد، علی احمد، بلال احمد، شیراز احمد صدیقی، ذیشان احمد، محمد اخلاق، ایڈووکیٹ محمد کاشف، حسن، جاوید علی، سید متین احمد، سید ندیم احمد، عبدالصمد، عیان، عبدالہادی، حسان، محمد ذیشان، وسیم احمد، شیخ محمد و دیگر موجود رہے،

کھاگا کی رکنِ اسمبلی کرشنا پاسوان ریاستی وزیر مقرر

آنگن واڑی کارکن سے وزیر بننے تک کا حوصلہ افزا سفر

فتح پور۔ (شیبوخان) کھاگا اسمبلی حلقہ سے تین مرتبہ منتخب ہونے والی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی رکنِ اسمبلی کرشنا پاسوان کو وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت میں ریاستی وزیر بنایا گیا ہے۔ اتوار کو ہونے والی کابینہ توسیع میں انہوں نے وزیر کے عہدے کا حلف لیا۔ ان کے وزیر بننے پر ضلع بھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کرشنا پاسوان کی پیدائش یکم اگست 1963 کو ضلع فتح پور کے گاؤں پلکھنی میں ہوئی۔ وہ بنیادی طور پر زراعت سے وابستہ رہی ہیں اور ہائی اسکول تک تعلیم حاصل کی ہے۔ سیاست میں آنے سے قبل انہوں نے آنگن واڑی کارکن کے طور پر خدمات انجام دیں، جس سے انہیں سماج کے نچلے طبقے کے مسائل کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اپنے سیاسی سفر میں مسلسل سرگرم کردار ادا کیا۔ سب سے پہلے وہ سال 2002 میں کشور پور (محفوظ) نشست سے رکن اسمبلی منتخب ہوئیں اور بہوجن سماج پارٹی کے سینئر رہنما مرلی دھر گوتم کو شکست دی۔ بعد ازاں حد بندی کے بعد کھاگا (محفوظ) نشست سے 2012، 2017 اور 2022 میں مسلسل کامیابی حاصل کی۔ 2022 کے انتخابات میں انہوں نے سماجوادی پارٹی کے امیدوار کو تقریباً 5500 ووٹوں سے ہرایا۔ وزیر بننے سے قبل وہ اتر پردیش اسمبلی کی خواتین و اطفال ترقی سے متعلق مشترکہ کمیٹی کی چیئرپرسن بھی رہ چکی ہیں، جہاں انہوں نے خواتین اور بچوں کے مسائل کو مؤثر انداز میں اٹھایا۔ پارٹی ذرائع کے مطابق اس کابینہ توسیع میں ذات پات کے توازن اور خواتین کی نمائندگی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ کرشنا پاسوان دلت طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں، اس لیے ان کا انتخاب سماجی توازن کے لحاظ سے بھی اہم مانا جارہا ہے۔ وہ اپنے حلقہ میں ایک سرگرم اور بے باک رکن اسمبلی کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ فروری 2026 میں انہوں نے عیمہ پور-رتن پور روڈ پر ناقص تعمیر کی شکایت پر موقع پر پہنچ کر خود سڑک کو اکھڑوا کر کام رکوایا تھا۔ اس کے علاوہ دھان خرید مراکز پر کسانوں کی شکایات ملنے پر انہوں نے اچانک معائنہ کرکے متعلقہ افسران کو تنبیہ بھی کی تھی۔ ان کے وزیر بننے کی خبر ملتے ہی کھاگا اسمبلی حلقہ اور ضلع فتح پور میں بی جے پی کارکنان اور حامیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ پارٹی عہدیداران نے اسے خواتین کو بااختیار بنانے اور دلت سماج کو عزت دینے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ کرشنا پاسوان کا یہ سفر آنگن واڑی کارکن سے ریاستی وزیر بننے تک نہ صرف جدوجہد کی داستان ہے بلکہ ان خواتین کے لیے بھی ایک مثال ہے جو آگے بڑھنے کا خواب دیکھتی ہیں۔

حسینی بیٹھک نے نئی نسل کو تعلیم کے سلسلہ میں کیا بیدار

جدید تعلیم وقت کی اہم ضرورت، ماہرین کا متفقہ مؤقف

امروہہ: شہر کے علمی و ادبی حلقے وقار کو برقرار رکھنے والی سماجی تنظیم حسینی بیٹھک کے زیرِ اہتمام ایک خصوصی نشست کا انعقاد کیا گیا، جس کا مرکزی عنوان "جدید تعلیم کی اہمیت اور آج کے دور میں اس کے تقاضے" تھا۔ اس نشست میں شہر کے ممتاز ماہرینِ تعلیم، دانشوروں اور سماجی شخصیات نے شرکت کی اور نئی نسل کی تعلیمی بیداری کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس دوران مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ بدلتے ہوئے عالمی منظرنامے میں جدید تعلیم سے دوری کسی بھی قوم کے لیے پسماندگی کا سبب بن سکتی ہے۔ معروف ماہرِ تعلیم نوازش نقوی نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا کہ جدید تعلیم کا مفہوم صرف کتابی علم تک محدود نہیں، بلکہ اس میں ٹیکنالوجی، تنقیدی سوچ اور عصری علوم میں مہارت شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دور مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل انقلاب کا دور ہے۔ اگر ہم اپنی نئی نسل کو صرف روایتی نصاب تک محدود رکھیں گے تو وہ عالمی مسابقت کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔ جدید تعلیم ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی تہذیبی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے ترقی کی بلندیوں کو چھو سکتے ہیں۔ شہر میں پلے اسکول کی بنیاد رکھنے والے اور ابتدائی تعلیم کے ماہر امداد عابدی نے بچوں کی ابتدائی نشوونما اور تربیت پر خصوصی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک بچے کی شخصیت کی تعمیر کی بنیاد اس کے ابتدائی برسوں میں ہی رکھی جاتی ہے۔ امداد عابدی نے مزید کہا کہ نئی نسل کو محض ڈگریاں حاصل کرنے کی دوڑ میں شامل کرنے کے بجائے، ان کے رجحانات کے مطابق گائیڈ لائن فراہم کرنا والدین اور اساتذہ کی اولین ذمہ داری ہے۔ اس موقع پر حسین حیدر حسینی نے معاشرتی پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی ملک کی ترقی کا انحصار اس کے عوام کے تعلیم یافتہ ہونے پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ ہی باشعور ہوتا ہے، اور باشعور معاشرہ ہی ملک کی ترقی کا ضامن ہے۔ جب تک ہر طبقے کو معیاری اور جدید تعلیم تک رسائی حاصل نہیں ہوگی، تب تک ہم اپنی قومی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہیں گے۔ نشست کے اختتام پر شرکاء نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ اپنے اپنے دائرہ کار میں رہ کر نئی نسل کی بہتر تعلیمی و اخلاقی تربیت کے لیے کوشاں رہیں گے۔ حسینی بیٹھک کی جانب سے یہ اعلان بھی کیا گیا کہ مستقبل میں بھی اس طرح کے معلوماتی سیشنز کا اہتمام کیا جاتا رہے گا تاکہ معاشرے میں تعلیمی شعور کو مزید اجاگر کیا جا سکے۔ اس تعلیمی بیداری سیشن میں بالخصوص ماہر قانون سید مجتبیٰ، ڈاکٹر جعفر رضا، سید شیری نقوی، ظہیر حیدر نقوی، حسن نقوی، مکی نقوی، قمر رضا سلیم، ذکی تقوی، شہباز رضا رششن، ماسٹر شانو، مسرت مجتبیٰ وغیرہ و دیگر افراد موجود تھے۔

بھگوان پرشورام جینتی کے موقع پر پروگرام کا انعقاد

دیوبند، 11/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) بھگوان پرشورام جینتی کے موقع پر ایک پروگرام کا انعقاد ریاستی شاہراہ پر واقع ایک آڈیٹوریم میں کیا گیا۔ جس میں تیاگی، برہمن سماج کے لیڈروں نے اعلان کیا کہ تیاگی برہمن سماج کو جو بھی سیاسی جماعت ان کے حقوق (الیکشن میں ٹکٹ، پالیسی سازی میں نمائندگی اور مقامی مسائل کے حل کی ضمانت) دیگی تو تیاگی برہمن برادری اسی سیاسی جماعت کو سپورٹ کرے گی۔ منعقدہ پروگرام میں سابق ایم پی راگھو لکھن پال شرما نے کہا کہ بھگوان پرشورام کی تاریخ ان کی قربانی اور تپسیا کے لئے مشہور ہے ان سے ہمیں ناانصافی کے خلاف کھڑے ہونے اور سچائی کی راہ پر قائم رہنے کی ترغیب ملتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ تمام برادریوں کا احترام کرتے ہیں، وہ ذات پات کی بنیاد پر ظلم کو کبھی برداشت نہیں کریں گے۔ تیاگی بھومیہار برہمن سمیتی کے صدر مانگے رام تیاگی نے کہا کہ برہمن، تیاگی برادری نے آئندہ اسمبلی انتخابات میں سہارنپور اسمبلی سیٹ سمیت مختلف نشستوں کے لئے نمائندگی کا فیصلہ کیا ہے جو بھی سیاسی جماعت برادری کو اسکے حقوق دیگی تو تیاگی برہمن برادری اسی سیاسی جماعت کو سپورٹ کرے گی۔ گوالیار سے آئے ہوئے ایڈوکیٹ انیل مشرا، بی جے پی لیڈر سندیپ شرما، گجراج رانا، اور ٹھاکر انل سنگھ پنڈیر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بھگوان پرشورام اور مہارانا پرتاپ کی مشترکہ وراثت کو مضبوط کرنے کا کام کیا جائیگا۔ سماجوادی پارٹی کے قومی سکریٹری راکیش شرما، ادے ویر پنڈت، اور این آر آئی راکیش شرما نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور یو جی سی جیسے سخت قوانین کی مخالفت کی۔ پنڈت روہت کوشک، ایشان گوڑ، پنڈت ونے شرما، وکرانت پنڈت، آچاریہ موہت گوتم، شبھم وتس، وشال تیاگی، اور تشار شرما نے تمام مہمانوں کو پٹکا اور پگڑیاں پہنا کر ان کا اعزاز کیا۔ تقریب کے دوران سابق ضلع پنچایت رکن ششی تیاگی، ناگیندر رانا، نتن شرما اور پنڈت راجیو شرما سمیت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صوبائی نائب صدر زرّیاب خان کا شاندار استقبال

فتح پور۔ صحافیوں اور قلمکاروں کی نمایاں تنظیم سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن (سی جے اے) کے صوبائی نائب صدر زرّیاب خان کا، تنظیم کے قومی جنرل سیکریٹری شیبو خان اور صوبائی صدر شہنشاہ عابدی کے ہمراہ قصبہ پریم نگر آمد پر صحافیوں اور سماجی کارکنان نے پرتپاک اور شاندار استقبال کیا۔ ان کی آمد پر کارکنان اور صحافی برادری میں خاصا جوش و خروش دیکھا گیا۔ تقریب کے دوران پھولوں کی مالائیں اور گلدستے پیش کرکے ان کا خیر مقدم کیا گیا، جس میں بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ استقبالیہ تقریب کے دوران مقررین نے زرّیاب خان کی صحافت کے میدان میں خدمات کو سراہا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ انہوں نے ہمیشہ صحافیوں کی آواز کو مضبوطی سے اٹھایا ہے اور ڈیجیٹل و سائبر صحافت کو نئی سمت دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں صحافت صرف خبروں تک محدود نہیں رہی بلکہ سماج کو بیدار کرنے اور سچ کو سامنے لانے کی بڑی ذمہ داری بھی صحافیوں پر عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے بڑھتے اثر کے پیش نظر صحافیوں کو سچائی، غیر جانبداری اور ذمہ داری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ نوجوان صحافیوں سے اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اپنی تکنیکی معلومات میں اضافہ کریں، سوشل میڈیا کا مثبت استعمال کریں اور جھوٹی خبروں سے بچتے ہوئے مستند صحافت کو فروغ دیں۔ تنظیم کے قومی جنرل سیکریٹری شیبو خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ سچ کو سامنے لانا آسان کام نہیں، لیکن جو صحافی بغیر کسی دباؤ کے غیر جانبداری کے ساتھ سماجی مسائل کو اجاگر کرتے ہیں، وہی حقیقی معنوں میں سماج کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج صحافت کو محض پیشہ نہیں بلکہ سماجی خدمت کے طور پر اپنانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحافیوں کا اتحاد ہی ان کی سب سے بڑی طاقت ہے اور تنظیم کو مضبوط بنا کر ہی صحافیوں کے حقوق کی آواز کو مزید مؤثر انداز میں اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر ضلع صدر تریبھون سنگھ، ضلع ورکنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر جے پی چوہان، ضلع سیکریٹری دھیر سنگھ یادو، ضلع جوائنٹ سیکریٹری انیل کمار وشوکرما، تحصیل کھاگا کے خزانچی تاج عابدی (سابق پردھان)، ایریاں بلاک کے جنرل سیکریٹری معراج احمد سمیت صحافی پردیپ کمار، سندیپ نرمل، اجے کمار اور دیگر افراد بڑی تعداد میں موجود رہے۔

کیا کرشنا پاسوان بدلیں گی فتح پور کی سیاست؟

فتح پور۔ کھاگا کی رکن اسمبلی کرشنا پاسوان کے وزیر بننے کے بعد ضلع کی سیاست میں نئے امکانات اور سیاسی توازن ابھرتے نظر آرہے ہیں۔ خاص طور پر پاسوان (دلت) سماج میں ان کی بڑھتی مقبولیت کو بی جے پی کے لیے ایک بڑا موقع سمجھا جارہا ہے۔ اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا وہ اپنے سماج کو متحد کرکے پارٹی کے لیے مضبوط بنیاد تیار کر پائیں گی؟ سیاسی ماہرین کے مطابق بی جے پی کافی عرصے سے دلت ووٹ بینک میں اپنی پکڑ مضبوط کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ ایسے میں کرشنا پاسوان کا وزیر بننا صرف ایک عہدہ نہیں بلکہ ایک اہم سیاسی پیغام بھی ہے۔ اگر وہ اپنے حلقہ اور سماج میں سرگرمی بڑھاتی ہیں تو اس کا براہ راست فائدہ پارٹی کو مل سکتا ہے۔ دوسری جانب سماجوادی پارٹی کا "پی ڈی اے" (پچھڑا، دلت، اقلیت) فارمولہ بھی اسی طبقے پر مرکوز ہے۔ ایسے میں یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ آیا کرشنا پاسوان دلت ووٹروں کو اس فارمولے سے الگ کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں یا نہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ سماجوادی پارٹی کے لیے بڑا دھچکا ثابت ہوسکتا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اس کا اثر فتح پور کی دیگر نشستوں پر بھی پڑسکتا ہے۔ مقامی سطح پر بی جے پی کارکنان میں جوش و خروش ہے اور امید کی جارہی ہے کہ وزیر بننے کے بعد ترقیاتی کاموں میں تیزی آئے گی، جس سے آئندہ انتخابات میں پارٹی کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ صرف عہدہ ملنے سے انتخابی کامیابی یقینی نہیں ہوتی، بلکہ زمینی سطح پر کام اور عوام سے جڑاؤ ہی اصل کسوٹی ہے۔ اب سب کی نظریں کرشنا پاسوان کے اگلے اقدامات پر مرکوز ہیں کہ آیا وہ سماجی توازن قائم کرتے ہوئے بی جے پی کو مضبوط کریں گی یا اپوزیشن اپنی گرفت برقرار رکھنے میں کامیاب رہے گی۔

قربانی واجب ہونے کا نصاب وہی ہے جو صدقہ فطر کے واجب ہونے کا نصاب ہے: علماء دیوبند

دیوبند، 11/مئی (ڈاکٹر فیروز خان) اسلامی تہوار میں دس ذوالحجہ کے دن کو عیدالاضحیٰ، بقرہ عید، عید قربانی، بڑی عید وغیرہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے، اس دن کو اسلامی روایت میں کئی لحاظ سے اہمیت حاصل ہے۔ اس دن ایک طرف عالم اسلام کے طول و عرض میں اہل ایمان حکم خداوندی پر عمل پیرا ہوکر سنت ابراہیمی ادا کرتے ہیں تو دوسری طرف حج قران و حج تمتع کرنے والے فرزندان توحید منیٰ میں حج کے شکرانہ کے طور پر رضائے الٰہی کیلئے قربانی پیش کرتے ہیں۔ سنت ابراہیمی ادا کرنے والے مسلمان دنیا کے کسی بھی کونے میں رہ کر قربانی کی سنت کو ادا کرسکتے ہیں جبکہ قران و تمتع کرنے والے حجاج صرف سرزمین حرم میں ہی قربانی کی صورت میں حج کا شکرانہ ادا کرسکتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جامعۃ الشیخ حسین احمد مدنی خانقاہ دیوبند کے مہتمم مولانا مزمل علی قاسمی آسامی نے قربانی کی اہمیت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے کیا، انہوں نے کہا کہ قربانی کا عمل ہر امت میں مقرر کیا گیا؛ البتہ اس کے طریقے اور صورت میں کچھ فرق ضرور رہا ہے۔ انہیں میں سے قربانی کی ایک عظیم الشان صورت وہ ہے جو اللہ تعالی نے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عیدالاضحیٰ کی قربانی کی صورت میں عطا فرمائی ہے جو کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے۔ دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے قربانی کے احکام و مسائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ قربانی واجب ہونے کا نصاب وہی ہے جو صدقہ فطر کے واجب ہونے کا نصاب ہے، یعنی جس عاقل، بالغ، مقیم، مسلمان مرد یا عورت کی ملکیت میں قربانی کے ایام میں قرض کی رقم منہا کرنے بعد ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون تولہ چاندی، یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا تجارت کا سامان، یا ضرورت سے زائد اتنا سامان موجود ہو جس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، یا ان میں سے کوئی ایک چیز یا ان پانچ چیزوں میں سے بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے مرد و عورت پر قربانی واجب ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قربانی واجب ہونے کے لیے نصاب کے مال، رقم یا ضرورت سے زائد سامان پر سال گزرنا شرط نہیں ہے، اور تجارتی ہونا بھی شرط نہیں ہے، ذی الحجہ کی بارہویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے اگر نصاب کا مالک ہو جائے تو ایسے شخص پر قربانی واجب ہے۔ مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مولانا سید ڈاکٹر تجمل حسین میاں نے عیدالاضحیٰ اور قربانی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایامِ قربانی میں حصولِ ثواب کی خاطر قربانی کرنا ایسی نیکی ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔

باغپت قدیم مقام ہے، جو مہا بھارت کے زمانے سے وابستہ

وزیر اعظم کی قیادت میں بھارت کی وراثت اور روحانی ثقافت کے علامتی مراکز کی باز تعمیر کا پروگرام چلایا جا رہا ہے: وزیر اعلیٰ

لکھنؤ: اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ آج ضلع باغپت میں واقع شری شیو گورکھ ناتھ آشرم میں نو ناتھ مورتی کی پران پرتشٹھا اور آٹھمان بھنڈارا پروگرام میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ملک کے لیے نہایت مقدس دن ہے۔ آج شری سومناتھ مہادیو مندر کی دوبارہ پران پرتشٹھا کا امرت پرو بھی ہے۔ سن 1026 میں غیر ملکی حملہ آور محمود غزنوی نے بارہ جیوتیر لنگوں میں پہلے شری سومناتھ مہادیو مندر کو منہدم کیا تھا۔ سال 1951 میں بھارت کے پہلے صدر ڈاکٹر راجندر پرساد کے ہاتھوں شری سومناتھ مہادیو مندر کی دوبارہ پرتشٹھا کا پروگرام مکمل ہوا تھا۔ آج بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی خود شری سومناتھ مہادیو مندر میں ''سومناتھ سوابھیمان پرو'' کے انعقاد سے وابستہ ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج انہیں کاشی میں شری کاشی وشوناتھ دھام میں بابا وشوناتھ کے قدموں میں ''سومناتھ سوابھیمان پرو'' کے پروگرام سے جڑنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آج کا دن ایک اور وجہ سے بھی بہت اہم ہے۔ آج ہی کے دن قابلِ احترام اٹل جی نے ''آپریشن شکتی'' کے تحت پوکھرن میں تین ایٹمی تجربات انجام دیے تھے، جس سے بھارت دنیا کی ایک اہم ایٹمی طاقت بن گیا تھا۔ بھارت کی اس کامیابی سے پوری دنیا حیران رہ گئی تھی۔ ہماری طاقت جہاں ہماری صلاحیت کی علامت ہے، وہیں عالمی فلاح کے لیے بھی اتنی ہی اہم ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ سناتن دھرم نے کبھی بھی کسی پر زبردستی غلبہ قائم نہیں کیا اور نہ ہی کسی کو جبراً غلام بنانے کا کام کیا ہے۔ دنیا میں بھارت ایک ایسا ملک ہے جو مسلسل غیر ملکی حملہ آوروں سے لڑتا رہا اور ہر طرح کے حالات میں مقابلہ کرتا رہا۔ جن حملہ آوروں نے بھارت کے سناتن دھرم کے علامتی مندروں، مٹھوں اور مقدس تیرتھ استھلوں کو توڑنے کی کوشش کی تھی، آج ان تمام مقامات کی دوبارہ باز تعمیر ہو رہی ہے، لیکن ان حملہ آوروں کا نام ونشان تک باقی نہیں بچا۔ یہی سناتن کی طاقت ہے۔ اسی طاقت کا احساس دلانے کے لیے آج انہیں باغپت کی مقدس سرزمین پر آنے کا موقع ملا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ باغپت ایک قدیم مقام ہے۔ اس کی تاریخ مہابھارت کے دور سے جڑی ہوئی ہے۔ بھگوان شری کرشن نے کوروؤں سے پانڈوؤں کے لیے جو پانچ گاؤں مانگے تھے، ان میں باغپت بھی شامل تھا۔ آج یہی باغپت ایک ضلع ہے۔ اسی طرح دوسرے گاؤں سونی پت اور پانی پت آج ہریانہ ریاست کے اضلاع ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار سال پہلے بھی وہ یہاں آئے تھے، تب یہ ایک چھوٹی جگہ تھی۔ سنت ارجن ناتھ جی اور گاؤں کے تمام عقیدت مندوں نے اس مقام کو تیرتھ بنانے میں اپنا تعاون دیا ہے۔ اپنی وراثت کی حفاظت اسی طرح کی جاتی ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد نے اس سرزمین کو پانچ ہزار سال سے زیادہ عرصے سے سنبھال کر رکھا ہے، جسے باغپت فخر کے ساتھ آگے بڑھا رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آزاد بھارت میں کسانوں کے مسیحا چودھری چرن سنگھ کی کرم بھومی کے طور پر اس سرزمین نے ملک اور دنیا میں نام روشن کیا ہے۔ ڈاکٹر ستپال سنگھ یہیں سے نکل کر ممبئی کے پولیس کمشنر بنے۔ اسی سرزمین سے نکلے چودھری جینت سنگھ کی قیادت میں راشٹریہ لوک دل، مرکز اور ریاستی حکومت کے ساتھ مل کر نہ صرف باغپت بلکہ ریاست اور ملک کی ترقی کے نئے معیار قائم کر رہا ہے۔ ان میں وراثت کا تحفظ بھی شامل ہے اور ترقی بھی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سناتن روایت میں کہا گیا ہے ''دھرمو رکشتی رکشتہ'' یعنی اگر آپ دھرم کی حفاظت کریں گے تو دھرم آپ کی حفاظت کرے گا۔ اگر ہم اپنے مفاد کے لیے دھرم کا غلط استعمال کریں گے تو اس سے تباہ شدہ دھرم ہمیں بھی تباہ کر دے گا۔ ہمیں جان بوجھ کر یا انجانے میں ملک اور دھرم کو نقصان نہیں پہنچنے دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں بھارت کی وراثت اور روحانی ثقافت کے علامتی مراکز کی باز تعمیر کا پروگرام چلایا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ ہم اپنے ماضی سے جڑ کر ہی روشن مستقبل کی امید کر سکتے ہیں۔ ہم کاشی وشوناتھ مندر کی بے حرمتی کو فراموش نہیں کر سکتے۔ ہم نے ایودھیا کو بھی فراموش نہیں کیا اور مسلسل اس کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ نتیجہ سب کے سامنے آیا اور ڈبل انجن حکومت نے ایودھیا میں عظیم الشان شری رام مندر تعمیر کرایا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب ہم مغربی اتر پردیش اور ہریانہ میں کہیں بھی جاتے تھے تو ہمارے بزرگ ''رام رام'' کہہ کر سلام کرتے تھے۔ اس لیے جب بھی ہم ملیں گے تو آپس میں ''رام رام'' کہہ کر خیر مقدم کریں گے۔ یہی روایت ہمیں مشکل حالات میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سومناتھ مندر، کاشی وشوناتھ مندر، ایودھیا کا شری رام جنم بھومی مندر، مہاکال میں مہالوک، وندھیاواسنی دھام اور کیدار پوری کی باز آباد کاری مکمل ہو چکی ہے۔ ہر اسمبلی حلقے میں مندروں کی مرمت اور باز تعمیر کا کام ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارے گھروں کے ساتھ ساتھ دیوی دیوتاؤں کے مقامات بھی خوبصورت اور منظم ہونے چاہئیں۔ آج یہاں نو ناتھوں کی مورتی کی پران پرتشٹھا کا پروگرام مکمل ہوا ہے۔ گرو گورکھ ناتھ جی بھگوان شیو کے یوگی روپ تھے۔ انہوں نے عوامی بیداری میں دھرم کی شمع روشن کرنے کے لیے عظیم کام کیا، اور ان کے سدھوں اور یوگیوں نے غلامی کے دور میں بھی اس بیداری کو جاری رکھا۔ غیر ملکی حملہ آوروں کے حملوں کے وقت بھی سدھ یوگی سارنگی بجا کر اور بھجنوں کے ذریعے گاؤں گاؤں جا کر لوگوں کو متحد کرتے اور حملہ آوروں کے خلاف کھڑا کرتے تھے۔ یہی سچی حب الوطنی ہے، جو صرف غاروں اور مندروں تک محدود نہیں رہی۔ اگر دھرم اور ثقافت پر حملہ ہوگا تو یوگی اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور منہ توڑ جواب دیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آپ ایک عظیم وراثت کے وارث ہیں۔ جو مشکل وقت میں ثابت قدم رہے، وہی سچا سنت ہے۔ جو مصیبت میں فرار اختیار کرے، وہ سنت نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے سنت ارجن ناتھ جی سے کہا کہ وہ آس پاس کے گاؤں کے لوگوں کو جوڑ کر مذہبی پروگرام منعقد کرتے رہیں۔

متاثرین کو انصاف فراہم کرنا اور ہر اہل شخص کو اسکیموں کا فائدہ پہنچانا حکومت کی ترجیح ہے: کیشو پرساد موریہ

نائب وزیر اعلیٰ نے جنتا درشن میں عوامی مسائل سنے اور عہدیداروں کو انہیں فوری حل کرنے کی ہدایت دی

لکھنؤ: 11 مئی۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے کیمپ آفس، 7-کالی داس مارگ، لکھنؤ میں منعقدہ جنتا درشن پروگرام میں ریاست کے مختلف اضلاع کے شہریوں کے مسائل سنے اور ان کے فوری، موثر اور تسلی بخش حل کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ عوامی سماعت میں مرد، خواتین، بزرگ، معذور اور نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ لوگوں نے ڈپٹی چیف منسٹر کے ساتھ زمین کے تنازعات، محصولات کے معاملات، طبی امداد، پنشن، مکان، سڑک، بجلی اور پانی، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار سے متعلق مسائل اٹھائے۔ عہدیداروں کو واضح ہدایات دیتے ہوئے ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی لاپروائی یا کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکام کو چاہیے کہ وہ جائے وقوع کا دورہ کریں، ضرورت کے مطابق معائنہ کریں اور متاثرہ لوگوں کو بروقت امداد فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ جنتا درشن حکومت اور عام لوگوں کے درمیان براہ راست رابطے کا ایک موثر ذریعہ ہے، جو حقیقی مسائل کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے اور ان کا فوری حل ممکن بناتا ہے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ ریاستی حکومت عوامی بہبود اور اچھی حکمرانی کے عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے، اور ہر اہل فرد کو سرکاری اسکیموں اور سہولیات کا فائدہ پہنچانا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ کوئی بھی شکایت کنندہ مایوس واپس نہیں آئے گا اور ہر مسئلے کا ہر ممکن حل یقینی بنایا جائے گا۔ ڈپٹی چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ شکایات کا ازالہ محض رسمی طور پر نہ ہو بلکہ ایسا حل فراہم کیا جائے جس سے متاثرہ شخص مکمل طور پر مطمئن ہو اور اسے بار بار دفاتر کے دورے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے خصوصی طور پر ہدایت دی کہ خواتین، بزرگوں، معذوروں اور کمزور طبقوں کے مقدمات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔ زمینی تنازعات اور غیر قانونی تجاوزات سے متعلق معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے مسٹر موریہ نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ ریونیو اور پولیس محکموں کی مشترکہ ٹیمیں جائے وقوع پر بھیجیں تاکہ منصفانہ اور موثر کارروائی کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو ہراساں کرنے اور ناجائز تجاوزات کے معاملے میں بھی سخت کارروائی کی جائے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے کہا کہ عوامی مسائل کا حل بروقت، شفاف اور جوابدہ ہونا چاہیے، تاکہ حکومت اور انتظامیہ پر عام لوگوں کا اعتماد مزید مضبوط ہو سکے۔

متھرا، بریلی اور شاہجہاں پور اضلاع میں ویٹرنری پولی کلینک کے قیام کے لیے 5 کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے

لکھنؤ: 11 مئی۔ اتر پردیش حکومت نے ریاست میں ویٹرنری خدمات اور جانوروں کی صحت کے تحت تین ویٹرنری پولی کلینک کے قیام کے لیے رواں مالی سال میں 5 کروڑ روپے کی رقم کو منظوری دی ہے۔ منظور شدہ رقم سے متھرا ضلع کی چھتہ تحصیل کے نندگاؤں کے لیے 235.37 لاکھ روپے، بریلی ضلع کی آملہ تحصیل کے گروگاؤں مستکل کے لیے 150 لاکھ روپے اور شاہجہاں پور ضلع کی صدر تحصیل کے لیے 114.63 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں محکمہ مویشی نے ایک سرکاری حکم جاری کیا ہے اور متھرا، بریلی اور شاہجہاں پور اضلاع کے چیف ویٹرنری افسران کو ضروری رہنما خطوط فراہم کیے ہیں۔ حکم نامہ میں کہا گیا ہے کہ منظور شدہ فنڈ اسی مقصد کے لیے خرچ کیے جائیں گے جس کے لیے ان کی منظوری دی جا رہی ہے۔

اجے رائے کا مودی حکومت پر سخت حملہ، کہا جھوٹ سے ملک نہیں چلتا

لکھنؤ، 11 مئی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر محترم جناب اجے رائے سابق وزیر نے آج پردیش کانگریس دفتر لکھنؤ میں ایک نہایت اہم مسئلہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں سابق رکن قانون ساز کونسل دیپک بنسل، اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے وائس چیئرمین منیش ہندوی خاص طور پر موجود رہے۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پردیش کانگریس صدر جناب اجے رائے نے کہا کہ آج ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی ملک کے عوام سے ایک سال تک سونا نہ خریدنے اور پٹرول و ڈیزل کا استعمال احتیاط سے کرنے کی اپیل کر رہے ہیں، کیا آج ملک میں کوئی اقتصادی بحران یا پھر کوئی ہنگامی صورتحال پیدا ہو گئی ہے؟ اور اگر ہے تو ٹھیک دو گھنٹے بعد گجرات میں مودی جی روڈ شو کیوں کر رہے ہیں؟ جناب رائے نے کہا کہ مودی جی کو چاہیے کہ وہ اپنے بی جے پی لیڈروں سے اپیل کریں کہ وہ ملک کے مفاد میں عطیہ دیں، جنہوں نے اقتدار میں رہتے ہوئے عوام کی گاڑھی کمائی کی لوٹ کھسوٹ کی ہے۔ مودی جی کو خود اپنا قافلہ کم کرنا چاہیے۔ آئے دن مودی جی روڈ شو کرتے نظر آ رہے ہیں، جن میں درجنوں گاڑیاں چل رہی ہیں، جس سے پٹرول و ڈیزل خرچ ہو رہا ہے، اور آج بھی مودی جی سومناتھ مندر کے باہر روڈ شو کر رہے ہیں۔ جناب رائے نے کہا کہ لیڈر کو اپنی مثال خود پیش کرنی ہوتی ہے۔ سال 1962 میں بھارت-چین جنگ کے دوران ملک سنگین فوجی اور اقتصادی بحران کا سامنا کر رہا تھا۔ جنگ کے لیے پیسے اور وسائل کی ضرورت تھی۔ ان حالات میں ملک کی اُس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اپنے زیورات (336 گرام سونا) قومی دفاعی فنڈ میں عطیہ کر دیے تھے۔ وزیر اعظم جی مسلسل جھوٹ بول کر ملک کی بھولی بھالی عوام کو گمراہ کرنے اور سچ چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مودی جی نے ملک کو پوری طرح تباہ و برباد کر دیا ہے۔ مودی جی صرف اس بات پر کام کر رہے ہیں کہ ریاستوں کے انتخابات کس طرح جیتے جائیں، باقی ملک کے عوام سے انہیں کوئی سروکار نہیں ہے۔ جناب رائے نے کہا کہ اس ملک کا سب سے بڑا مسئلہ خود مودی جی ہیں، جنہوں نے انتخابات سے پہلے ملک کے عوام سے سچ چھپایا تاکہ کہیں انتخابات متاثر نہ ہو جائیں، اور ٹھیک اس کے بعد ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت بننے کے بعد ملک کے عوام سے اپیل کرنا کہ وہ ایک سال تک سونا نہ خریدیں اور پٹرول و ڈیزل کی بچت کریں، یہ ملک کے عوام کے ساتھ دھوکہ ہے۔ انہوں نے سچ بتانے میں اتنی دیر کیوں کی؟ کیا انہیں انتخابات ہارنے کا خوف ستا رہا تھا؟ جناب رائے نے کہا کہ بی جے پی نے گزشتہ 12 برسوں میں ملک کو پوری طرح تباہ کر دیا ہے۔ گیس کی قیمتوں میں اضافہ، خوردنی اشیاء کی قیمتوں میں بڑھوتری اور اسکولوں کی بڑھتی ہوئی فیس سے اس ملک کا عام آدمی پہلے ہی پریشان تھا، اور اب مودی جی کی اس اپیل سے سرّافہ تاجروں اور ٹریول ایجنسیوں کا کام کرنے والے لوگوں کی روزی روٹی پر بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ جناب رائے نے کہا کہ جملہ بازی اور جھوٹ اب مودی جی کی پہچان بن چکے ہیں۔ ملک کے عوام اب یہ سمجھنے لگے ہیں کہ مودی جی جو بھی کہتے ہیں، وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے۔ 70 دن سے جنگ جاری ہے مگر مودی جی کو ملک کی فکر کل ستائی، جب پانچ ریاستوں کے انتخابات مکمل ہو چکے ہیں۔

تعلیم اولاد میں والدین کا کردار اور دینی تربیت ناگزیر: عبدالوکیل بارہ بنکوی

دارالعلوم ندوۃ العلماء کے زیر انتظام مکتب رحمانیہ مکارم نگر میں تعلیمی و تربیتی اجلاس منعقد

لکھنؤ: 11 مئی (پی این ایس) مکتب مدرسہ رحمانیہ، دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ''تعلیم و تربیت میں بچوں کے والدین کا کردار'' کے عنوان سے ایک علمی جلسہ منعقد ہوا، جس میں مقررین نے والدین کو اولاد کی دینی، اخلاقی اور تعلیمی تربیت کے تعلق سے نہایت اہم نصیحتوں سے نوازا۔ جلسہ کی صدارت شعبہ مکاتب ندوۃ العلماء ؒ کے انچارج مولانا سید محمد غفران ندوی نیکی۔ اس موقع پر مولانا عبدالوکیل ندوی بارہ بنکوی شعبہ دعوت و ارشاد ندوۃ العلماء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے، ماں ایک چھتری کے مانند ہے جو بچوں کو زندگی کی سخت دھوپ اور گرمی سے بچاتی ہے، جبکہ والد ایک مضبوط چھت کی طرح ہے جو اولاد کو معاشرتی برائیوں اور فتنوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ انہوں نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ بچوں کو صبح جلد بیدار کرنے، نماز کی پابندی کرانے اور اعلیٰ اخلاق سکھانے کا اہتمام کریں، کیونکہ علم ہی انسان کیلئے حقیقی نور ہے۔ مولانا شیخ ابرار ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اپنے خطاب میں کہا کہ قرآن کریم نے اہل ایمان کو اپنی اور اپنے اہل و عیال کی حفاظت کی تلقین کی ہے۔ انہوں نے والدین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر بچوں کی صحیح دینی تربیت نہ کی جائے تو نئی نسل مادّیت اور بے راہ روی کا شکار ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اساتذہ اور سرپرستوں پر زور دیا کہ وہ بچوں کے دلوں میں خوف خدا، ادبِ رسول ؐ اور اسلامی تہذیب کی محبت پیدا کریں تاکہ معاشرہ صالح اور باکردار افراد سے مزین ہو سکے۔ انہوں نے خواتین اور ماؤں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک صالح ماں پورے معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے اندر ادب، حیا، نماز اور دینی شعور پیدا کرنے میں ماؤں کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ جلسہ سے مولانا مسعود عالم ندوی استاذ خدیجۃ الکبریٰ نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ بچوں کی تعلیم صرف کتابوں تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ ان کے کردار، عادات اور عملی زندگی کی اصلاح بھی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ والدین اگر خود دینی ماحول اختیار کریں تو اس کے مثبت اثرات بچوں کی زندگی میں نمایاں طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جلسہ کی نظامت صدر مدرس مکتب رحمانیہ مولانا مسعود عالم ندوی نے انجام دی، جبکہ تلاوتِ کلامِ پاک مدرسہ کے ایک طالب علم محمد شریع نے کی اور سارہ انیس عفیفہ نے نعت پیش کی۔ آخر میں صدر جلسہ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر مدرسہ رحمانیہ کے تمام اساتذہ، اسٹاف ممبران اور بچوں کے سرپرست بڑی تعداد میں موجود رہے۔

پسماندہ سماج کے مسائل پر قومی فکری ورکشاپ کا اعلان

تعلیم، روزگار اور سماجی انصاف پر محاذ کا زور ☆ 13 جون کو لکھنؤ پریس کلب میں ہوگی قومی ورکشاپ

لکھنؤ- آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کی لازمی ماہانہ زوم میٹنگ 9 مئی 2026 کو قومی دفتر لکھنؤ اور رجسٹرڈ دفتر علی گڑھ کے مشترکہ زیرِ اہتمام کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ رات 9:30 بجے سے 11:30 بجے تک جاری رہنے والی اس اہم میٹنگ میں ملک بھر سے 58 مرکزی و ریاستی عہدیداران اور پسماندہ مسلم ایکٹوسٹس نے شرکت کی۔ میٹنگ کی نظامت تنظیم کے چیف ایگزیکٹو آفیسر محمد یونس نے کی، جبکہ صدارت قومی صدر پرویز حنیف نے کی۔ قومی کارگزار صدر شائق ادیب انصاری نے تمام مہمانوں اور عہدیداروں کا استقبال کیا۔ میٹنگ میں پسماندہ سماج سے متعلق سماجی انصاف، تعلیم، سیاسی شمولیت، روزگار اور تنظیمی توسیع جیسے مسائل پر سنجیدہ گفتگو ہوئی۔ کارکنان کی بڑی تعداد کی موجودگی کے باعث تمام ساتھیوں کو اپنی بات رکھنے کے لیے مناسب وقت نہیں مل سکا۔ تنظیم کی جانب سے تمام ساتھیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی تجاویز صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر کے واٹس ایپ نمبر پر بھیجیں، تاکہ انہیں سرکاری کارروائی میں شامل کر کے حکومت و انتظامیہ تک پہنچایا جا سکے۔ میٹنگ میں حالیہ اسمبلی انتخابات کے نتائج پر خصوصی گفتگو ہوئی۔ بنگال، آسام اور کیرالہ جیسی ریاستوں میں مسلم او بی سی، دلت اور پسماندہ سماج کی فیصلہ کن تعداد ہونے کے باوجود تعلیم، روزگار، سماجی انصاف اور اختیارات جیسے بنیادی مسائل کی نظراندازی پر تشویش ظاہر کی گئی۔ بہار اور جھارکھنڈ یونٹوں نے بنگال اور آسام کے حالات پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ میٹنگ میں کہا گیا کہ مذہبی پولرائزیشن اور فرقہ وارانہ سیاست کے باعث پسماندہ سماج کے حقیقی سماجی و اقتصادی مسائل پسِ پشت چلے جا رہے ہیں۔ تفصیلی غور و خوض کے بعد متفقہ طور پر ''پسماندہ سماج کی سماجی ہم آہنگی، سماجی انصاف اور اجتماعی ترقی'' کے موضوع پر قومی سطح کی فکری ورکشاپ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ ورکشاپ 13 جون 2026 کو لکھنؤ پریس کلب میں منعقد ہوگی۔ ورکشاپ میں حالیہ انتخابات کا جائزہ، پسماندہ سماج کی سیاسی شمولیت، تعلیم، روزگار، ریزرویشن، پنچایت اور بلدیاتی انتخابات میں او بی سی مسلم قیادت، سماجی ہم آہنگی اور ''انڈونیشیا سرو دھرم ماڈل'' جیسے موضوعات پر گفتگو کی جائے گی۔

بی جے پی انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے: سماج وادی پارٹی

اٹاوہ، 11 مئی (یو این آئی) سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے سینئر لیڈر اور ریاستی سکریٹری گوپال یادو نے خاتون ریزرویشن بل کو لے کر بی جے پی مہیلا مورچہ کی جانب سے ایس پی ایم پی جتیندر دوہرے کی رہائش گاہ کے گھیراؤ اور احتجاج کو انتشار ؒ قرار دیتے ہوئے اس کی سخت مخالفت کی ہے۔ پیر کے روز اپنی رہائش گاہ پر منعقدہ پریس کانفرنس میں گوپال یادو نے کہا کہ خاتون ریزرویشن بل 16 اپریل کو ہی پارلیمنٹ سے منظور ہو چکا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی اس مسئلے پر الجھن پھیلا کر سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی دراصل ڈی لیمیٹیشن بل لانا چاہتی تھی تاکہ انتخابی حکمت عملی کو متاثر کیا جا سکے، لیکن وہ ایسا نہ کر سکی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی جس ریزرویشن بل کو لے کر اپوزیشن پر الزامات لگا رہی ہے، وہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے پہلے ہی پاس ہو چکا ہے اور نافذ العمل ہے۔ ایس پی لیڈر نے کہا کہ پارٹی صدر اکھلیش یادو پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ سماجوادی پارٹی خواتین کے ریزرویشن کی حمایت کرتی ہے اور حکومت جب چاہے اسے نافذ کر سکتی ہے۔ گوپال یادو نے بی جے پی پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے منتخب کردہ رکن پارلیمنٹ کے گھر کا گھیراؤ کرنا اور ان کی تصاویر کی بے حرمتی کرنا بی جے پی کارکنوں کی کھلی غنڈہ گردی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر پی ڈی اے (پسماندہ، دلت، اقلیت) سماج سڑکوں پر اتر آیا تو بی جے پی اس کا مقابلہ نہیں کر پائے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس وقت سماجوادی پارٹی کے 37 ارکان پارلیمنٹ میں پانچ خواتین ایم پیز ہیں، جو خواتین کے تئیں پارٹی کے احترام کو ظاہر کرتا ہے۔ دوسری جانب بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی کو یہ بھی بتانا چاہیے کہ اس کی حکومت والی ریاستوں میں کتنی خواتین وزرائے اعلیٰ ہیں اور وہاں 33 فی صد ریزرویشن کہاں نافذ ہے؟

سہیل کاکوری اور ڈاکٹر عرشی بستوی کو 'صوفی بستوی میموریل ایوارڈ'

دبستانِ اہلِ قلم کے تحت مشاعرہ بیادِ ڈاکٹر صوفی بستوی و تقریب اعزاز منعقد

لکھنؤ پریس ریلیز- دبستانِ اہلِ قلم لکھنؤ کے زیر اہتمام مشاعرہ بیادِ ڈاکٹر صوفی بستوی و تقریب اعزاز ڈاکٹر مخمور کاکوروی کی سرپرستی و پروفیسر فخر عالم اعظمی کی صدارت میں منشی پریم چند سبھاگار ہندی سنستھان لکھنؤ میں منعقد ہوئی جنرل سیکرٹری معید رہبر لکھنوی نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا نظامت کے فرائض ڈاکٹر حشیم فاروقی نے انجام دئے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی و ملک زادہ جاوید نے شرکت کی۔ اس موقع پر ڈاکٹر عرشی بستوی و سہیل کاکوروی کو ڈاکٹر صوفی بستوی میموریل ایوارڈ سے نوازا گیا صدر دبستان اہلِ قلم لکھنؤ ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے تمام شعراء و شاعرات کو ردائے فضیلت اور یادگاری نشان پیش کیا- تقریب کا آغاز حافظ اسد لکھنوی کی تلاوت کلام ربانی سے ہوا اور سلیم ہمدم ردولوی نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا بعد ازاں مقالہ نگار ڈاکٹر ظفر النقی نے اپنے مقالے میں صوفی بستوی کی شاعری پر بات کرتے ہوئے کہا کہ صوفی بستوی کی شاعری میں کرب بھی ہے جذبات کی شدت بھی جبکہ مقالہ نگار ڈاکٹر عشرت ناہید نے اپنے مقالے میں خصوصی طور پر صوفی بستوی کے افسانوی خدمات پر روشنی ڈالی اور ان کے کئی افسانوں کے اقتباس پیش کئے معروف ادیب پرویز ملک زادہ نے کہا کہ صوفی بستوی کو یاد کرنا ہم سب کا ادبی فریضہ ہے جسے دبستانِ اہل قلم لکھنؤ نے ادا کیا اس کے لئے میں ڈاکٹر مخمور کاکوروی، معید رہبر لکھنوی، اور کنوینر معراج ہاشمی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں- مشاعرے میں، ڈاکٹر فخر عالم اعظمی، ڈاکٹر مخمور کاکوروی، سہیل کاکوروی، ڈاکٹر عرشی بستوی، ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی، ملک زادہ جاوید، معید رہبر لکھنوی، عرفان زنگی پوری، اشعر علیگ، ڈاکٹر ناظم بریلوی، عقیل غازیپوری، شارق خلیل آبادی، جاوید اکرم فاروقی، ارشد طالب، جاوید سرور، مسرور شاہجہاں پوری، ثابت لکھنوی، پپلو لکھنوی، تبریز منور رانا، یاسمین اظہر جلال لکھنوی، ڈاکٹر زید کیموری، سلیم ہمدم، سید غلام حسین، نازیہ نکہت، شاذیہ خان، سمیع سدھارتھ نگری، ڈاکٹر حشیم فاروقی، طلحہ لکھنوی، درد فیض خان، تابش بارہ بنکوی، اسد لکھنوی وغیرہ کے نام شامل ہیں شرکاء میں ڈاکٹر اسلم مرتضی، ریاض احمد راجو نیتا، آفاق الماس، نیر عمر محمد معاذ اختر، سلمان کلاں پوری، نزہت چشتی، سیف الاسلام، رفیق فرقان، شاہ عالم، وغیرہ کے علاوہ کافی لوگ موجود رہے کنوینر معراج ہاشمی نے مہمانوں کی بہترین ضیافت کی پروگرام کے اختتام پر صدر دبستان اہل قلم ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا-

دوہری گھاٹ-اوڑیہار میمو ٹرین کو وزیر ریل نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

مئو، 11 مئی (یو این آئی) نارتھ ایسٹرن ریلوے کے وارانسی منڈل کے تحت دوہری گھاٹ ریلوے اسٹیشن سے اوڑیہار تک نئی میمو ٹرین کا افتتاح مرکزی وزیر ریل اشونی وشنو نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ہری جھنڈی دکھا کر کیا۔ ریاستی کابینہ کے وزیر اے کے شرما کی درخواست پر اگلے ہفتے سے مذکورہ ٹرین کی مسافت اوڑیہار سے بڑھا کر وارانسی سٹی ریلوے اسٹیشن تک کرنے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ نارتھ ایسٹرن ریلوے کے وارانسی-بھٹنی ریل سیکشن پر واقع مئو جنکشن سے دوہری گھاٹ تک کا 35 کلومیٹر طویل ریل راستہ پہلے میٹر گیج لائن تھا، جسے گزشتہ سال بڑی لائن (براڈ گیج) میں تبدیل کر دیا گیا تھا، لیکن اس راستے پر اب تک ٹرین کی سہولیات کا فقدان تھا۔ اس سلسلے میں مقامی رکن پارلیمنٹ راجیو رائے نے ایوان میں آواز اٹھائی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے مرکزی وزیر اشونی وشنو سے ملاقات بھی کی تھی۔ مزید برآں، ریاستی کابینہ کے وزیر اے کے شرما بھی اس ریل روٹ پر مسافروں کی سہولیات کے لیے مسلسل کوششیں کر رہے تھے۔ عوامی سہولت کے پیشِ نظر پیر کے روز اس ٹرین کا آغاز کیا گیا۔ اس موقع پر کابینہ کے وزیر اے کے شرما، ایم پی راجیو رائے سمیت کئی نمائندے اور بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔

فیروز آباد ضلع میں صنعتی راہداری کی ترقی کے لیے 51.41 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی

لکھنؤ: 11 مئی۔ فیروز آباد ضلع میں ایکسپریس وے پروجیکٹ کے قریب سرمایہ کاری کے لیے صنعتی ترقی کو تیز کرنے کے لیے صنعتی کوریڈور تیار کرنے کے لیے بنیادی ڈھانچے اور بنیادی سہولیات کی تعمیر کے لیے اتر پردیش حکومت کی طرف سے کل 51 کروڑ 41 لاکھ 03 ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ یہ پروجیکٹ ریاست میں صنعتی سرمایہ کاری کو فروغ دینے، روزگار کے نئے مواقع وضع کرنے اور علاقائی اقتصادی ترقی کو ایک نئی سمت فراہم کرنے میں مدد کرے گا۔ ایکسپریس وے کے قریب تیار کی جانے والی اس صنعتی راہداری کو جدید سہولیات سے آراستہ سرمایہ کاروں کے لیے ایک پرکشش مرکز کے طور پر تیار کیا جائے گا۔ منظور شدہ فنڈ سے سڑکیں، بجلی، پانی کی فراہمی، پانی کی نکاسی اور دیگر ضروری بنیادی ڈھانچے کی سہولیات کی تعمیر کی تجویز ہے جس سے صنعتوں کے قیام کے لیے سازگار ماحول پیدا ہوگا۔ اس سلسلے میں محکمہ صنعتی ترقی کی جانب سے ضروری احکامات جاری کر دیے گئے ہیں۔